یہ عجائب کتاب تصنیف حضرت

ابوالفدا اسمعیل بادشاہ ملک حماۃ کا اردو ترجمہ ہے موسوم بہ

تاریخ ابوالفدا اردو

جلد سوم

مطبوعہ مطبع افغانی شہر امرتسر ممالک پنجاب

در سنہ ۱۳۱۷ ہجری مطابق سنہ ۱۹ء عیسوی

باہتمام

نیاز علی خاں سوداگر تاجر کتب مالک

مطبع افغانی امرتسر حال بازار مکان نمبر ۱۱۵۵

تاریخ ابو الفدا اردو

انسان کو شرف جمیع حیوانات پر فقط عقل کے سبب سے ہے کیونکہ وہ عقل کے وسیلہ سے بہت امور مخفیہ و پوشیدہ کو معلوم کرکے اونکے نتائج نیک و بد کا انتظام کر لیتا ہے جس سے اپنی ذات اور دیگر مخلوقات کو بہت فائدہ پہنچا رہتا ہے چونکہ یہ کام نہایت دراز اور نہایت مہلت طلب ہے اور عمر و طاقت بشری اوسکے مقابلہ میں نہایت کم ہے اس جہت سے تمام امور کا تجربہ و علم شخص بذات خود نہیں کر سکتا بلکہ ایک دوسرے کے اقوال و افعال کے دید و شنید سے نمونہ حاصل کرکے بہت ترقی کر سکتا ہے چنانچہ ابتدا سے آجتک جو کچھ ترقی ہو چکی ہے اور اگر زمانہ کی آب و ہوا بھی ہے جیسا کہ آجکل دنیا کا اکثر حصہ ہو رہا ترقی کی رفتار نہایت تیزی پر ہے تو کچھ عرصہ میں بڑی ترقی کی امید ہے جو اس زمانہ کے خواب و خیال میں بھی نہیں ہے پس ہمیشہ انسانوں کے تمام افعال و اقوال و رسوم و طریق معاشرت کی یادداشت آیندہ زمانہ کے انسانوں کے واسطے نہایت مفید و ضروری ہے۔ یادداشت تجربات طبعیات کو علم حکمت اور حساب کے تجربات کو ہندسہ اور یادداشت فلکیات کو علم ہیئت و تنجیم کہتے ہیں اسی طرح ہر فن کے متعلق یادداشت کا کوئی نام مقرر کیا جاتا ہے۔ ایک خاص اعلی طبقہ کے اشخاص جو کمال عقل و طاقت بشری کی وجہ سے بہت لوگوں پر غالب ہو کر کسی حصہ دنیا پر کچھ عرصہ کے لیے قابض و حاکم و پیشوا رہے ہیں اونکے حالات کو علم تواریخ کہتے ہیں چونکہ ایسے اعلی درجہ کے لوگوں کے افعال و اقوال سے جنس انسان کو ہمیشہ سخت تعلق ہے اور اونکے حالات میں اونکے زمانہ کے اکثر حالات بھی معلوم ہو جاتے ہیں اسلیے علم تواریخ کی ضرورت و فوائد کا اندازہ نہیں ہو سکتا بشرطیکہ حالات صحیح و قرین عقل نمونہ کے قابل ہوں لیکن غلط بیانات کی تاثیر برعکس نقصان ہے اسواسطے ہر ایک قدیم زمانہ کے لوگوں نے بیشمار کتب علم تواریخ مختلف زبانوں میں تصنیف کی ہیں جنمیں سے ہزاروں موجود ہیں اور ہزارہا اسطرح سے نایاب ہو گئیں کہ خود غرض جابروں کی جہالت اور متعصبین انصاف بین کے ظلم اور طول زمانہ کے حوادث اور انقلابوں سے بالکل تلف ہو گئی ہیں کتاب تاریخ ابو الفدا جو سرگذشت عالم کا دریا اور امور دینی و دنیوی کا رہنما ہے اوسکے دلپذیر اور عبارت دلچسپ ایسی ہے کہ گویا تن کی روح اور قوت ایمان ہے اور عبرت و نصائح کا خزینہ ہے تحقیقات اسکی یہ ہیں کہ تین ہزار برس کے واقعات کا جدا جدا تاریخیں اور اوقات ایسے صحیح درج کی ہیں جنکی میزان غلطی میں موقوف نہیں ہو سکتا نہایت صحیح و معتبر و عجیبہ عام کتاب ہے درمیان سنہ کے زبان عربی میں تصنیف ہوئی تھی اور نام اوسکا **المختصر فی اخبار البشر** رکھا گیا اور سنہ ۱۰۵۳ ہجری میں فارسی زبان میں ترجمہ ہوا اوسکا نام **خلاصۃ الاخبار** رکھا گیا اور سنہ ۱۲۶۰ ہجری میں مولوی کریم الدین انسپکٹر مدارس سررشتہ تعلیم پنجاب نے زبان اردو میں اسکا ترجمہ کیا اور نام اسکا **ریاض الاخبار ترجمہ تاریخ ابو الفدا** رکھا۔ تخمیناً ۵۰ سال کے بعد درمیان سنہ ۱۳۱۱ ہجری نبوی مطابق سنہ ۱۸۹۳ء کو راقم نے اسکو بڑی محنت سے طبع کرایا پس یہ کتاب تصنیف کی ہوئی حضرت ابو الفدا اسمعیل بادشاہ ملک حماۃ کی ہے جو نہایت عادل سخی و شجیع و عاقل و فاضل علوم مختلفہ اور مصنف بہت سی کتب تواریخ و علوم مشکلہ و فنون عجیبہ صنایع مفیدہ کا ہے۔ مدت دراز تک سلطنت کرکے ساٹھ برس کی عمر میں اپنی پیشگوئی کے مطابق درمیان سنہ ۷۳۲ ہجری نبوی کے ملک فنا سے راہی ملک بقا ہوئے۔ بادشاہ موصوف نے لاکھوں روپیہ کے خرچ اور بہت سالہا سال کی محنت سے اسکو تصنیف کیا تھا کتاب کے دیباچہ میں بہ تفصیل یہ سب حالات درج ہیں۔ یہ کتاب مستطاب باوجود ایسے اوصاف کے ایسی نایاب تھی کہ اہل ہند اسکے فوائد سے بے بہرہ تھے اب راقم کی کوشش بلیغ سے اسکی تین جلدیں چھاپی گئی ہیں جس قدردان کو اسکا شوق ہو یہ موقعہ غنیمت جانکر راقم سے بارسال قیمت و محصول کے طلب فرماویں

جلد اول جس میں تواریخ قدیمہ پیدائش آدم سے زمانہ نبوت حضرت تک کے صحیح ترتیب وار حالات ہیں قیمت فی جلد عہ محصول ۴؍

جلد دوم جسمیں پیدائش محمد الرسول اللہ کے زمانہ سے لغایت سنہ ۱۳۲ ہجری تک کے صحیح مفصل ترتیب وار سالانہ حالات عجیب ہیں قیمت سو جلد عہ محصول ۴؍

جلد سوم جسمیں ابتدائے سنہ ۱۳۲ ہجری یا شروع سلطنت عباسیہ سے سنہ [illegible] ہجری سلطان محمود غزنوی کے عہد تک کے صحیح مفصل ترتیب وار سالانہ حالات ہیں قیمت سو جلد عہ محصول ۴؍

راقم نیاز علی خان سوداگر تاجر کتب مالک مطبع افغانی امرتسر

مختصر فہرست مضامین کتاب تاریخ ابو الفدا اردو جلد اول ودوم وسوم کی

اور مفصل فہرست مضامین کامل کتاب کے شروع پر جدا شامل ہوگی

پہلی جلد کی فہرست کے ہر سطر کے اخیر میں اون سالوں کی تعداد ہے جو زمانہ اول سے سنہ ہجری نبوی کے گذرے ہیں

مضامین مختصر جلد اول

مختصر فہرست مضامین جلد دوم

مختصر فہرست مضامین جلد سوم

تمام شد جلد سوم

مطبوعہ مطبع افغانی امرتسر باہتمام نیاز علیخان تاجر کتب و مالک مطبع مذکور

(اصل عربی زبان سے)

تاریخ ابوالفدا کا اردو ترجمہ

جلد سوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیان سلطنت عباسیہ کا — اسی سال میں ابوالورد بن کوثر نے اطاعت
بنی عباس کی موقوف کی یہ مروان بن محمد کے یاروں میں سے تھا مگر اس کا مطیع ہو گیا تھا جب عبد اللہ
بن عباس ابوالورد کی پاس گیا تو وہ قنسرین میں ہمراہ لشکر عظیم کے تھا تب ان میں بڑی لڑائی ہوئی اور دونوں لشکر
کے بہت سے آدمی مارے گئے لشکر ابوالورد کا شکست پاکر بھاگا لیکن ابوالورد قایم رہا یہاں تک کہ مارا گیا -
عبد اللہ بن علی نے ابوالورد کی لڑائی سے فرصت پائی تو باشندوں دمشق کے ان میں سے
اور نئے سرے عباسیوں سے بیعت کی پھر عبد اللہ بن عباس دمشق میں گیا اس وقت اہل دمشق بھی کش
تھے یہاں عبد اللہ بن علی کو انھوں نے لوٹ لیا جب عبد اللہ دمشق کے قریب آیا تو وہ سب بھاگ گئے
اسنے ان کو امن دیا - اسی برس میں سفاح نے اپنے بھائی یحیی بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس کو موصل کا
حاکم کیا اس وقت اہل موصل نے اپنے حاکم کو نکال دیا تھا جب یحیی نے موصل میں جاکر قرار پایا
تو گیارہ ہزار آدمی وہاں کے مارکر اسنے ان کی عورتوں اور لڑکوں کے قتل کا حکم دیا یحیی کے لشکر میں
اس وقت چار ہزار زنگی تھے - ایک عورت موصل کی رہنے والی آئی ہوئی اور کہنے لگی کہ کیا ہوا عربی نسل
عورتوں کو کہ حبشیوں سے نکاح کرتی ہیں - اسکے اس کلام نے اسکے دل میں اثر کیا سب زنگیوں کو جمع کر

مطبوعہ مطبع افغانی امرتسر باہتمام نیاز علیخان تاجر کتب و مالک مطبع مذکور

(اصل عربی زبان سے)

تاریخ ابو الفدا کا اردو ترجمہ

جلد سوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیان سلطنت عبّاسیہ کا - اسی سال میں ابو الورد بن کوثر نے ابتاع
بنی عباس کی موقوف کی - یہہ مروان بن محمد کے یاروں میں سے تہا - مگر اس کا مطیع ہو اتہا جب عبد اللہ
بن عباس ابو الورد کی پاس گیا تو وہ قنسرین میں معہ لشکر عظیم کے تہا تب اُن میں بڑی لڑائی ہوئی اور دونو طرف
کے بہت سے آدمی مارے گئے لشکر ابو الورد کا شکست پا کر بہاگا لیکن ابو الورد قایم رہا - یہاں تک مارا گیا -
جب عبد اللہ بن علی نے ابو الورد کی لڑائی سے فرصت پائی تو باشندے وہاں کے امن میں ہوئے
اور نئے سر سے عباسیوں نے بیعت کی پہر عبد اللہ بن عباس دمشق میں گیا - اسوقت اہل دمشق بہی کش
تھے - یاران عبد اللہ بن علی کو اُنھوں نے لوٹ لیا جب عبد اللہ دمشق کے قریب آیا تو وہ سب بہاگ گئے
اُسنے اُن کو امن دیا - اسی برس میں سفاح اپنے بہائی یحیی بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس کو موصل کا
حاکم کیا - اُسوقت اہل موصل نے اپنے پہلے حاکم کو نکال دیا تہا جب یحیی نے موصل میں جا کر قرار پایا
تو گیارہ ہزار آدمی وہاں کے مار کر اُسنے اُن کی عورتوں اور لڑکوں کے قتل کا حکم دیا یحیی کے پاس
اُسوقت چار ہزار زنگی تھے - ایکعورت موصل کی رہنے والی کہڑی ہوئی اور کہنے لگی کہ کیا ہوا عرب کی
عورتوں کو کہ حبشیوں سے نکاح کرتی ہیں - اسکے اس کلام نے اُسکے دل میں اثر کیا سب زنگیوں کو جمع کر

اُسنے قتل کیا۔ اسی برس میں سفاح نے اپنے بھائی ابوجعفر منصور کو جزیرا اور آذربیجان اور آرمینیا پر حاکم کرکے بھیجا۔ اور اپنے چچا داؤد کو مدینہ اور مکہ اور یمن اور یمامہ کا حاکم کیا۔ کوفہ اور متعلقات کا حاکم اپنے بھائی عیسے بن موسے بن محمد بن عبد اللہ بن عباس کو کیا۔ اور شام پر اسکا چچا عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن عباس کا حاکم تہا۔ اور مصر پر ابو عون بن یزید اور خراسان اور جبل پر ابو مسلم حاکم تھے۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۳۳ھ۔ اس برس میں حکومت چاہی روم نے ملطیہ اور قلیقلا پر کہ نام اُسکا قسطنطین تہا۔ اسی برس میں سفاح نے اپنے چچا سلیمان بن علی بن عبد اللہ بن عباس کو حاکم بصرہ اور متعلقات دجلہ اور بحرین اور عمان کا کیا۔ سلیمان بن عبد اللہ بن عباس نے اہواز پر عمل کرنا چاہا۔ اسی برس سفاح کا چچا داؤد بن علی مدینہ میں فوت ہوا۔ سفاح نے اُسکی جگہہ زیاد بن عبد اللہ حارثی کو حاکم کیا۔ اسی برس میں سفاح نے اپنے بھائی یحیٰی کو موصل سے معزول کیا کیونکہ اُسنے اہل موصل کو بہت قتل کیا تہا۔ اور وہاں کا حاکم اپنے چچا اسمعیل کو کیا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۳۴ھ۔ اس برس میں سفاح حیرہ سے انبار میں گیا۔ ماہ ذی الحجہ میں پھر انبار کا رہنے والا تہا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۳۵ھ۔ اس برس میں یحیٰی سفاح کا بہائی فارس میں مرگیا جسے سفاح نے موصل سے موقوف کرکے فارس کا حاکم کیا تہا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۳۶ھ۔ اس برس میں ابو مسلم نے چاہا کہ سفاح مجھے بلائے۔ اور اجازت حج کی دے۔ چنانچہ اُسنے اُسے اجازت دی۔ تب ابو مسلم معہ ابوجعفر کے حج کو گیا۔ ابوجعفر امیر حاجیوں کا تہا۔

ذکر سفاح کے مرنے کا۔ اسی سال میں سفاح عارضہ چیچک سے ماہ ذی الحجہ میں فوت ہوا۔ عمر اُسکی تینتیس ۳۳ برس کی تہی۔ مدت اُسکی بادشاہت کی قتل مروان سے چار برس تہی اور آٹھ مہینے پہلے مرنے مروان سے اسکی خلافت پر بیعت ہوئی تہی۔ سفاح دراز قد تہکی ناک گورا رنگ تھا خوبصورت داڑھی تھی۔ اُس کے جنازہ کی نماز اُسکے چچا عیسے بن علی نے پڑھوائی اور انبار عتیقہ میں دفن کیا۔

بیان خلافت منصور کا

یہ دوسرا خلیفہ بنی عباس کا تہا۔ اسکو سفاح نے وصیت ولیعہد کیا تہا۔ بعد اسکے اپنے بھتیجے عیسے بن موسے

بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس کو اس عہد نامہ پر مہر کرکے کپڑے میں باندہ کر عیسے بن موسے کو
پاس بہیجا۔ چونکہ وقت مرنے سفاح کے ابوجعفر حج کو گیا تہا تو عیسے بن موسے نے لوگوں سے اسکی بیعت لی
اور واسطے اطلاع وہی اس بیعت اور مرنے سفاح کے قاصد ابوجعفر کے پاس بہیجا۔ اسوقت ابومسلم بھی حج میں ابوجعفر
کے پاس تہا۔ اسنے اور سب لوگوں نے اسکی بیعت کی۔

پہر شروع ہوا سنہ ۱۳۷ھ

اس برس میں ابوجعفر حج سے کوفہ میں آیا اور اہل کوفہ کو نماز جمعہ کی
پڑہائی۔ اور خطبہ پڑھا۔ پہر انبار کو گیا۔ وہاں مقیم رہا۔ اسی برس میں منصور کے چچا عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ
بن عباس نے اپنی خلافت پر بیعت لی ابوجعفر کے ساتھ ابومسلم بھی حج سے آیا تہا۔ ابوجعفر نے اسکو معہ
لشکر اپنے چچا عبد اللہ بن علی پر بہیجا۔ عبد اللہ نصیبین تہا۔ ان دونوں میں کئی مرتبہ لڑائی ہوئی۔
طرح طرح کے مکر ابومسلم نے اس لڑائی میں کئے۔ آخر کو عبد اللہ بن علی معہ اپنے یاروں کے جمادی الآخر میں
اس برس کے عراق کیطرف بہاگا۔ ابومسلم اسکے لشکر پر مستولی ہوا۔ یہ خبر منصور کو لکھی۔

بیان قتل ہونے ابومسلم خراسانی کا

سبب دشمنی کے کہ ان دونوں میں ہوئی۔ منصور نے بعد
بہاگنے اپنے چچا عبد اللہ کے ابومسلم کو خراسان سے معزول کرکے حاکم مصر اور شام کا کیا۔ لیکن ابومسلم نے
اسکو قبول نہ کرکے ارادہ جانے خراسان کا کیا۔ بہوقت منصور انبار سے مداین کو گیا تہا۔ اسنے ابومسلم کو لکھا
کہ میرے پاس آ۔ ابومسلم نے آنے سے عذر کیے۔ جب بہت نامہ و پیغام گئے آئے تب ابوجعفر
پاس آیا مداین میں معہ تین ہزار آدمی کے۔ اور باقی لشکر حلوان میں چہوڑا۔ جب ابومسلم منصور پاس آیا تو ہاتھ
چوم کر رخصت ہوا۔ دوسرے روز منصور نے چوکیداروں کو کہڑکی پیچہے بٹہا کر حکم دیا کہ جسوقت آواز ہاتہ سے ہاتھ
مارنیکی بلند ہو تو تم نکلکر ابومسلم کو قتل کرنا۔ اور ابومسلم کو بلایا جب وہ آیا تو منصور نے اسکے گناہ گننے
شروع کئے۔ ابومسلم ان کا عذر کرتا تہا۔ جب منصور نے ہاتھ پر ہاتہ مارا فوراً نگہبان نکلے۔ اور ابومسلم کو
قتل کیا یہ قتل اس برس کے شعبان میں ہوا۔ ابومسلم نے اسکی بدولت سات سو قیدی قتل کیئے تہے ؀

پہر شروع ہوا سنہ ۱۳۸ھ

اس برس قسطنطین بادشاہ روم نے بلاد اسلام پر خروج کرکے ملطیہ کو زبردستی
لیا۔ اور فصیل اسکی ڈہائی لیکن وہاں کے باشندوں کو قتل سے معاف رکہا۔ اسی طرح کی واردات
اس برس میں ہوئیں منصور نے مسجد الحرام کو بڑا کیا۔

پہر شروع ہوا سنہ ۱۳۹ھ ذکر ابتدائے دولت امویہ کا اندلس میں

اس برس میں عبد الرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک بن مروان بن حکم اندلس میں داخل ہوا سبب اسکا یہ تہا کہ بنی امیہ جب مارے گئے تو باقیماندہ چھپ گئے عبد الرحمن مذکور اسی برس میں بہاگ کر حاکم اندلس کا ہوا۔ اسی برس میں منصور نے اپنے چچا عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن عباس پر فتح پاکر اسکو نیست و نابود کیا۔ عبد اللہ جب سے کہ ابو مسلم سے بہاگا تہا چھپا رہتا تھا جیسے ہم نے ذکر کیا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۴۰ھ۔ اس برس میں منصور نے اپنے بھتیجے عبد الوہاب بن ابراہیم امام کو اور حسن بن محتطبہ کو ستر ہزار فوج سے ملطیہ کے بنانے کے واسطے بہیجا۔ انھوں نے اسکو چھ مہینے بنایا بادشاہ روم ۔۔ لاکھ فوج کے نہر جیحان سے اُتر کے اُن دونوں پر آیا چونکہ مسلمان بہت جمع ہوگئے۔ وہ بھاگ گیا اسی برس میں منصور حج کر کے متوجہ بیت المقدس اور رقہ اور ہاشمیہ اور کوفہ کا ہوا۔ اسی سال میں منصور نے مصیصہ کی فصیل بنائی اور مسجد جامع بنانیکا حکم دیا۔ اور وہاں ہزار آدمی لشکر کے رکہے نام اوسکا معمورہ رکہا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۴۱ھ۔ اسی سال میں راوندیہ نے منصور پر خروج کیا۔ راوندیہ ایک قوم اہل خرسان سے مذہب ابی مسلم خراسانی پر ہی قایل ہیں تناسخ کے کہتے ہیں کہ روح آدم علیہ السلام کی عثمان بیٹے نہیک میں ہے اور قایل ہیں کہ خدا خلیفہ ابو جعفر منصور ہی جو کہلاتا پلاتا ہے۔ جب یہ لوگ ظاہر ہوکر محل منصور تک آئے تو انکے سرداروں کو کہ دو سو تھے قید کیا۔ اس امر سے وہ لوگ بہت خفا ہوئے۔ اور ایک جنازہ بناکر گویا کہ وہ جنازہ کی ساتھ جاتے ہیں۔ دروازہ قید خانہ تک پہنچے سو ہاں وہ تابوت پہینکا اور قید خانہ کا دروازہ توڑکر اپنے سرداروں کو نکالا اور منصور کے پکڑنیکا قصد کیا۔ اُسوقت وہ قریب چھ سو مرد کے تہے۔ لوگوں نے غل مچایا اور دروازہ شہر کا بند کردیا منصور بھی پیادہ نکلا۔ لوگ جمع ہوئے۔ معن بن زائدہ کہ منصور سے چھپا رہتا تہا آیا اور راوندیہ سے منصور کے آگے لڑا۔ منصور نے اسیواسطے اُسکا قصور معاف کیا اُسدن سب راوندیہ مارے گئے

پھر شروع ہوا سنہ ۱۴۲ھ۔ اس سال میں گرفتار کئے منصور نے اولاد حسن بن علی بن ابیطالب سے گیارہ مرد اور قید کیا اُن کو اسی برس میں جان بحق ہوا عبد اللہ بن شبرمہ اور عمرو بن عبید معتزلی زاہد اور عقیل بن خالد صاحب زہری کا

پھر شروع ہوا سنہ ۱۴۳ھ اس برس میں ظاہر ہوا محمد بن عبد اللہ بن حسن بن حسین بن علی بن ابیطالب وہ حاکم مدینہ کا ہوا اہل مدینہ اُسکے تابع ہوئے۔ منصور نے اپنے بھتیجے عیسے بن موسی کو اُسکے پاس بہیجا جب وہاں پہنچا تو محمد بن عبد اللہ نے اپنے واسطے خندق کہودی جہانکہ خندق کہودی تہی رسول اللہ نے احزاب میں

پہر اُن دونوں میں لڑائی ہونے لگی۔ یہانتک کہ محمد بن عبداللہ مذکور معہ گہر والوں اور یاروں کے مارا گیا۔ اور جو سلامت رہا وہ بہاگا۔ محمد مذکور رفرا اندام گندم گون ولاور بہت روزہ رکہنو والا نماز گذار تہا لقب اُسکا مہدی اور صاحب نفس زکیہ تہا۔ جب محمد قتل ہوا تو عیسے بن موسے مدینہ میں چند روز رہا پہر وہاں سے آخر ماہ رمضان میں عمرہ کے لئے مکہ کو گیا۔

ذکر بنائے بغداد۔ اس برس میں منصور نے بغداد کا بنانا شروع کیا۔ باعث اسکا یہہ تہا کہ وہ بُرا جانتا تہا کیونکہ اُن سے نڈر نہ تہا جب ارادہ مقرر کرنے کسی موضع کا اپنی سکونت کے واسطے کیا تو بغداد سے بہتر پایا اُسی کو بنانا شروع کیا۔

پہر شروع ہوا ۱۴۴ اور ۱۴۵ھ۔ ذکر ظہور ابراہیم علوی کا۔ اس برس کے ماہ رمضان میں ظاہر ہوا ابراہیم بن عبداللہ بن حسن بن حسین بن علی بن ابی طالب بہائی محمد نفس زکیہ کا کہ پوشیدہ تہا ایک شہر سے دوسرے شہر میں بہاگتا پہرتا تہا منصور اُسکے پکڑنے کی تدبیر میں تہا جب وہ بصرہ میں آیا تو اپنے بہائی محمد بن عبداللہ کی بیعت لوگوں سے کروائی لیکن وہ اُسکے پہنچنے سے پہلے قتل ہو چکا تا۔ مدینہ میں لوگوں نے بیعت کی اُن میں سے مرۃ العبشمی اور عبدالواحد بن زیاد اور عمر بن سلمہ ہجیمی اور عبداللہ بن یحیی رقاشی تہے سوائے اُن کے اور فقیہوں اور صاحبان علم نے بہی بیعت کی یہانتک کہ چار ہزار شمار کئے گئے۔ اُسوقت امیر بصرہ سفیان بن معاویہ تہا جب اُسنے ابراہیم پر اجماع خلق دیکہا دارالامارہ میں بند ہوا معہ اپنے گروہ کے ابراہیم نے دارالامارہ کو گہیر لیا سفیان نے طلب کی ابراہیم نے امان دی جب ابراہیم قلعہ میں داخل ہوا تو بوریہ پر کہ وہاں بچہا تہا اور ہوا سے تندسے اُلٹ گیا تہا بیٹہا۔ آدمی ہوا سے اُڑنے لگے۔ ابراہیم نے کہا کہ ہم نہیں ڈرنے کے۔ اور اُسی اُلٹے ہوئے بوریئے پر بیٹہا رہا۔ ابراہیم نے بیت المال سے دو ہزار درہم پاکر قوت پکڑی پچاس اپنے یاروں کے لئے مقرر کئے اور آپ زینب بنت سلیمان بن علی بن عبداللہ بن عباس کے گہر گیا جسکی طرف بنی عباسی منسوب ہیں۔ اہل بصرہ کو امن دیکر حکم دیا کہ کوئی ان کا متعرض نہو جبکہ حکومت بصرہ ابراہیم پر مستقر ہوئی تب ایک گروہ کو واسطے حاصل کرنے حکومت اہواز کے بہیجا۔ اور ہارون بن سعد عجلی کو معہ ستر ہزار فوج کے واسط کیطرف بہیجا عجلی نے اُسپر فتح پائی۔ ابراہیم بصرہ میں ہمیشہ عاملوں اور لشکروں کی تفریق کرتا تہا یہانتک کہ خبر قتل اپنے بہائی محمد بن عبداللہ کی سنی تین دن پہلے عید الفطر کے پہر ابراہیم نے کوفہ کے جانے کا اپنا قصد مضبوط کرکے بصرہ سے چلا معہ ایک لاکہہ فوج کے یہانتک کہ احمرا میں کہ سولہ فرسنگ کوفہ سے ہے پہنچا۔ منصور نے عیسے بن موسی کو حجاز سے بلاکر سردار اُس لشکر کا جو کہ مقابل ابراہیم بن عبداللہ کے تہا کیا اُن دونوں میں بڑی لڑائی ہوئی۔ آخر کو لشکر عیسے بن موسے کا بہاگا۔ لیکن دوسری لڑائی میں

یاران ابراہیم بھاگے گروہ خود کہڑا رہا تہوڑے سے آدمیوں کے گروہ جیہ سونکہی دفعتہً ابراہیم کے حلق پر تیر لگا۔ اُس نے لپشتگاہ پر تکیہ کرکے کہا جو ہم نے چاہا تہا خدا نے نہ چاہا۔ اُسکے یار دونے جمع ہو کر اُسے اُٹہا لشکر عیسے بن موسی نے یہ حال دیکھکر حملہ کیا اور اُن کی جمعیت کو متفرق کیا اور ابراہیم کا سر کاٹ کر عیسے کے پاس لائے۔ اُسوقت عیسی نے سجدۂ شکر خدا ادا کرکے اُس سر کو منصور کے پاس بہیجا۔ قتل ابراہیم پچیسویں ذیقعدہ ۱۴۵ھ میں ہوا۔ عمر اُسکی اڑتالیس برس کی تہی۔

پہر شروع ہوا سنہ ۱۴۶ھ۔ اس برس منصور نے شہر ابن ہبیرہ سے بغداد کی طرف واسطے پورا کرنے اُسکی عمارت کے کوچ کیا اور اپنے یاروں سے کہ اُنہیں سے خالد بن برمک تہا محل کسرے اور مدائن کے توڑنے کا اور بغداد میں اُسکا عملہ لیجانے کا مشورہ کیا۔ خالد بن برمک نے کہا یہہ مناسب نہیں کیونکہ یہ نشانیوں مسلمین سے ہی۔ منصور نے یہہ سنکر کہا اسے خالد! تونے اپنی بہائیوں عجمی کی رعایت کی اور محل سفید کے توڑنیکا حکم دیا۔ ایک طرف اُسکی توڑی۔ جو روپیہ اُسکے توڑنے میں صرف ہوا اُس سے زیادہ کا مال اُسمیں سے نہ نکلا۔ اسلئے اُسکا توڑنا موقوف کیا۔ تب خالد نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ تو موقوف کریگا کیونکہ مشہور ہوگا کہ جو پہلے بادشاہوں نے بنایا تہا اُسے تو توڑ نہی سکا منصور نے اسکی طرف توجہ نکرکے توڑنا موقوف کیا اور دروازے شہر واسط کے لیجا کر بغداد میں لگائے۔ منصور نے بغداد کو گول اسواسطے بنایا کہ سب لوگ بادشاہ سے برابر قربت رکہیں اور محل کو اُسکے بیچمیں اور مسجد جامع محل کے پاس بنائی۔

پہر شروع ہوا سنہ ۱۴۷ھ۔ اس برس میں منصور نے اپنے بہتیجے عیسی بن موسی بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کو ولیعہدی سے موقوف کرکے اپنے بیٹے مہدی محمد کی بیعت کرائی۔

پہر شروع ہوا سنہ ۱۴۸ھ۔ اس برس میں پیدا ہوا فضل بن یحیی بن خالد بن برمک۔ اور اسی برس میں حاکم موصل کا کیا منصور نے خالد بن برمک کو۔ پیدایش فضل کی پیدایش رشید سے سات دن پہلے تہی اُسکو رشید کی ماخیزران نے دودہ پلایا۔

بیان وفات امام جعفر صادق علیہ السلام۔ اس برس میں وفات پائی امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین علی بن امام حسین بن علی بن ابی طالب نے۔ امام جعفر صادق ایک بارہ اماموں میں سے ہیں۔ موافق رائے امامیہ کے پانچ امام ان سے پہلے علی بن ابیطالب کے پہر بیٹے اُن کے حسن۔ پہر حسین پہر زین العابدین پہر محمد باقر تھے۔ پہر جعفر صادق تھے۔ کہ جنکا ذکر ہے۔ باقیوں کا ذکر بھی خدا نے چاہا تو کرینگے ہم

ان کا نام جعفر صادق ان کے سچ سچ بولنے کی باعث سے تہا۔ آنحضرت سے کلمات ہیں صنعۃ کیمیا اور زجر اور فال میں
پیدایش اُن کی سنہ ۸۰ھ میں۔ اور وفات سنہ ۱۴۸ھ میں مدینہ میں ہوئی اور بقیع میں مدفون ہوئے۔ ماں
ان حضرت کی بنت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق کی تھی۔ اسی برس میں وفات پائی محمد بن عبد الرحمن
بن ابی لیلیٰ قاضی نے

پھر شروع ہوا سنہ ۱۴۹ھ۔ اس برس میں مرا ابو مسلم بن قتیبہ۔ ری میں۔ وہ مرد مشہور عظیم القدر تہا
اسی برس میں جاں بحق ہوا عیسیٰ بن عمر ثقفی جس سے خلیل نے نحو پڑہی۔ اسی برس میں مرا کہمس بن حسن تمیمی بصری۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۵۰ھ۔ اس برس میں عبد الرحمن اموی نے فصیل قرطبہ کی بنائی۔ اسی برس
میں مُوا جعفر بن ابو جعفر منصور۔ اسی برس میں موا امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت بن زوطا۔ زوطا غلام تہا تیم اللہ
بن ثعلبہ کا۔ زوطا اہل کابل سے تہا اور اہل بابل سے بہی کہا ہے اور اہل انبار سے بہی کہتے ہیں۔ یہ وہ ہے کہ
لگی تہی جسے غلامی لیکن آزاد کیا گیا۔ بیٹا اسکا ثابت مسلمان تہا۔ اسمعیل بن حماد بن ابو حنیفہ بن ابو حنیفہ مذکور
کہتا ہے کہ ہم میں کوئی غلام نہ تہا۔ روایت ہے کہ ثابت پدر ابو حنیفہ کا بچپن میں علی ابن ابیطالب کے پاس گیا۔ اُن حضرت
نے دعا کی کہ تجہ میں اور تیری اولاد میں برکت ہو۔ نسب ابو حنیفہ میں مختلف اقوال ہیں بعض نے کہا ہے کہ وہ نعمان
بن ثابت بن نعمان بن مرزبان تہا۔ اسکے دادا نعمان بن مرزبان نے علی ابن ابی طالب کو مہرجان کے دن
فالودہ بہیجا حضرت نے اسکو رد کیا۔ ابو حنیفہ کے وقت میں چار صحابہ یعنی انس بن مالک عبد اللہ بن ابی اوفی
کوفہ میں سہل بن سعد ساعدی مدینہ میں۔ ابو الطفیل عامر بن واثلہ تھے۔ لیکن اُس سے ملاقات نہیں ہوئی اور نہ کچھ
اُسنے اُن سے پڑہا۔ یہ جو اُسکے اصحاب کہتے ہیں کہ اُسنے جماعت صحابہ سے ملاقات کی اور پڑہا اُسنے اونسے۔ یہ از روے
روایت کے ثابت نہیں ہوتا۔ مہرجان ایک خاصہ اکبری مذہب اہل فرس کا۔ اُسمیں یہ تہا کہ اُسدن اپنے بادشاہوں کو
بان کا تیل ملتے تہے۔ اور کپڑا ارغوانی رنگ قصب وغیرہ کے پہنتے تہے برکت کیواسطے۔ اور سر پر اُسکے وہ تاج رکہتے تھے
جسپر صورت آفتاب کی بنی ہوئی تہی۔ اور جو پہلے وہاں جاتا اپنے ساتھ قسم میوہ جات سے لیجاتا۔ انوشیروان۔ اور اردشیر
اُسدن خزانہ نکالنے کا حکم کرتے تہے اور فرش اچہا بچہاتے تہے اور موافق مرتبہ ہر ایک شخص کے خلعت دیتے تھے۔ ابو حنیفہ
عالم۔ عامل۔ زاہد۔ پرہیزگار تہا۔ ابو جعفر منصور نے اُسکے واسطے قضاۃ تجویز کی تھی۔ لیکن اُسنے انکار کیا۔ وہ خوبصورت
میانہ قد تہا اور دراز قد بھی لکھا ہے حسن تقریر میں سب سے بہتر تہا۔ شافعی کہتا ہے کہ مالک سے کسی نے پوچہا کہ
تونے ابو حنیفہ کو دیکھا تھا۔ اُسنے کہا ہاں! وہ ایسا شخص مقرر تہا کہ اگر میں اُسکو کہتا کہ ایک چیز کو سونا بنا دے تقریر سے

تو وہ ثابت کر دیتا دلیل سے - بڑی رات تک وہ نماز پڑہتا تہا کہ نماز صبح وضوئے عشا سے اُسنے پڑہی چالیس برس
تک - لکھا ہے کہ اُسنے ساٹھہ ہزار قران اُسجگہہ ختم کیا جہاں وفات پائی - لیکن کم عربیت کے ساتھ مطعون تہا
ولادت اُسکی سنہ ۸۰ھ میں ہوئی - اور لکھا ہے کہ سنہ ۶۱ھ میں - اور وفات پائی بغداد کے قید خانہ میں - قید اسواسطے
کیا تو اختیار کرے قضا کو لیکن اُسنے قبول نہ کیا - اور لکھا ہے وہ فوت ہوا اُسدن جس دن شافعی پیدا ہوا -
یعنے اس برس کے رجب میں اور جمادی الاولی میں بہی لکھا ہے - قبر اُسکی بغداد میں مشہور ہے زوطار بضم زا نقطہ دار
اور واؤ ساکنہ اور طا مہملہ سے ہے - اسی برس میں محمد بن اسحاق صاحب مغازی فوت ہوا - اور لکھا ہے کہ
وفات محمد بن اسحاق مذکور کی سنہ ۱۵۱ھ میں ہوئی وہ حدیث میں ثقہ تہا اہل علم کے نزدیک - بخاری نے
اپنی تاریخ میں اسکا ذکر کیا ہے لیکن وہ روایت اس سے نہیں کرتا - اور مسلم نے بہی اُس سے سوائے ایک
حدیث باب رجم کے روایت نہیں کی - وجہہ نہ روایت کرنے بخاری کی طعن مالک بن انس کا ہے -
وفات ابن اسحاق کی بغداد میں ہوئی - اسی برس میں مقاتل بن سلیمان بلخی مفسر جان بحق ہوا -

پھر شروع ہوا سنہ ۱۵۱ھ - اس برس میں حاکم سندکیا منصور نے ہشام بن تغلبی کو - پہلے
سندہ پر عمر بن حفص بن عثمان بن قبیصہ بن ابی صفرہ حاکم تہا - اُسے موقوف کر کے حاکم افریقیہ کا کیا - عمر مذکور
ملقب بہ ہزار مرد تہا - اسی برس میں منصور نے رصافہ اپنے بیٹے مہدی کے واسطے بنایا - یہ شہر بغداد کی شرق
میں واقع ہے وہاں تہوڑا لشکر اپنا بہیجا - اسی برس میں مارا گیا معین بن زایدہ سیستان میں کہ سجستان بہی ہے
منصور نے جسے بنایا - اور گروہ خارجیوں نے قتل کیا دفعتہً اُسکے گہر پر ہجوم کیا - وہ حجامت کرتا تہا جب وہ
مارا گیا تو اُسکی جگہہ اُسکا بہتیجا یزید بن زائدہ شیبانی حاکم ہوا -

پہر شروع ہوا سنہ ۱۵۲ھ - اُس برس میں لڑا حمید امیر خراسان کابل پر

پہر شروع ہوا سنہ ۱۵۳ھ اور سنہ ۱۵۴ھ اس برس میں ابو عمرو بن علا ابن عمار کہ اولاد
حصین تمیمی مازنی بصری سے تہا - کوفہ میں فوت ہوا - نام اُسکا اُسکی کنیت ہی ہے - وہ سنہ ۷۰ھ میں پیدا ہوا
اور سنہ ۶۸ھ میں بہی لکھا ہے وہ بہی سات قاریوں میں سے تہا - کلام اللہ کو سب سے بہتر جانتا تہا - اس برس میں
منصور نے شام میں جا کر لشکر وہاں کے خارجیوں کی لڑائی کو بہیجا - اس برس میں اشعب طامع بہی راہی ملک بقا
ہوا - اسی برس میں وہب بن درد مکی زاہد فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۵۵ھ اس برس میں منصور نے کوفہ و بصرہ کی فصیل اور خندق بنائی - اور جا بجا ایسی چیز بنائی

کہ جسمیں رعیت کا مال صرف ہو جب شمار چاہا تو پانچ پانچ درہم کی تقسیم کا حکم دیا۔ جب چالیس چالیس جمع آئے تو
شاعر نے کہا اسے قوم حاضر ہو تم اس چیز کو جو ظاہر کو ہوا ہے امیرالمومنین سے تقسیم پانچ کی اور جمع ہونا چالیس
ہمارے کا۔ **ذکر وفات منصور کا۔ پہر شروع ہوا سنہ ۱۵۶ھ** اس برس میں
فوت ہوا حمزہ بن حبیب بن عمارہ کہ مشہور زیات تہا۔ وہ ہی سات قاریوں میں سے تہا۔ اسی سے کسائی نے
قرأت سیکھی۔ معکوفہ سے حلوان میں تیل اور حلوان سے کوفہ میں بکری اور جوز لیجاتا تہا۔ اسی لئے اسکو زیات کہتے تہے
پہر شروع ہوا سنہ ۱۵۷ھ اس برس میں انتقال کیا اوزاعی فقیہ نے جسکا نام عبدالرحمن بن عمر
بن محمد تہا عمر اسکی ستر برس کی تہی۔ کنیت اسکی ابوعمرو رہنے والا بیروت کا تہا وہیں فوت ہوا اور بعلبک
میں پیدا ہوا سنہ ۸۸ھ میں۔ وہ خضاب مہندی کا کرتا تہا وہ شام کے رہنے والوں کا امام تہا۔ کہا ہے کہ اسنے
ستر ہزار مسئلہ کا جواب دیا۔ قبر اسکی اس قریہ میں ہے جو دروازہ بیروت پر ہی جسکا نام حنوس ہے اس قریہ کے رہنے والے
نہیں جانتے اسکو لیکن وہ کہتے ہیں کہ یہ قبر کسی نیکبخت کی ہے۔ اوزاعی منسوب طرف اوزاع کے جو بطن ہے کلاع سے
اور کہا ہے کہ بطن ہمدان ہے۔ اسکا دادا یحمد بضم یاء مثناۃ اور سکون حاء مہملہ اور کسر میم اور دال مہملہ کے تہا
پہر شروع ہوا سنہ ۱۵۸ھ ذکر وفات منصور کا۔ منصور عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ
بن عباس تہا۔ وفات اسکی اس برس میں چھبیسویں ذی الحجہ کو بیر میمونہ میں ہوئی۔ یہ بغداد سے حج کے لئے
معہ اپنے بیٹے مہدی کے نکلا تہا۔ وہاں منصور نے مہدی سے کہا کہ میں ذی الحجہ میں پیدا ہوا اور اسی مہینہ
میں حاکم ہوا اب گمان کرتا ہوں کہ اسی مہینے میں مرونگا۔ اسی برس میں باعث میرے حج کرنیکا یہی تہا تجہی لازم ہے کہ
پرہیز کرے میرے بعد ان چیزوں سے جو تجہسے متعلق ہوں یعنے ملاقات مسلمین۔ اسیطرح کی اسکو وصیت
کرکے وداع کیا۔ پہر رونے لگا۔ پہر حج کو گیا۔ اور وہاں بیر میمونہ میں احرام باندہے ہوئے مرگیا۔ تاریخ مذکور میں۔
بیماری اسکی کہڑا رہنا تہا۔ عمر اسکی تریسٹہہ برس کی تہی۔ مدت بادشاہت اسکی بائیس برس تین مہینے کی
کچہہ کمتر تہی۔ منصور گندم گوں ضعیف پچکی ہوئی گال تہا تیر میں پیدا ہوا جو زمین بیرات سرکی ہی مدفون ہوا بمقبرہ معلی
اور اثر احرام باقی رکہا جب دفن کیا تو سر اسکا کہلا تہا۔ جو وارداتیں کہ حج میں گذریں ان میں سے یہ ہیں کہ خلیفہ
منصور گرد کعبے کے رات کو پہرتا تہا۔ ناگاہ سنا کہ کوئی شخص کہتا ہے۔ اے اللہ تجہسے شکوہ کرتا ہوں پہلی
بغاوت و فساد سے زمین پر اور حایل ہونے طمع سے حق اور صاحب حق میں۔ منصور نے یہ سنکر طرف مسجد کے
نکلکر اسے بلایا اور پوچہا کہ یہ کیا کہتا ہے اسنے کہا اے سردار مومنوں کے اگر مجہے پناہ دے تو تجہے

چپ رہا تو نیکی عمل اصول سے خبردوں جب اُسنے امن دیا تو وہ کہنے لگا وہ شخص جسے طمع عارض ہے یہاں تک
کہ حق اور صاحب حق میں حایل ہوا۔ تو ہی ہے اے سواد مومنوں کے۔ منصور نے کہا افسوس تجھ پر۔ مجھے کیونکر
طمع عارض ہے۔ سبز و سفید کہنا میٹھا خزانہ کا میرے قبضہ میں ہے۔ اُسنے کہا اللہ نے تجھے نگہبان
آدمیوں اور اُن کے مال کا کیا ہے۔ اور تُو نے اُنمیں اور اپنے میں پردہ گچ اور آئینہ کا بنایا اور دروازے
لوہے کے لگائے۔ اور چوبداروں کو ساتھ ہتھیار وہاں بٹھا کر حکم دیا کہ کسی کو آنے ندیں مگر فلاں فلاں کو۔ مظلوم
اور ملول ہو کے ننگے محتاج یہاں کے آنے کا حکم نہیں۔ اور کوئی شخص ایسا نہیں کہ جسکا حق اس مال میں نہ ہو
یہ لوگ دیکھتے ہیں کہ تُو نے اُسے اپنے لئے خاص کیا ہے۔ اور رعیت پر تنگی کر کے مال جمع کرتا ہے اور اُنہیں
نہیں دیتا جسے چاہتا ہے۔ دیتا ہے یا جمع کرتا ہے۔ کہینگے یہ لوگ کہ یہ شخص وہ ہے جسنے چوری خدا کی کی۔
ہم اسکی چوری کیوں نہ کریں؟ اسنے ہدی واسطے رعایا کا نفس قید کیا۔ یہ لوگ باریاب آپسمیں اکٹھا کرکے جس چیز
کو چاہینگے تجھ تک پہنچا دینگے اور جسکو چاہینگے نہ پہنچا دینگے۔ جبکہ عاملوں کا یہ حال ہوگا۔ تو معاملات رعایا کے
خراب ہو جاینگے۔ یہ خبر جب شہرت پائیگی تو سب لوگ عاملوں سے خوف کرینگے اور عامل رعیت پر ظلم کریں گے
پھر رعایا میں جو صاحب قدرت ہیں وہ اپنے سے کم پر ظلم کرینگے۔ اسیطرح سے بلاد اللہ کے طمع سے پُر ہوئے ظلم کرنے
اور فساد کرنے سے یہ تم تیری بادشاہت میں شریک ہوئی۔ اور تو غافل ہے۔ اگر کوئی فریادی آئے تو آنے ندینگے
اگر وہ اپنا حال تجھ پر ظاہر کرنا چاہے تو تو بھی اُسے منع کریگا کیونکہ تو نے ایک شخص واسطے فیصلہ قضایا کے مقرر کیا ہے
مظلوم جب اس پاس جائیگا وہ اسکو دفع کریگا۔ اور جب تیرے آگے فریاد کرے تو مار کھائیگا تاکہ اوروں کو
تنبیہ ہو۔ تو اُسکو دیکھتا ہے اور منع نہیں کرتا۔ اب بتا کہ اسلام کہاں رہا۔ اگر تو اپنے بیٹے کے واسطے مال جمع، کرتا ہے
تو اللہ اُس کو ماں کے پیٹ میں ساقط کریگا اُسکا مال میں حصہ نہ ہوگا۔ کوئی خزانہ نہیں کہ اُسکے نیچے ہاتھ بخیل کا
نہو کہ وہ نگہبان اُسکا ہے۔ اللہ اطفال پر ایسا مہربان ہے کہ آدمیوں کی بھی رغبت اُسپر ہوتی ہے۔ تو کسیکا
دینے والا نہیں۔ بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے بےحساب دیتا ہے۔ اگر تو مال کو بندوبست ملک اور قوت کو
جمع کرتا ہے تو اللہ نے تجھے حال بنی اُمیہ کا دکھایا ہے کہ اُن کو سونے چاندی جمع کئے ہوئے نے کچھ فایدہ
نہ دیا۔ اور نہ سپاہ گھوڑے ہتھیار کچھ کام آئے۔ اللہ نے جو چاہا سو کیا۔ اگر تو اجتماع مال واسطے حصول مرتبہ کے
جو اس سے بڑا ہو کرتا ہے تو قسم خدا کی جس مرتبہ پر کہ تو ہے اس سے کوئی مرتبہ بڑا نہیں۔ ہاں ایک مرتبہ ہے
مگر اُس تک جب پہنچے گا کہ مرتبہ موجود کے خلاف ہو۔

ذکر اولاد منصور کا کہ وہ مہدی محمد ہے۔ کیونکہ جعفر اکبر اپنے باپ کی زندگی میں فوت ہوا اور اولاد منصور
ہے سلیمان۔ عیسیٰ۔ یعقوب۔ جعفر اصغر۔ صالح مسکین تھے۔ منصور خلافت میں بڑا خوش خلق تھا۔

ذکر خلافت مہدی کا۔ مہدی محمد ابن منصور کہ وہ تیسرا خلیفہ عباسیوں کا تھا۔ ذی الحجہ میں باپ کے
مرنے اور لوگوں کی بیعت کرنے کی خبر اسکو پہنچی۔ اسواسطے کہ قاصد گیا بغداد سے مکہ کو گیارہ دن میں۔
بعد معلوم ہونے خبر انتقال کے اہل بغداد نے بیعت اُس کی کی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۵۹ھ و سنہ ۱۶۰ھ اس برس میں مہدی نے حکم کیا پھیرنے نسب آل
زیاد کا کہ معاویہ ابن سفیان نے عبید رومی سے ملایا تھا۔ اُن کو قریش اور دیوان قریش اور عرب سے نکال کر
ثقیف کی طرف پھیرا۔ اسی برس میں مہدی نے حج کیا۔ اور لوگوں کو مال بہت دیا اور مسجد رسول خدا کو دراز کیا
اور حلب بلخ سے مکہ تک کیا۔ اسی برس میں داؤد طائی زاہد فوت ہوا کہ یاران ابی حنیفہ سے تھا۔ اور عبدالرحمن
بن عبداللہ مسعود مسعودی راہی ملک بقا ہوا۔ اور اسی برس میں خلیل بن احمد البصری نحوی استاد سیبویہ کا فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۶۱ھ اس برس میں حکم کیا مہدی نے جائے محکم مکہ کے رستہ میں لینے کا
اور نئے کرنے امیال اور برک کا اور کھودنے کنوؤں کا اور چھوٹا کرنا ممبروں کا شہروں میں اور برابر منبر نبی
کے بنانے کا اسی برس میں مہدی نے یحییٰ بن خالد برمک کو اپنے بیٹے ہارون کے ساتھ کیا۔ اور
ہادی کے ساتھ امان بن صدقہ کو کیا۔ اسی سال میں سفیان ثوری نے انتقال کیا۔ پیدائش اُسکی سنہ ۹۵ھ
میں تھی۔ اسی سال میں ابراہیم بن ادہم بن منصور زاہد فوت ہوا۔ جائے پیدائش اُسکی بلخ تھی۔ شام میں جا کر منزل گاہ
بنائی۔ وکرہ بکر بن وائل سے ہے۔ ابراہیم بن یسار کہتا ہے کہ مینے ابراہیم بن ادہم سے پوچھا کہ ابتدا تیری کیونکر
تھی کہ زاہد بنا۔ اُسنے کہا کہ اسکے پوچھنے سے نہ پوچھنا بہتر ہے۔ لیکن میں اُسسے ہمیشہ پوچھتا تھا۔ آخر کو اُس نے
کہا کہ باپ میرا بادشاہ خراسان تھا۔ میری طبیعت شکار دوست تھی۔ ایک دن میں سوار تھا۔ اور کتا میرے ساتھ شکار پر
چلا۔ ناگہاں مینے آواز پیچھے سے سُنی کہ اے ابراہیم کیا مینے اسواسطے تجھے نہیں پیدا کیا۔ اور نہ یہ مینے حکم کیا۔ اس
وقت خوف سے میرے بدن کے بال کھڑے ہوگئے۔ مینے داہنے بائیں جو دیکھا تو کسی کو نہ پایا۔ تب مینے لعنت کی
شیطان کو اور گھوڑے کو حرکت دی پھر تو پیش زین سے سنا کہ اے ابراہیم اسواسطے نہیں پیدا کیا مینے
تجھکو۔ اور نہ یہ حکم دیا مینے تجھکو۔ جب یہ سنا تو پھر اور یہ کہا کہ افسوس ڈرانیوالا خدا کی طرف سے مجھ پاس آیا قسم ہے
اب میں نافرمانی خدا کی نہ کرونگا۔ پھر اپنے اہل و عیال کی طرف متوجہ ہوا یہانتک کہ عراق میں گیا پھر شام میں گیا پھر

طرطوس میں آیا۔ پہر اجارہ چاہا مجہسے ایک باغبان نے باغ کو۔ باغ میں بہت دن رہا۔ جتنا میں آپ کو چہپاتا اور آدمیوں سے بہاگتا اُتنا ہی مشہور ہوتا تہا۔ ابراہیم بن ادہم اپنے ہاتہ کی مزدوری سے کہاتا تہا جیسے کہیتی کاٹنے یا باغ کی نگہبانی کرنے یا مٹی کہود دینے سے۔ اللہ اُسپر رحمت کرے۔

پہر شروع ہوا سنہ ۱۶۲ و سنہ ۱۶۳ھ۔ ذکر مقنع خراسانی کا۔ اس برس میں مہدی آمادہ لڑائی کا ہوا۔ خراسان اور غیر خراسان سے لشکر جمع کرکے بردان اُتار کر وہان سے گیا۔ اپنے بیٹے موسیٰ ہادی کو بغداد پر خلیفہ کیا۔ اور اپنے بیٹے ہارون رشید کو اپنے ساتہ لیگیا۔ جب مہدی حلب میں پہنچا تو اُسنے سنا کہ اس نواح میں قوم زنادقہ ہیں اُن سب کو جمع کرکے قتل کیا اور اُن کی کتابیں پہاڑ ڈالیں۔ اپنے بیٹے ہارون کو معہ لشکر لڑائی پر چہوڑکر آپ جیحان کو گیا۔ ہارون نے شہر روم میں بہت شورش کرکے بہت فتوحات حاصل کیں اور سلامت اور فتح مند پہر گیا۔

ذکر مرنے مقنع خراسانی کا۔ اس برس میں مقنع خراسانی مارا گیا کہ نام اُسکا عطا تہا۔ حالات یہ ہیں کہ وہ ایک مرد جادوگر خیال کیا جاتا تہا۔ آدمیوں کو صورت چاند کی طلوع ہوتی ہوئی اور دو مہینے کے رستے سے وہ چاند دکہاتا تہا۔ اسی چاند کی طرف ابن سنا بلک نے اپنے قول میں کہ مضمون اُسکا یہ ہے اشارہ کیا ہے۔ لازم جان تو اس امر کو کہ چاند مقنع کا طالع نہیں جادوں سے بلکہ میرے چاند کے دیکہنے سے طالع ہے جو سب کو علی العموم روشن کرتا ہے۔ مقنع مذکور نے دعوے خدائی کا کیا تہا۔ جماعت کثیر اُسکی مطیع ہوئی۔ وہ کہتا تہا کہ اللہ گہس گیا ہے آدم میں۔ پہر نوح میں پہر اور نبیوں میں کہ یکے بعد دیگرے تہے یہانتک کہ مجہہ میں بہی ہے ماوراء النہر رستاق کش سے ایک قلعہ بناکر کہ نام اُسکا سنام تہا وہاں سکونت کی۔ جب آدمیوں نے بلوا کرکے اُس قلعہ میں اُسے گہیرا تب اُسنے اپنی عورتوں کو زہر پلاکر مار ڈالا اور آپ بہی زہر پیکر اسی سال مر گیا۔ خدا کی لعنت اُسپر ہو جیو۔ مسلمان اُسکے قلعہ میں گہس آئے۔ اور وہاں اُسکے سب لوگوں کو قتل کیا۔ خواہ تابع۔ خواہ متعلق۔ ابتدا میں وہ چہوٹا قد اہل مرو سے تہا۔ اور بدصورت کانڑا چہوٹا تہا۔ کثرت وہ رکہ نہ تہا۔ بلکہ ایک سونے کا مونہہ بنایا تہا اُسے مونہہ پر چڑہائے رہتا تہا۔ مقنع اُسے اسی واسطے کہتے ہیں۔

پہر شروع ہوا سنہ ۱۶۴ھ اس برس میں منصور کا چچا عیسے بن علی بن عبد اللہ بن عباس جاں بحق ہوا۔ عمر اُسکی اٹہتر برس کی تہی۔

پہر شروع ہوا سنہ ۱۶۵ھ اس برس میں مہدی نے اپنے بیٹے ہارون رشید کو معہ بہت سے لشکر کے

واسطے لڑائی روم کے خلیج قسطنطنیہ پر بھیجا۔ وہ روم کو قتل اور لوٹ کر پھر آیا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۶۶ھ اس برس مہدی اپنے وزیر یعقوب بن داؤد بن طہمان پر تابعض ہوا جو پہلے وزارت مہدی سے نصر بن سیار کے واسطے لکھتا تھا جب معطل اور بیکار رہا تب مہدی سے ملا اور منصب وزارت پر قایم ہوا سب کام اس سے متعلق ہوئے جب یہ وزارت کے کام پر قادر ہوا تو دشمن رشک سے درپے اُسکی خرابی کے ہوئے۔ یہانتک کہ اُسے پکڑا اور قید کیا۔ اور خلافت رشید تک قید رہا جب اندھا ہوا چھوڑدیا۔ وہ مکہ میں گیا۔ یا مہدی کے اُسکے پاس آن کر شراب پیتے تھے۔ اور مہدی اُن کو منع کرتا تھا جب نہ مانا تو مہدی نے تنگ ہوکر اُسکو قید کیا۔ اسی حال میں بشار بن برد نے شعر کہا کہ مضمون اُسکا یہ ہے ہوسے لے بنی امیہ مکدر ہوئے تم ہمیشہ ہو غفلت تمہاری اس بات سے کہ خلیفہ یعقوب بیٹا داؤد کا ہے۔ خراب ہوئی خلافت تمہاری اسے قوم ! پس عرض حال کرو خلیفہ خدا سے دف دُنبے بجنے اور عود بجنے کی۔ اس برس ڈاک بٹھائی مہدی نے مکہ اور مدینہ اور یمن میں خچر اور اونٹ کی۔ اس برس میں بشار بن برد شاعر زندقہ مارا گیا۔ وہ اندھا تھا کہ پیدا ہوا تھا صفا آنکھیں۔ نوے ۹۰ برس کی عمر میں وہ قتل ہوا۔ بشار ندکور آگ کو زمین پر فضیلت دیتا تھا اور رائے شیطان کو صواب جانتا تھا نکرنے سجدہ آدم میں۔ لعنت ہو خدا کی اُسپر۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۶۷ھ۔ اس برس میں فوت ہوا عیسے بن موسی بن محمد بن علی بن عبداللہ بھتیجا سفاح اور منصور کا۔ یہ وہ شخص تھا جسکے لئے وصیت کی تھی سفاح نے خلیفہ ہونیکی بعد منصور کے منصور نے اُسکو موقوف کرکے اپنے بیٹے مہدی کو حاکم کیا۔ عمر عیسے بن موسے مذکور کی پینسٹھ برس کی تھی۔ اس برس میں وسیع کیا مہدی نے مسجد حرام اور مسجد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو

پھر شروع ہوا سنہ ۱۶۸ھ۔ ذکر مرنے مہدی کا۔ اس برس میں فوت ہوا مہدی محمد بن عبداللہ منصور بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس ماسنداں میں بائیسویں محرم کو۔ مدت اُس کی خلافت کی دس برس اور ایک مہینہ تھا۔ عمر اُسکی تینتالیس برس کی تھی۔ جوز کے نیچے دفن کیا اُسکے بیٹے رشید نے اُسپر نماز پڑھی۔ جب مہدی کچہری کرتا تو کہتا کہ قاضیوں کو بلاؤ۔ اگرچہ اُن کے بلانے سے کچھ فائدہ نہیں لیکن اُن کی حیا سے گناہ نہ کروں گا۔

ذکر بادشاہت ہادی کا جو چوتھا بادشاہ عباسیوں کا تھا

موسیٰ ہادی گرگان میں اہل طبرستان سے لڑتا تھا کہ لشکر مہدی نے اُسکی خلافت پر بیعت کی۔ جس دن

مہدی نے وفات پائی یعنی بائیسویں محرم سنہ ۱۶۹ھ کو جب رشید معہ لشکر مہدی کے بغداد میں پہنچا پہرے آتے تھے اسندان سے جب بہی بیعت ہادی کی لی گئی۔ لکھا ہے رشید نے سبکو مرنا مہدی کا اور بیعت لینا ہادی کا جب ہادی کو خبر مرنے اپنے باپ مہدی کی اور بیعت کی گرگان میں پہنچی حکم کوچ کا دیا۔ اور ڈاک میں روانہ ہو کر بیس دن میں بغداد میں داخل ہوا اور اپنا وزیر ربیع کو بنایا۔

ذکر ظاہر ہونے حسین بن علی بن حسن بن حسن بن علی بن ابیطالب کا

اس برس میں حسین مذکور ظاہر ہوا مدینہ رسول میں۔ اسکے ساتھ گروہ رشتہ داروں کا تھا جنمیں سے حسن بن محمد بن حسن بن حسن بن علی بن ابیطالب اور عبداللہ بن اسحاق بن ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن ابیطالب تہا۔ عبداللہ مذکور بیٹیا حاکمہ کا تہا جب حسین مذکور نے مضبوطی پائی تو اسمیں اور ہادی کے عامل میں جسکا نام عمر بن عبدالعزیز بن عبداللہ بن عبداللہ بن عمر بن خطاب کا تہا۔ مدینہ پر لڑائی ہوئی عمر مذکور بھاگا اور سب لوگوں حسین مذکور سے کتاب خدا اور رشتہ پیغمبر کے واسطے مرتضیٰ کے کہ آل محمد سے تہا بیعت کی حسین اور اسکے یاروں نے۔ گیارہ روز میں سامان درست کرکے ہفتہ کے دن چوبیسویں ذیقعد کو نکلے جب حسین مکہ میں پہنچا تو ایک گروہ بندگان مکہ کا اُسسے آملا۔ اس برس میں جماعت بنی عباس اور اُن کے دوستوں نے حج کیا تہا۔ اُن میں سے سلیمان بن ابی جعفر منصور اور محمد بن سلیمان بن علی اور عباس بن محمد بن علی تہا۔ اور سوا اُنکے اور لوگ بہی تہے جنہوں نے حج کیا تہا۔ یہ سب اُس سے آملے ترویہ کے دن حسین مذکور سے لڑائی ہوئی حسین مذکور مارا گیا اور یار اُسکے بہاگ گئے۔ اُسکا سر کاٹ کر دونوں شخص مذکورین سمیت بنی عباس کے آگے حاضر کیا۔ اور اور بھی زیادہ سو سر سرداران اہل مدینہ اور اُسکے یاروں کے اُسکے ساتھ تہے۔ از انجملہ سلیمان بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب کا بہی سر تہا۔ اور جو لوگ بہاگے تہے وہ حاجیوں میں مل گئے۔ نام اُس جگہ کا جہاں لڑائی ہوئی فخ ہے جو مکہ سے طایف کی طرف واقع ہے۔ یہ شہر ایسا مشہور ہے کہ شاعر نمیری نے بہی اپنے شعر میں کہا ہے جسکا مضمون یہ ہے کہ شہر فخ تک کی سے قبیلہ نعمان کا۔ اگر چلے اُنمیں زینب عورتوں خوشبو سے معطر چلینگی فخ میں یہ مقام کہ جنگی رات کو لبیک کہنی ہوئی۔ واسطے اللہ کے عمرہ باندھنے والیاں۔ اور بعضے شاعروں نے اُن کے فخ میں قتل ہونے میں شعر کہا ہے جسکا مضمون یہ ہے "البتہ روتا ہوں میں بلند آواز سے حسین اور حسن اور علی پر حالانکہ یہ کیونکہ دیکھا میں نے اُنہیں کہ اُن کو کفن نہیں اُترے رہ میں صبح کو نہ شل ہو کفن کے ہونیوالوں

میں سے ادریس بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابیطالب کا۔ ڈاک واضح غلام بنی عباس پر بیٹھ کر مصر میں آیا۔ واضح مرد شیعہ تہا۔ ادریس کو ڈاک مذکور پر سوار کرکے مغرب کو لیگیا۔ یہانتک کہ زمین طنجہ میں پہنچا۔ جب ہادی نے یہ سنا تو واضح کو گردن مارا اور ادریس اس شہر میں رہا یہانتک کہ رشید نے شماخ نامی غلام بنی اسد کو بہیجا۔ اُسنے زہر سے ادریس کو مارا جب ادریس فوت ہوا تو اُسکی ایک حرم حاملہ تھی وہ بیٹا جنی کہ نام اُسکا بہی ادریس رکہا باپ کے نام پر جب تک وہ بڑا ہوا وہیں رہا پہر اُس بلاد کے ملک میں آیا جب حسین کا سر معہ باقی سروں کے ہادی کے پاس آیا تو بسبب خفگی کے اُن کو انعام نہ دیا حسین مذکور شجاع اور کریم تہا یہانتک کہ یہ جب مہدی کے پاس آیا تہا تو مہدی نے چالیس ہزار دینار اُسے دیئے تھے اُنکو بغداد و کوفہ میں سب بانٹ دیئے جب کوفہ سے نکلا تو کچھ اوڑہنے کو بہی پاس نہ تہا سوائے پوستین کے اُسکے نیچے کرتا بہی نہ تہا۔ اس برس میں فوت ہوا مطیع بن اماس کہ جو شاعر تہا۔ اسی برس میں فوت ہوا نافع بن عبدالرحمن بن ابونعیم کہ قرائے سبعہ میں سے تہا۔ نافع سے دو راوی روایت کرتے ہیں یعنے ورش اور قنبل۔ نافع باب قرأۃ میں پیشوا اہل مدینہ کا تہا سب اہل مدینہ اُسکی قرأۃ کی طرف رجوع کرتے تہے اور اُسی میں شمار کیئے جاتے تھے مع قایم مزاج اور بہت سیاہ رنگ تہا۔ مالک نے اُسکے سامنے قرآن پڑہا تہا۔ یہ نافع بیٹا عبدالرحمن مقری کا غیر ہے اُس نافع کا جو غلام تہا۔ عبداللہ ابن عمر محدث کا۔ یہ جاننا ضرور ہے کہ اس برس میں فوت ہوا ربیع بیٹا یونس چوبدار منصور کا اور غلام اُسکا۔

پہر شروع ہوا سنہ ۱۷۰ھ - اس برس میں موسے ہادی بن محمد مہدی بن عبداللہ منصور فوت ہوا پندرہویں تاریخ شب جمعہ کو۔ یہ ایک برس تین مہینے بادشاہ رہا۔ عمر اسکی چہبیس برس کی تھی۔ بعضے کہتے ہیں کہ اُسکی ماں خیزران نے اُسکو قتل کیا۔ اسطرح سے کہ لونڈیوں کو حکم دیا کہ اُسکے مونہہ کو الیسا ڈہانکیں کہ دم بند ہو جاوے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ چونکہ وہ مریض تہا مرگیا۔ اُسکو عیسے باد آلبری میں اُسکے باغمیں دفن کیا وہ گراں ڈیل گورا تہا۔ اوپر کا ہونٹہ اُسکا موٹا تہا۔ اُسکے سات بیٹے اور دو بیٹیاں تہیں۔

ذکر خلافت رشید بن مہدی کا جو پانچواں بادشاہ عباسیوں کا تہا

اسی سنہ ۱۷۰ھ میں ہارون رشید بن مہدی محمد نے بیعت خلافت رشید پر کی جس رات کو ہادی مرگیا اُسکی اور مہدی کی ماں خیزران ام ولد یعنے لونڈی تھی۔ رشید رے میں آخر ذی الحجہ سنہ ۱۴۸ھ میں پیدا ہوا تہا جب ہادی عیسے باد میں فوت ہوا نماز جنازہ اُسکی رشید نے پڑھی پہر بغداد کو گیا۔ اس برس کے ماہ شوال میں

امین محمد بیٹا رشید کا زبیدہ سے پیدا ہوا۔ اور وزیر کیا رشید نے یحیی بن خالد کو اور سب کام اسپر سونپے۔ اس برس میں جدا کیا رشید نے تمام ثغور کو جزیرہ اور قنسرین سے اور اُس سے علیحدہ شہر مقرر کرکے نام اُس کا عواصم رکھا۔ اور فرج خادم ترکی کو حکم دیا بنانے طرسوس کا۔ اور اُسکے آباد کرنے کا۔ اس برس میں حکم دیا عبد الرحمن داخل اموی حاکم اندلس کو بنانے مسجد قرطبہ کا اور سو ہزار دینار اُسے دئیے۔ وہ رہنے والا کینہ کا تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۷۱ھ۔ اس برس میں عبد الرحمن اموی حاکم اندلس مرگیا قرطبہ میں کہ داخل مشہور ہے واسطے داخل ہونے اُسکے کے بلاد مغرب میں۔ وہ عبد الرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک بن مروان بن حکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف تھا۔ وفات اُسکی ربیع الآخر میں ہوئی۔ پیدایش اُسکی دمشق میں سنہ ۱۱۳ھ میں ہوئی۔ مدت حکومت اندلس کی تینتیس برس تھی۔ کیونکہ یہ حاکم اندلس کا سنہ ۱۳۹ھ میں ہوا تھا۔ جب یہ فوت ہوا تو بعد اسکے اُسکا بیٹا ہشام بن عبد الرحمن حاکم ہوا۔ عبد الرحمن سرخ و سفید کم گوشت دراز قد نحیف کانڑا تھا۔ بنی امیہ نے اُسکو بڑی خواہش سے مشرق سے بلایا تھا۔ **پھر شروع ہوا سنہ ۱۷۲ھ** اس برس

پھر شروع ہوا سنہ ۱۷۳ھ۔ اس برس میں خیزران رشید کی ماں مرگئی اور اسی برس میں رشید نے حج کیا اور احرام بغداد سے باندھا۔ **پھر شروع ہوا سنہ ۱۷۴ھ** اس برس میں یحیی بن عبد اللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب دیلم کی طرف گیا اور وہاں متحرک ہوا۔ اسی برس میں پیدا ہوا ادریس بن ادریس بن عبد اللہ بن یحیی مذکور کا جو سلامتی سے بھاگا تھا جب اُسکے گھر والے مارے گئے تھے ترویہ کے دن مکہ میں جیسا ہمنے ذکر کیا سنہ ۱۶۹ھ میں جب مرا ادریس کا باپ کہ ادریس اول تھا تو اُسکی ایک لونڈی اوس سے حاملہ تھی اُسنے بعد مرنے ادریس کے بیٹا جنا ربیع الآخر میں اس برس میں۔ سوائے اسکے کوئی اور بیٹا اُسکا نہ تھا۔ اُسکا نام ادریس رکھا موافق اُسکے باپ کے نام کے اور وہیں رہا۔ یہانتک کہ بڑا ہوا اور بلندی پائی ملک پر

پھر شروع ہوا سنہ ۱۷۵ھ۔ اس برس میں ظاہر ہوئی حکومت یحیی بن عبد اللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب کی دیلم میں۔ اور شوکت پکڑی اُسنے۔ پھر رشید نے بھیجا اُسکی طرف فضل بن یحیی کو معہ لشکر بھاری کے۔ تب نامہ لکھا اُسکے پاس فضل نے متضمن امان کا اور جو کچھ کہ چاہیئے۔ تب جواب لکھا یحیی بن عبد اللہ نے اُسکو اور متضمن رشید کی اُسمیں چاہی۔ اور یہ کہ رشید کے ہاتھ کا لکھا ہوا اور ارکین سلطنت کی اسپر گواہی ہو۔ اُسنے ایسا ہی کیا جب آیا یحیی بن عبد اللہ بغداد میں تو گرامی رکھا اُسے رشید نے اور بہت مال اُسے دیا۔ پھر اُسے بند کیا یہانتک کہ قید میں مرگیا۔ اسی برس میں اُٹھا فتنہ دمشق میں مضریہ اور یمانیہ میں

اس وقت دمشق بن عبد الصمد بیٹا علی کا تہا رؤسا اسپر جمع ہوئے اور کوشش کی اُنہوں نے وقوع صلح
میں۔ پہر بنی القین آئے اور صلح کے باب میں کلام کیا۔ اُنہوں نے جواب دیا۔ پہر یمانیہ آئے اور صلح کے
کلام کیے۔ اُنہیں کہا جاؤ ہمارے پاس سے۔ تب گئے یمانیہ بنی قین کے پاس۔ اور چہہ سو آدمی اُن کے
قتل کئے۔ بنی قین نے مدد چاہی قضاعہ اور سلیح سے لیکن اُنہوں نے مدد نہ کی۔ پہر اُنہوں نے قیس سے
مدد چاہی اُنہوں نے قبول کی اور اُن کے ساتہہ گئے عوالیک تک جو زمین بلقا سے ہو اور یمانیہ سے
آٹہہ سو آدمی قتل کئے۔ آپس میں بڑی لڑائی ہوئی۔ پہر رشید نے عبد الصمد کو دمشق سے موقوف کرکے ابرہیم
بن صالح بن علی کو وہاں کا حاکم کیا۔ یمانیوں اور مضریوں میں دو برس تک لڑائی رہی۔ سبب لڑائی کا اُنمیں
یہ تہا کہ ایک شخص قین کا ایک چکی بلقا میں پیسنے کے واسطے لایا اتفاقاً اُسکا گذر چار دیواری ایک شخص
پر پڑا کہ وہ قبیلہ لخم یا جذام سے تہا۔ اس چار دیواری میں خربوزہ کہیرا وغیرہ اُسکے بوئے ہوئے تہے۔ اُس نے
کہانا شروع کیا۔ مالک نے جو یہ دیکہا اُسکو گالیاں دینی شروع کیں۔ آخر کو نوبت زد و کوب کی پہنچی۔ اُس وقت
ایک گروہ یمانیوں کا وہاں جمع ہوا اور قینی کو مارا۔ مضریوں نے یہ دیکہکر اُسکی مدد کی اور ایک مرد یمانیوں کا
مار ڈالا۔ یہی فتنہ کا باعث ہوا۔ اسی برس میں فرج بیٹا فضالہ کا اور صالح بیٹا بشر قاری کا فوت ہوا۔ روایت
ضعیف ہے۔ اس برس میں نعیم بیٹا میسرہ نحوی کوفی کا مر گیا۔

پہر شروع ہوا سنہ ۱۷۷ھ اس برس میں عبد اللہ ابن ابی شریک کہ زمان مہدی میں
حاکم قضا تہا اور ہادی نے معزول کیا تہا کوفہ میں فوت ہوا۔ یہ عالم منصف حق پہچاننے والا حاضر جواب تہا۔
ایکدن اسکے آگے معاویہ بن ابی سفیان کے حلم کا ذکر ہوا۔ شریک نے کہا وہ شخص حلیم نہیں جو تلف کرے
حق کو اور لڑے علی ابن ابیطالب سے۔ پیدایش اسکی بخارا میں سنہ ۹۵ھ میں ہوئی۔

پہر شروع ہوا سنہ ۱۷۸ھ سنہ ۱۷۹ھ۔ اس برس میں مالک بن انس بن عامر بن عمر بن حرث
کہ اولاد ذو الاصبح سے تہا مر گیا۔ اسیواسطے اُسکو اصبحی کہتے ہیں نام ذو الاصبح کا حرث تہا۔ کہ بیٹا عوف کا تہا
اولاد یعرب بن قحطان سے۔ پیدایش امام مذکور کی سنہ ۹۵ھ میں ہوئی۔ اُسنے قرأۃ نافع بن نعیم سے
سیکہی اور زہری کو سنا اور ربیعۃ الرائے سے تحصیل علم کیا۔ شافعی کہتا ہے کہ محمد بن حسن نے مجہہ سے
پوچہا کہ ابو حنیفہ اور مالک میں کونسا شخص زیادہ عالم تہا میں نے کہا انصاف سے کہوں۔ اُسنے کہا ہاں!
شافعی نے کہا قسم ہے تجہے اللہ کی۔ زیادہ عالم قرآن ہمارا صاحب تہا یا تمہارا۔ اُسنے کہا قسم خدا کی

تمہارا صاحب شافعی کہتا ہے کہ میں نے پھر پوچھا کہ قسم دیتا ہوں میں تجھے اللہ کی کہ کون عالم سنت زیادہ تھا
کہا قسم خدا کی تمہارا صاحب شافعی کہتا ہے میں نے پھر پوچھا کہ تجھے قسم ہے خدا کی کہ کون اقوال صحابہ سے
زیادہ واقف تھا۔ کہا خدا کی قسم تمہارا صاحب۔ شافعی نے کہا اب کوئی چیز سوائے قیاس کے باقی نہ رہی
اور قیاس بھی نہیں اشیاء پر ہوتا ہے۔ مالک جعفر بن سلیمان بن علی بن عبد اللہ بن عباس کے پاس جو
چچا ابی جعفر منصور کا تھا گیا۔ اُسنے کہا کہ تیری اس بیعت میں ایمان نہیں کیونکہ بیعت زبردستی کرنے والیکی
واجب نہیں ہوتی۔ جعفر اس کلام سے خفا ہوا اور مالک کو بلا کر ننگا کر کے خوب کوڑے مارے اور دونوں
ہاتھ اُسکے ایسے کسی کر تلانے اُتر گئے۔ اس سے بڑا صدمہ اُسے پہنچا۔ لیکن وہ بعد اس زد و کوب کے
ہمیشہ بلند مرتبہ ہوتا گیا۔ مالک مذکور مدینہ میں جاں بحق ہوا اور بقیع میں دفن ہوا۔ یہ بہت گورا سرخ سفید
رنگ دراز قد تھا۔ اسی برس میں مسلم بن خالد زنگی فوت ہوا۔ شافعی مالک سے پہلے اسکا معتقد تھا
اُسنے علم فقہ اُسسے پڑھا۔ یہ سفید رنگ تھا لیکن سرخی بہت غالب تھی۔ اسیلئے اُسکو زنگی کہتے ہیں۔ اس
سنہ ۱۷۹ھ میں سید حمیری شاعر مرگیا جسکا نام اسماعیل بن محمد بن یزید بن ربیع بن مفرغ تھا۔ لقب اُسکا
حمیری اور سید تھا کہ نام سے بھی زیادہ مشہور ہے یہ شخص شعر بہت کہتا تھا اور شیعہ تھا۔ اکثر صحابہ
کے حق میں طعن کرتا تھا۔ اہلبیت کی مدح اور عایشہ ام مومنین کی ہجو اکثر کرتا تھا۔ اسی قبیل سے ہے
قصیدہ اُسکا جو عایشہ کے جانے میں بصرہ کی طرف واسطے لڑائی علی علیہ السلام کے لکھا ہے اُسمیں سے
ایک شعر ہے کہ مضمون اُسکا یہ ہے "گویا کہ عایشہ اپنے کام میں سانپ ہے۔ چاہتی ہے اپنی اولاد کو کہا جاوے"
اسی طرح عایشہ اور حفصہ کی ہجو میں بیتیں کہیں کہ مضمون ان کا یہ ہے "ایک۔ ان دونوں میں ایسی ہے
کہ جسنے عیب رکہا اُسکی حدیث کو۔ اور دوسری نے نہایت سرکشی کی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۸۰ھ۔ اس برس میں فوت ہوا ہشام بن عبد الرحمن بن معاویہ بن ہشام
بن عبد الملک حاکم اندلس۔ مدت اسکی امارت کی سات برس سات مہینے تین دن تھی۔ عمر اسکی اُنتالیس
برس چار مہینے تھی۔ بعد اُسکے اُسکا بیٹا حکم بن ہشام حاکم ہوا۔ اُسپر خروج کیا اُسکے چچاؤں سلیمان اور
عبد اللہ نے کہ وہ دونوں بیٹے عبد الرحمن کے تھے۔ یہ دونوں زمین عدو میں تھے ایک مدت
آپسمیں لڑائی رہی۔ آخر کار حکم اپنے چچا سلیمان پر فتحمند ہوا۔ سنہ ۱۸۴ھ میں اُن کو قتل کیا جب یہ حالت
اُسکے دوسرے چچا نے سنی خایف ہوکر سنہ ۱۸۶ھ میں حکم سے صلح کی۔ جس زمانہ میں کہ حکم اپنے چچاؤں سے

ڈالتا تھا۔ زنگیوں نے فرصت پاکر مقصد شہر ولی اسلام کا کیا سنہ ۱۸۰ھ میں شہر زخلونہ کو لیلیا۔ اسی سنہ ۱۸۰ھ میں
جعفر بن یحییٰ بن خالد نے شام میں جا کر فساد جو کہ وہاں برپا تھا فرو کیا۔ اسی برس میں رشید بسبب نافرمانی رعایا کے
فصیل موصل کی اکھیڑی۔

بیان سیبویہ نحوی کا

سیبویہ نحوی نے بغداد میں کہ ایک قریہ شیراز کا ہے فوت ہوا۔ لیکن بعضے کہتے ہیں
سنہ ۱۸۰ھ میں یہ واردات ہوئی۔ نام سیبویہ کا عمر بن عثمان بن قنبر تھا۔ یہ بڑا عالم متقدمین اور متاخرین تھا۔ سب
نحو کی کتابیں اسکی کتاب کے آگے زاید ہیں۔ یہ شاگرد خلیل بن احمد کا تھا عمر اسکی چالیس سے زیادہ تھی۔ بعضوں نے
کہا ہے کہ سنہ ۱۶۱ھ میں بصرہ میں انتقال کیا۔ بعضوں نے سنہ ۱۸۵ھ میں لکھا ہے۔ ابوالفرج جوزی کہتا ہے
کہ سیبویہ سنہ ۱۹۴ھ میں فوت ہوا۔ عمر اسکی بتیس ۳۲ برس کی تھی۔ موضع وفات اسکا شہر سادہ تھا۔ خطیب بغداد
ابی هدید نے ذکر کیا ہے کہ سیبویہ شیراز میں جاں بحق ہوا۔ وہیں اسکی قبر ہے۔ سیبویہ ایک شعر اکثر پڑھتا تھا
کہ جسکا یہ مضمون ہے جب شفا پاتا درد سے گمان کرتا ہے کہ نجات پائی۔ لیکن کہتے درد ہے کہ وہ
نائل اسکا ہے۔ سیبویہ لفظ فارسی ہے۔ معنی اسکے بوئے سیب ہیں یہ اسکا لقب تھا۔ وجہ اس لقب کی
بعضے یہ کہتے ہیں کہ وہ ایسا خوبصورت تھا کہ رخسار اسکے گویا دو سیب تھے۔ انہیں اور کسائی میں
مباحثہ ہوا تھا جو مشہور ہے۔ اس قول میں کہ گمان کرتا ہوں میں کاٹنا بچھو کا سخت زیادہ ہے بھڑ کے کاٹنے سے
خلیفہ نے کسائی کی مدد کی۔ سیبویہ اس سے بہت غمگین ہو کر عراق کو چھوڑ کر شیراز کیطرف گیا اور وہیں فوت ہوا

پھر شروع ہوا سنہ ۱۸۱ھ۔ اس برس میں رشید نے قلعہ روم سے لڑائی کر کے قلعہ صفصاف
کو فتح کیا۔ اس برس میں عبداللہ ابن مبارک مروزی ماہ رمضان میں جاں بحق ہوا۔ عمر اسکی تریسٹھ برس
کی تھی۔ اسی برس میں مروان بن ابی حفصہ شاعر نے وفات پائی۔ ولادت اسکی سنہ ۱۰۵ھ میں ہوئی۔ اسی برس میں
ابو یوسف قاضی نے انتقال کیا۔ جسکا نام یعقوب بن ابراہیم تھا۔ لیکن مشہور اپنی ماں خنتیمہ کے نام سے تھا
ابو یوسف بڑی یاران ابوحنیفہ سے تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۸۲ھ۔ اس برس جعفر طیالسی محدث جاں بحق تسلیم ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۸۳ھ۔ ذکر وفات امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

اسی برس میں وفات پائی موسیٰ کاظم بن جعفر صادق بن محمد باقر بن علی زین العابدین بن حسین بن
علی بن ابی طالب نے بغداد میں قید خانہ رشید میں۔ رشید نے ان حضرت کو ابن شاہک کے پاس قید کیا تھا

ابن شاہک کی بہن قید خانہ میں خدمت ان حضرت کی کرتی تھی حکایت ہے اس عورت سے کہ موسٰی مذکور جبکہ نماز عشا سے فرصت پاتے تھے تو حمد الٰہی تعریف کرتے تھے اور دعا مانگتے تھے۔ یہانتک کہ رات گھٹنے لگتی تھی۔ پھر نمازیں پڑہتے تھے۔ یہانتک کہ صبح ہو جاتی تھی۔ پھر نماز صبح پڑہکر بیٹھے رہتے پڑہتے دن تک آرام فرماکر زوال سے پہلے بیدار ہو جاتے تھے۔ پھر وضو کرکے نمازیں پڑہتے یہانتک کہ عصر کی نماز پڑہکر ذکر خدا میں مصروف ہوتے۔ یہانتک کہ مغرب کی نماز پڑہتے پھر درمیان مغرب اور عشاء کے نمازیں پڑہتے۔ یہی عادت وفات تک رہی علیہ وعلیٰ آبائہ التحیۃ والسلام۔ لقب ان کا ظم ہو اسطلے تھا کہ وہ نیکی اس شخص سے کرتے تھے جوان سے برائی کرتا تھا۔ ان کے باپ جعفر صادق ؒ کا ذکر ۱۴۸ھ میں گذرا اور ان کے دادا محمد باقر کا ذکر ۱۱۶ھ میں۔ پیدایش ہوئی مذکور کی ۱۲۹ھ میں۔ اور وفات آنحضرت کی اسی ۱۸۳ھ میں پندرہویں رجب کو بغداد میں ہوئی۔ قبر مبارک ان کی بہت مشہور ہے۔ اُس پر شہد بڑا غرب کی جانب بغداد کی بنا ہے۔ اور باقی ائمہ اثناعشر کا حال ہم بیان کرینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔

ذکر وفات یونس نحوی کا ۔ اسی برس میں فوت ہوا یونس ابن حبیب کہ مشہور نحوی تھا۔ یہ شاگرد ابی عمرو بن علاء کا تھا عمر اسکی اکیسوایک برس کی تھی سیبویہ اُس سے روایت کرتا ہے یونس کے لیے نحو میں مذہب اور قیاس ہیں کہ اس میں کوئی اسکا شریک نہیں۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۸۴ھ ۔ اس برس میں رشید حاکم یمن اور مکہ فوت ہوئے کہ متعلقات بربری سے ہیں۔ اور داؤد بن یزید بن یزید حاتم مہلبی حاکم سندھ کا ہوا۔ اور یحییٰ حرسی حاکم جبل کا۔ اور مہرویہ رازی طبرستان کا۔ اور ابراہیم بن اغلب افریقیہ کا۔ یہ پہلے موصل پر تھا۔ عامل اسکا یزید بن مزید بن زاہد سیبانی تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۸۵ھ اس برس میں چچا منصور کا عبد الصمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس فوت ہوا۔ جو نزدیکی عبد المناف سے یزید بن معاویہ کو تھی وہی اسی تھی۔ ان دونوں کی وفات میں فاصلہ اکیسو بیس برس سے زیادہ تھا۔ اسی برس میں موا۔ یزید بیٹا مزید بیٹا زایدہ شیبانی کا۔ وہ بھتیجا معن بیٹے زائدہ کا تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۸۶ھ و ۱۸۷ھ ۔ ذکر لڑائی برامکہ ۔ اس برس فوت ہوا رشید برامکہ میں اور مارا جعفر بن یحییٰ کو۔ مگر اس لڑائی کے سبب و توعیں بہت اختلاف ہے

اکثر یہ کہتے ہیں کہ یہ لڑائی عباسیہ رشید کی بہن کے سبب سے ہوئی۔ کیونکہ رشید نے اپنی بہن کا نکاح جعفر سے
کیا تہا تاکہ دیکہنا حلال ہوجاوے۔ لیکن شرط یہ کی تہی کہ اُسکے پاس نہ جانا۔ جعفر نے اُس سے جماع کیا
وہ حاملہ ہوئی اور بیٹا جنی۔ بلکہ بعض نے کہا کہ رشید نے قید کیا یحییٰ بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی
بن ابی طالب کو جعفر کے پاس۔ اُسنے اُسے چہوڑدیا۔ اور بعضوں نے کہا کہ جب امر برامکہ عظیم ہوا اور
اُن کی بزرگی مشہور ہوئی اور آدمیوں نے اُن سے محبت کی تو بادشاہوں نے اُن کے قتل میں صبر نہ کیا
اور بعض نے اور کچہہ بہی کہا ہے۔ قتل جعفر کا انبار میں غرہ صفر اس برس میں وقت آنے رشید کے حج سے ہوا
بعد قتل کرنے جعفر کے یحییٰ اور اُسکے بیٹے کو مع تمام اسباب کے گہیر لیا اور جو کچہہ مال و اسباب برامکہ میں تہا لیلیا۔
تمام شہر میں منادی کی کہ اُن کا اور اُنکے وکیلوں کا مال ضبط کریں۔ سر اور دہڑ جعفر کا بغداد میں بہیجکر حکم دیا کہ
اُسکے سر اور دہڑ کے ایک ٹکڑے کو پل پر لٹکادیں اور دوسرے ٹکڑے کو دوسرے پل پر۔ مگر متعرض ہوا رشید
محمد بن خالد بن برمک اور اُسکے بیٹے سے اور نہ اُسکے اسباب سے۔ کیونکہ وہ اور اُسکا بیٹا اپنے بہائی یحییٰ
خالد بن برمک کا شریک نہ تہا۔ عمر جعفر کی سینتیس (۳۷) برس کی تہی۔ سات برس تک یہ وزیر رہا۔ اصمعی نے یا
رقاشی نے شعر کہے ہیں۔ اور بعضوں نے کہا کہ شعر ابو نواس نے کہے ہیں کہ مضمون اُن کا یہ ہے۔ اب ہم اور
ہماری اونٹنیاں آرام میں ہوئیں۔ قید ہوا وہ شخص کہ ہمیں تکلیف آنے جانیکی دیتا تہا۔ کہو مہدی ہوا زیدوں کو
کہ تم رات کے چلنے سے محفوظ ہوئیں۔ اور قطع کرنے رستہ سخت سے دور کر کہو ازردن کو کہ پہنچے تم جعفر پاس
اب بعد اُسکے مصیبت نہیں دیکہنے کی۔ کہو بخششوں کو بعد برمکی کے کہ کمی نہیں بخشنے سے۔ اور کہو
مصیبتوں کو کہ پہر تیز نہ رہی تلوار برمکی کی جو کاٹتی تہی تلوار ہاشمی کو۔ اسی برس میں معزول کیا
روم نے اپنے بادشاہزادے کو جسکا نام ایرنی تہا۔ اور نیقفور کو بادشاہ بنایا۔ اور اُسکی طرف سے رشید
ہارون کو لکہا۔ پیچہے حمد خدا اور نعت رسالت پناہ کے معلوم ہو کہ بادشاہزادے نے کہ مجہسے پہلے تہی
اُسنے تجہے بمنزلہ رخ کے بنایا تہا۔ اور آپ مثل پیادہ کے بنی تہی اُسنے تمام مال تیرے لئے بہیجا ہے
یہ امر محض حماقت اور ضعف عقلی اُسکی سے سرزد ہوا۔ لازم ہے کہ بمجرد دیکہتے ہی میرے نامہ کے
سب اسباب پہیر دے ورنہ آمادہ لڑائی کا ہو۔ جب رشید نے اُس نامہ کو دیکہا غضبناک ہو کر پشت نامہ
پر لکہا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ جواب ہے ہارون امیر مومنین سے نیقفور روم کے کتے کی طرف
میں نے تمام تیرا خط پڑہا اے بیٹے کافرہ کے۔ تیرے خط کا جواب وہی ہے جو تو مناسب جانے

نے جو میں لکھوں رشید نے اُسی دن کوچ کرکے ہرقلہ میں پہنچکر اُسکو فتح کیا۔ اور خوب لوٹا اور خراب کیا
تب نقفور نے لاچار ہوکر کچھ خراج دینے پر صلح کی۔ رشید نے بہی قبول کیا۔ اسی برس میں غیانین
مضریہ اور یمانیہ کے شام پر فتنہ ہوا۔ رشید نے بذریعہ خط کے مصالحہ کروایا۔ اسی برس میں فضیل بن عیاض
زاہد نے وفات پائی۔ پیدایش اُسکی سمرقند میں تہی وہاں سے مکہ میں جاکر وفات پائی۔

ذکر ابو مسلم معاذ ہراوی نحوی کا۔ اسی برس میں ابو مسلم معاذ ہراوی نحوی فوت ہوا یہ وہ ہے کہ جس سے
کسائی نے علم نحو پڑہا تہا۔ یہ زمان یزید بن عبد الملک میں پیدا ہوا تہا۔

پہر شروع ہوا سنہ ۱۸۸ھ۔ اس برس میں عباس بن خنف شاعر نے وفات پائی۔

پہر شروع ہوا سنہ ۱۸۹ھ۔ اس برس میں ابو الحسن بن علی بن حمزہ بن عبد اللہ بن فیروز
جو مشہور کسائی ہے رَے میں فوت ہوا۔ یہ بہی سات قاریوں میں سے تہا۔ اور نحو اور لغت کا امام تہا
بعضوں نے لکہا ہے کہ یہ سنہ ۱۸۱ھ میں راہی ملک عدم ہوا۔ اسکو کسائی اسلیے کہتے ہیں کہ جب وہ کوفہ میں
حمزہ بن زیات کی پاس آیا تو چادر میں لپٹا ہوا تہا۔ بعض نے لکہا ہے کہ اُسنے حج اور احرام چادر میں
کیا تہا۔ اسی برس میں رشید رے میں گیا۔ چار مہینے وہاں رہا۔ پہر عراق میں پہر آیا۔ اور آخر ذی الحجہ
میں داخل بغداد ہوا۔ وہاں رہا۔ اور جعفر کی لاش کے جلانے کا حکم دیا۔ اُسکی لاش پُل پر سولی پر کہنچی
ہوئی تہی۔ رشید یہ کہتا تہا خدا کی قسم میں یہ جانتا ہوں کہ کوئی شہر مشرق و مغرب میں بغداد سے
بہتر نہیں۔ یہ دار السلطنت بنی عباس کا ہے۔ لیکن میں اہل نفاق کے ملک میں رہنے سے پرہیز
کرتا ہوں۔ وہ ہادیوں کے دشمن اور اہل نفاق کے دوست ہیں۔ اگر یہ باعث نہوتا تو کبہی بغداد سے
نہ جاتا۔ اس برس میں فوت ہوا محمد بن حسن شیبانی فقیہ ملید ابو حنیفہ کا۔ باپ اسکا حسن ساکن حرستہ تہا
جو دمشق سے متعلق ہے۔ وہاں سے عراق کا سفر کرکے واسط میں آیا وہاں بیٹا اسکا محمد بن حسن
مذکور پیدا ہوا اور پرورش کوفہ میں پاکر مصاحب ابو حنیفہ کا ہوا۔ فقہ ابو یوسف سے پڑہی۔ چند کتابیں مثل
جامع صغیر و جامع کبیر فقہ ابی حنیفہ میں تصنیف کیں۔

پہر شروع ہوا سنہ ۱۹۰ھ۔ اس برس میں رشید نے معہ ایک لاکہ پینتیس ہزار آدمی کے
ہرقلہ پر جاکر تین روز تک اُسکا محاصرہ کیا آخر کو اس برس کے ماہ شوال میں اُسکو فتح کرکے اُسکے رہنے والوں کو
بندہ بنایا اور لشکر کو بلاد روم میں پہنچکر صفصاف اور ملقونیہ کو فتح کرکے لوٹنا اور جلانا شروع کیا

نیقفور نے اپنی رعایا اور اپنی اولاد اور اپنی طرف سے جزیہ دینا قبول کیا۔ اسی برس میں اہل قبرس نے عہد شکنی کی تب معتوق بن یحییٰ کہ عامل کنارۂ مصر اور شام کا تہا اُس سے لڑا۔ اور اُن کی بندی پکڑی۔ اسی برس میں فضل بن سہل جو قید تہا مامون کے ہاتھ پر مسلمان ہوا۔ اسی برس میں اسد بن عمر بن عامر کوفی صاحب ابی حنیفہ نے وفات پائی۔ اسی برس میں یحییٰ بن خالد بن برمک ذکر رقہ میں قید تہا محرم میں انتقال کیا عمر اُس کی ستر برس کی تہی

پھر شروع ہوا سنہ ۱۹۱ھ اور سنہ ۱۹۲ھ۔ اس برس میں فوت ہوا فضل بن یحییٰ بن خالد بن برمک جو قید رقہ میں تہا۔ عمر اُسکی پینتالیس برس کی تہی۔ یہ شخص ایسا خوبصورت تہا کہ شکل اُسکا عالم میں نہ تہا۔

ذکر مرنے رشید کا۔ اسی سنہ ۱۹۳ھ میں رشید ستائیسویں جمادی الآخرہ کو طوس میں پہنچکر موا۔ یہ جیسے کہ سفر کیا تہا بیمار تہا۔ لیکن گورگان میں شدت مرض ہوئی۔ تب اپنے بیٹے مامون کو مرو کیطرف بہیجا۔ اور اپنی قبر جس گہر میں رہتا تہا کہدوائی۔ اور اُس گہر میں ایک گروہ کو رکہا جو قرآن خواں تہے۔ رشید ایکطرف قبر کے پڑا ہوئے واویلا کرتا تہا۔ جب موت قریب آئی بیہوشی اُسپر طاری ہوئی۔ جب اُس سے آرام پایا تو فضل ابن ربیع اور اسمٰعیل بن صبیح اور مسرور مین اُسکے جنازے پر آئے۔ یہ تیئیس برس دو مہینے اٹھارہ دن بادشاہ رہا۔ عمر اسکی سینتالیس برس پانچ مہینے پانچ دن کی تہی۔ وہ خوبصورت گورا کرڑ بڑے بال والا تہا۔ اسکی اولاد میں امین زبیدہ سے تہا۔ اور مامون لونڈی سے کہ نام اُس کا مرجل تہا۔ اور قاسم موتمن اور معتصم محمد اور صالح اور ابو سلیمان محمد اور ابو علی محمد اور ابو محمد جسکا نام ابو احمد محمد تہا۔ یہ سب لونڈیوں سے تہے اور پندرہ بیٹیاں تہیں۔ رشید ہارون اپنے مال میں سے ہزار درہم تصدق کرتا تہا۔ اُسنے امین کو اپنا ولیعہد کیا بعد اُسکے مامون کو۔ اور دونوں میں ایک عہدنامہ اس مضمون کا لکہکر کعبہ شریف میں رکہدیا تہا۔ اور اپنے بیٹے قاسم کو کہ جسکا لقب موتمن تہا۔ مامون کے بعد ولیعہد کیا۔ اُسکی بحالی برطرفی کا اختیار مامون کو دیا کہ اگر وہ چاہے تو بحال رکہے اگر چاہے موقوف کرے۔

ذکر خلافت امین کا کہ چھٹا بادشاہ عباسیوں کا تہا جس رات رشید فوت ہوا اُسکی صبح کو اُسکے بیٹے امین کی خلافت پر اُسکے لشکر نے بیعت کی۔ مامون اُسی ہنگام میں مرو میں تہا صالح ابن رشید نے ایک خط متضمن وفات رشید کا اپنے خادم رجا کے ہاتہ امین کے پاس بہیجا۔ اُس خط کے ساتہ انگوٹہی خلیفہ کی اور چادر اور تخت کی ٹہنی بہیجی۔ جب وہ بغداد میں پہنچا تو امین کی خلافت

بیعت ہوئی - اور بقصر خلافت میں گیا - پھر زبیدہ اُسکی ماں کہ جسکے پاس خزانہ رشید کا تہا رقہ سے آئی
اور اپنے بیٹے امین کو خزانہ اسباب میں بتایا - امین کے ساتھ تمام سردار بغداد کے تہے - اسی برس میں نقفور
بادشاہ روم کا خرجان کی لڑائی میں مارا گیا - یہ سات برس بادشاہ رہا -

پھر شروع ہوا سنہ ۱۹۳ و ۱۹۴ھ اس برس میں پہر کئی باشندے حمص کے اپنے عامل اسحاق
بن سلیمان سے اور حمص کو چھوڑ کر سلیمیہ میں گئے - یہ حال دیکھکر امین نے اُسکو معزول کیا اُسکی جگہہ
عبداللہ بن سعد حرسی کو حاکم کیا - اُسنے اہل حمص کو یہانتک قتل کیا کہ امان مانگنے لگے تب اُسنے
امان دی - اسی برس میں شقیق بلخی زاہد لڑائی کولان میں جو بلاد ترک ہے مارا گیا -

پھر شروع ہوا سنہ ۱۹۵ھ اس برس میں خارج کیا امین نے خطبہ سے نام مامون کا
چونکہ تہکے باپ نے ولیعہد اول امین کو کیا تہا اور بعد اُسکے مامون کو جیسا کہ ہمنے بیان کیا - ہم واسطے
اس برس تلک خطبہ اُن دونوں کا پڑہا جاتا تہا - امین نے مامون کو خطبہ سے موقوف کرکے اپنے
بیٹے موسیٰ بن امین کو داخل کیا - لقب اُسکا ناطق بالحق رکہا - موسیٰ اُس زمانہ میں بچا تہا پھر امین نے
لشکر واسطے لڑائی مامون کے مہیا کرکے علی بن عیسیٰ بن ماہان کو اُسکا سردار کرکے خراسان کو
بھیجا - مامون کی طرف سے طاہر بن حسین مع تہوڑے سے لشکر کے رَے میں رہتا تہا - علی بن ماہان
پچاس ہزار لشکری لیکر رَے سے ملا - جب دونوں لشکر مقابل ہوئے - تب طاہر نے بیعت امین کی
توڑ کر خلافت مامون پر بیعت کی - اور علی بن عیسیٰ بن ماہان خوب لڑا آخرکار لشکر امین کا بہاگا اور علی بن عیسیٰ
بن ماہان مارا گیا جب اُسکا سر طاہر پاس آیا تو اُسنے اُس سر کو مع فتحنامے کے مامون کے پاس خراسان میں بہیجا
اسی برس میں ابو النواس حسن شاعر ہانی کا فوت ہوا - عمر اُسکی اُنسٹھ برس کی تہی -

پھر شروع ہوا سنہ ۱۹۶ھ اسی برس میں امین نے لشکر کو ہمراہ احمد بن مزید اور عبداللہ
بن احمد بن قحطبہ کے کہ ان ہر ایک کے ساتھ بیس ہزار سوار تہے - واسطے لڑائی طاہر کے حلوان میں بہیجا
جب یہ دونوں خانقین میں پہنچے - آپسمیں مخالف ہوکر خانقین سے پہر آئے سبب اسکے کہ طاہر سے
ملاقات بہی نہ ہو - طاہر سبقت کرکے حلوان میں پہنچا - وہاں ہرثمہ نامہ اور معہ لشکر مامون کے اُس سے ملا اُنہیں
خط میں لکہا تہا کہ موضع ... تو سونپ دے اور اُسکے متعلقات کو ہرثمہ کو - اور خود متوجہ اہواز کا ہو لکہنے
پہونچنے اس مضمون کے اُس حکم کی تعمیل کی ہرثمہ حلوان میں رہا - مامون کو جب قتل ماہان اور بہاگنے لشکر

امیر کا لقب ہوا حکم کیا کہ میرا خطبہ پڑہیں ساتھ امیر مومنین ہونیکے اور خطاب سے امیر مومنین کریں - اور معین کیا اُسنے واسطے فضل بن سہل کے جانب مشرق سے جبل ہمدان سے تبت تک طول میں اور بحر فارس سے بحر دیلم اور گرگان تک عرض میں - اور نام اُسکا ذوالریاستین رکھا. ریاست حرب کی اور قلم کی حسن بن سہل کو خراج کی کچہری کا حاکم کیا - یہ سب اسی برس میں ہوا. طاہر اہواز پر حاکم ہوا. پہر واسط پر - پہر مداین پر - اور صرصر میں اُترا.

پہر شروع ہوا ۱۹۷ھ - اس برس میں طاہر اور ہرثمہ نے دونوں لشکروں کے ساتھ جنکو متعین بغداد کا کیا تہا امین کو گہیر لیا - اور بغداد کو جلایا اور لوٹا - اور بغداد میں غلہ نیچے نے کو منع کیا - یہانتک کہ وہاں بہت گرانی ہوئی - اسی محاصرہ اور سختی حال میں برس گذر گیا - اسی برس میں انتقال کیا ابراہیم بن اغلب عامل افریقیہ نے جسکی حکومت کا حال ۱۸۴ھ میں گذرا - بعد اسکے مرنیکے اُسکا بیٹا ابوالعباس عبداللہ بن ابراہیم بن اغلب ہوا.

پہر شروع ہوا ۱۹۸ھ - ذکر غلبہ طاہر کا بغداد میں - بعد بڑی لڑائی کے منادی کی کہ جو شخص اپنے گہر میں بیٹھے وہ محفوظ ہے - امین بہی اپنی ماں اور اولاد کو لیکر شہر منصور میں گیا وہاں قلعہ بند ہوا. رعایا اور خواص سرداروں نے اُسکے لشکر کو متفرق کر دیا - طاہر نے محاصرہ کر کے دروازہ قلعہ کے توڑنے کا ارادہ کیا - جب توڑنے لگے - تب امین نے امان چاہی ہرثمہ سے اور چاہا کہ مطلع کرے کہ کیا قباحت ہے طاہر پاس آنے میں - لیکن اُسنے انکار کیا جب ہفتہ کی رات پندرہویں محرم ۱۹۸ھ ہوئی تو امین بعد عشاء آخر کے نکلا - اُسوقت اُسکے سفید کپڑے اور سیاہ چادر تھی - تب ہرثمہ نے اُسکو کہلا بہیجا کہ میں مستعد تیری حفاظت پر نہیں - اور ڈرتا ہوں اوس سے - غلبہ کروں تجہپر - لازم تجہے یہ ہے کہ شب آیندہ تک قیام کر - تب امین نے نہ مانا اور کہا اسی رات نکلونگا - امین نے اپنے دونوں بیٹوں کو بلا کر گلے لگایا اور بوسے لیئے اور رو دیا - پہر آیا سوار ہو کر کنارہ دریا تک - وہاں کشتی ہرثمہ کی ملی - امین اُسمیں بیٹہہ گیا - تب ہرثمہ نے اُسکو گلے لگایا - اور ہاتہہ پاؤں چومے - پہر حملہ کیا یاران طاہر نے کشتی ہرثمہ پر یہاں تک کہ ڈبو دیا اُوسکو - تب ملاح ہرثمہ کو دریا سے نکالا - لیکن امین جب پانی میں گرا تو کپڑے اُسکے پہٹ گئے اسی حال میں یاران طاہر نے امین کو گرفتار کر لیا - وہ سوائے عمامہ اور ازار کے برہنہ تہا - طاہر نے اُسکے گرفتار کرنے کے حکم گہر میں قید کر رکہا دیا - آدہی رات کو ایک گروہ عجم سے اُسنے قتل کروایا - سر اُس کا لیکر طاہر کے پاس گئے - اُسنے اُس سر کو بغداد کے برجوں میں سے ایک برج پر رکہا

اہل بغداد یہہ سب معاملہ دیکھتے تھے پھر اس نے کو مامون کے بھائی پاس معہ فتح نامہ لہ رجاد اور شاخ کے بھیجا طاہر نے دن جمعہ کے مدینہ میں داخل ہو کر نماز جمعہ کی پڑھائی اور خطبہ مامون کا پڑھا امین مذکور چھبیسویں تاریخ محرم ۱۹۸ھ میں قتل ہوا خلافت اس کی چار برس آٹھ مہینے کچھ دن تھی۔ عمر اسکی اٹھائیس برس کی تھی۔ یہہ مرد دراز مو چھوٹی آنکھیں بڑی ناک اور لنبے قد کا تھا۔ یہہ لذات دنیاوی اور شراب پینے میں بہت مستعد تھا۔ یہانتک کہ تمام شہروں سے گانیوالوں کو لکھہ کر بلاتا اور انکے واسطے اوقات گذارہ کر اپنے بھائی اور گھر کے لوگوں سے پوشیدہ مقرر کرتا۔ اور مال کثیر اپنے مصاحبوں کو اور خواجہ سراؤں کو اور عورتوں کو دیا۔ اور پانچ کشتیاں شیر اور ہاتھی اور سانپ اور گھوڑے اور عقاب کی صورت بنوا کر دجلہ میں ڈالیں اور اُن کی بنوائی پر بہت روپیہ صرف کیا۔ چنانچہ ابن نواس نے اسباب میں شعر کہا ہے۔ جب مارا گیا امین تو جمع ہوئے مامون کی بادشاہت پر تمام مشرق سے مغرب تک۔ یہہ ساتواں بادشاہ عباسیوں کا تھا۔ اسنے حسن بن سہل برادر فضل کو متعلقات جبال اور عراق اور فارس اور اہواز اور حجاز اور یمن پر حاکم کیا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۹۹ھ اس برس میں ابن طباطبا علوی کہ نام اسکا محمد بن ابراہیم بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن ابیطالب تھا۔ ظاہر ہوا کوفہ میں وہ مشہور بہ رضا تھا اہل کوفہ اسپر جمع ہوئے حسن ابن سہل نے زہیر بن المسیب الضبی کو معہ دس ہزار لشکر کے بھیجا۔ لیکن ابن طباطبائی نے شکست دی اور بیخکنی کی انکی یہہ واقعہ اس برس کے جمادی الآخر میں ہوا غرہ رجب کا ہوا تو محمد بن طباطبا یکبارگی فوت ہوا۔ ابو السرایا نے اسکی جگہ خلافت پر بٹھایا تاکہ وہ خود قایم بالذات ہو۔ کیونکہ جانتا تھا کہ جبتک ابن طباطبا ہے میرا حکم نہیں چلنے کا۔ پھر حاکم ہوا ابو السرایا بصرہ اور واسط اور اسمیں اور لشکر مامون میں بہت لڑائیاں ہوئیں۔ کہ لکھنا انکا موجب درازی کلام کا ہے۔ اسی برس میں فوت ہوا باپ طاہر کا کہ جسکا نام حسین بن مصعب تھا خراسان میں۔ اور مامون نے اُسکے باپ کی عزاداری میں خط لکھا۔ اسی برس میں انتقال کیا عبداللہ بن نمیر ہمدانی کوفی نے جسکی کنیت ابو ہاشم تھی۔ وہ باپ محمد بن عبداللہ بن نمیر شیخ بخاری کا تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۰۰ھ اس سال کے محرم میں ابو السرایا کوفہ سے بھاگا معہ آٹھہ سو سوار کے بعد گھیر لینے ہرثمہ کے۔ ہرثمہ نے کوفہ میں داخل ہو کر اُسکے باشندوں کو امن دیا۔ ابو السرایا بھاگ کر جیوہ میں گیا وہاں سب یار اُسکے متفرق ہو گئے۔ تب حماد کندغوش نے اُسپر فتحمند ہو کر اسکو معہ اسکے باقیماندہ لوگوں کے گرفتار کیا۔ اُن قیدیوں کو نہروان میں حسن بن سہل کے پاس لایا اسنے ابو السرایا کو قتل کیا اور سر اسکا مامون کے

پاس بہیجا۔ مدت درمیان خروج ابو السرایا کے اور اُسکے قتل کے دس مہینے تہی۔ اس برس میں ابراہیم بن موسی بن جعفر بن محمد علوی ظاہر ہوکر یمن گیا۔ اُسوقت عامل وہاں مامون کی طرف سے اسحاق بن موسیٰ بن عیسےٰ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس تہا۔ یہ ابراہیم بن موسےٰ علوی مذکور سے بہاگا اور ابراہیم یمن پر حاکم ہوا اُسکا نام جزار رکہا تہا۔ اسلئے کہ یہ کشت وخون بہت کرتا تہا۔ اسی برس میں ہرثمہ بعد فراغت کرنے مہم ابو السرایا سے کوفہ کو مامون کیطرف روانہ ہوا۔ اثنائے راہ میں خط مامون کا متضمن جانے کا طرف شام اور حجاز کے اسکے پاس پہنچا۔ لیکن اُسکو راہ دکہانے والے اور کثرت نصیحت نے اسپر کہا کہ مامون کے پاس جاوے اور مخالفت اُسکے حکم کی کرے۔ اُس میں اور حسن میں دشمنی تہی۔ پس حسن بن سہل نے پوشیدہ لشکر مامون کو برانگیختہ کیا ہرثمہ پر۔ ہرثمہ نے گمان کیا کہ اوس کا قول مقبول ہے حسن بن سہیل کے حق میں آیا مامون پاس مرو میں ذیقعدہ سنہ ۲۰۰ھ میں جب دربار مامون میں ہرثمہ حاضر ہوا تو اُسکو ... اور قید کیا۔ اور در پے اُسکے قتل کا رہا قید خانہ میں۔ اور کہتے ہیں کہ مرا اسی برس میں۔ حکم کیا مامون نے اولاد عباس کے شمار کرنے کا جب گنا تو ۳۳ ہزار مرد وعورت شمار میں آئے۔ اسی برس میں روم نے اپنے بادشاہ الیون کو قتل کر ڈالا ... میخائیل کو بادشاہ بنایا اسی برس میں معروف کرخی زاہد فوت ہوا۔ جو صاحب کرامات تہا یہ ابو معروف ... تہا۔

پہر شروع ہوا سنہ ۲۰۱ھ

اس برس میں شدت بدمعاشان بغداد کی رعایا پر بہت ہوئی نہایت تنگ کرتے تہے لوٹنے لگے اور عورتوں اور لڑکوں کو علانیہ گرفتار کرنے لگے۔ اور گاؤں وقریوں کو بہی لوٹنے لگے رعایا ان کے افعال سے بڑی بلا میں گرفتار ہوئے۔ تب چند جگہہ کے آدمی بعض ... پر جمع ہوئے اور جو شورہ پشت کہ اُن کو ملا اُنہوں نے اُسے گرفتار کیا اور اُن کو تنبیہ کی۔ اسکے بعد سہیل بن سلامت انصاری اُسکی جگہہ قایم ہوا۔ جو اہل خراسان سے تہا۔ اُسنے ہی دُور کیا سرکشوں کو۔ اسپر بہت لوگ بغداد کے جمع ہوئے۔ اُسنے اپنی گردن میں کلام اللہ لٹکایا تہا اور نیکیوں کے ساتہہ حکم کرتا تہا اور برائی سے منع کرتا تہا۔ تب اُسکے کہنے پر عمل کرتے تہے سہیل مذکور وہاں چہبیسویں شعبان تک رہا۔ اور ابن الہدی کا قیام وہاں اس سے پہلے تین دن تہا۔ اسی برس میں مامون نے علی الرضا بن موسیٰ کاظم بن جعفر صادق بن محمد بن علی بن حسین ابن علی بن ابیطالب کو ولیعہد مسلمانوں کا اور خلیفہ اپنے بعد کیا اور لقب کیا اُن کا رضا آل محمد صلعم سے۔ اور لشکر کو حکم سبز پوشی اور ترک سیاہ پوشی کا دیا۔ اور سب ملکوں میں یہ امر لکہہ بہیجا۔ یہ امر ... کو ماہ رمضان کو ہوا۔ بنی عباس پر یہ امر نہایت گراں ہوا۔ بڑی جلنے والی اس ... منصور اور ابراہیم ... مہدی کے بیٹے

اور بعضے اہل بغداد بیعت سے باز رہے - اور کوشش کرنیوالا واسطے یعنی بیعت علی بن موسیٰ کے بغداد میں عیسے
بن محمد بن خالد تھا - اس برس میں ماہ ذی الحجہ میں لوگوں نے ابراہیم بن مہدی کی خلافت پر بغداد میں کی .
اور مامون کی بیعت توڑی اسواسطے کہ اُن پر بہت گراں گذرا حاکم کرنا مامون کا حسن بن سہل کو اور خلافت کو
بنی عباس سے نکال کر آل علی ابن ابیطالب میں کرنا : پھر ظاہر کی عباسیوں نے مخالفت پچیسویں ذی الحجہ کو
اسطرح کہ مقرر کیا ایک شخص جمعہ کے دن کہے کہ میں ارادہ کرتا ہوں کہ ملاؤں مامون کو اور بعد اسکے ابراہیم
بن مہدی کو اور مقرر کیا دوسرے کو کہ جواب دی اُسے کہ ہم نہیں راضی مگر یہ کہ مہدی کی خلافت پر بیعت کرو - اور
اسکے پیچھے اسحاق بن موسیٰ الہادی پر اور مامون کی بیعت کرو - جب انہوں نے ایسا ہی کیا - لوگ مسجد سے متفرق ہوئے
اور نماز جمعہ پڑھی - اسی برس میں عبداللہ ابن ابراہیم بن اغلب جو حاکم افریقیہ کا تھا فوت ہوا اور بعد اُس کے
اُسکا بھائی زیادۃ اللہ بیٹا ابراہیم کا حاکم ہوا - اسی برس میں فتحمند ہوا عبداللہ بن خرداذبہ کا حاکم طبرستان کا
جبال طبرستان میں اور شہریار بن شہر بن شروین وہاں سے اُترا اور ابالیلی بادشاہ دیلم کے پاس گیا .

پھر شروع ہوا سنہ ۲۰۲ھ - ذکر بیعت ہونیکا ابراہیم بن مہدی پر -

بیعت کی ابراہیم کی خلافت پر اہل بغداد نے ماہ محرم میں اس برس کے اور لقب مبارک کا اُس کو دیا بعد بیعت
توڑنے مامون کی - متولی بیعت کا مطلب بن عبداللہ بن مالک تھا - حاکم ہوا ابراہیم کوفہ پر اور لشکرکشی کی
مداین پر - اور عامل جانب غربی بغداد کا عباس بن موسے ہادی تھا - اور جانب شرقی پر اسحاق بن ہادی
جب اسحاق مذکور حاکم ہوا تو متع ہوا سہل بن سلامت پر جو نیکی کے ساتھ حکم کرتا تھا اور برائیوں سے منع
کرتا تھا - اور بھلکنی کی تھی جسنے فساق کی - جب لشکر سہل کا متفرق ہوا تو اسحاق نے اسکو گرفتار کر لیا اور
ابن مہدی کے پاس مداین میں اُسے بھیجا اُسنے اُسے مارا اور قید کیا .

ذکر جانے مامون کا عراق میں اور قتل کرنا ذوالریاستین کا

اس برس میں مامون مرو سے عراق کو گیا . اور خراسان پر اپنا خلیفہ غسان بن عباد کو کیا - اور سبب اُسکے
جانے کا پیدا ہونا فتنہ کا بیعت ابراہیم بن مہدی پر عراق میں تھا - جب مامون سرخس میں آیا تو حملہ کیا
چار آدمیوں نے فضل بن سہل پر اور قتل کیا حمام میں دوسری شب شعبان کو اس برس میں یعنے سنہ ۲۰۲ھ میں اور
عمر اُسکی ساٹھ برس کی تھی - انعام دیا مامون نے دس ہزار دینار اُن کو جو اُسکو گرفتار کرے - تب عباس بن
ہیثم دینوری نے اُن کو قید کیا - اور لایا اُن کو مامون پاس - جب آئے تو کہنے لگے کہ تو نے ہمیں حکم کیا تھا

قتل کا دیا تہا۔ تب اُسنے حکم اُسکے گردن مارنیکا دیا اور ماموں راہی عراق کا ہوا جب ابراہیم بن مہدی کو
اور مطلب کو جسنے بیعت ابراہیم کی لی تہی۔ اور اُوس دن خبر اُسنے مہدی کی پہنچی تو اظہار بیماری مطلب کرکے بغداد
کی طرف چلا اور باطن میں کوشش کرتا تہا ماموں کی بیعت لینے پر اور ابراہیم کی بیعت توڑنے پر۔ جب یہ خبر
ابراہیم کو مداین میں پہنچی تو حکم اُسکے لوٹنے کا دیا۔ پس گہر اُسکے قرابتیوں کے لٹ گئے۔ اور نہ پہنچے مطلب کے
پاس۔ یہ اس برس کے ماہ صفر میں ہوا۔ اسی برس میں نکاح کیا ماموں نے بوران بنت حسن بن سہل سے۔
اور نکاح کیا اپنی بیٹی کا علی بن موسی الرضا سے۔ اس برس میں فوت ہوا ابو محمد یزیدی جسکا نام یحییٰ بن مبارک
بن مغیرہ مقری صاحب ابی عمر بن علا کا تہا۔ اُسکو یزیدی اسلئے کہتے ہیں کہ وہ مصاحب یزید بن منصور تہا
جو ماموں تہا مہدی کا اور تعلیم کرتا تہا اُسکے بیٹے کو

پہر شروع ہوا ۲۰۳ھ صفر میں اس برس کے علی بن موسی الرضا نے وفات پائی۔
اسطرح کہ انگور ترش نوش کئے تہے مزہ میں زیادہ کہا گئے تب دفعتہً انتقال فرمایا طوس میں۔ نماز اُن پر ماموں
نے پڑھی۔ اور اپنے باپ رشید کے پاس اُن کو دفن کیا۔ پیدایش آنحضرت کی مدنیہ میں ہوئی ۱۴۸ھ
میں جب حضرت نے انتقال فرمایا تو ماموں نے اہل بغداد کو بواسطہ خطوط کے خبر انتقال آنحضرت کی پہنچائی
اور لکہا کہ تمنے سرکشی مجہسے کی تہی جسکے سبب وہ مرا۔ علی مذکور کو علی الرضا کہتے تہے۔ وہ آٹھویں امام بارہ
اماموں میں سے تہے موافق مذہب امامیہ کے۔ وہ علی رضا ابن موسے کاظم جنکا ذکر ۱۸۳ھ میں گذرا
بن جعفر صادق بن محمد باقر بن زین العابدین علی بن حسین بن علی بن ابی طالب تہے۔ علی رضا مذکور باپ
محمد جواد نویں امام کے تہے جنکا ذکر آگے آئیگا انشاء اللہ تعالےٰ۔ اس برس میں اہل بغداد نے ابراہیم
بن مہدی کی بیعت توڑی اور ماموں کی خلافت پر بیعت کی۔ ابراہیم سے لشکر اُسکا متفرق ہوا جب
اُسنے یہ حال دیکہا تو لاچار ہوکر بدہ کی رات سترہویں تاریخ اس برس کی پوشیدہ ہوا۔ حمید نے کہ ایک سردار
ماموں کا تہا اُسکے گہر کو گہیر لیا۔ لیکن اُسکو گہر میں نہ پایا۔ اسی طرح ابراہیم چہپا رہا۔ یہانتک کہ ماموں بغداد کی طرف
آیا۔ زمانہ بادشاہت ابراہیم کا ایک برس گیارہ مہینے کچہہ دن تہا۔ اس برس کے آخر ذی الحجہ میں ماموں ہمدان
کی طرف پہنچا اور خراسان اور ماوراء النہر میں بڑی بلائیں اور سختیاں تہیں۔ اور سترہ روز تک لہیا پڑی
اُسنے شہر کو خراب کیا۔ اور بہت آدمیوں کو قتل کیا۔ بزرگ ترین اُن شہروں کا بلخ اور گرگان اور فاریاب
اور طالقان تہا۔ اسی برس میں حسن ابن سہل سودائی ہوا [illegible] اُسکی عقل جاتی رہی۔ یہانتک کہ [illegible]

اور مقید کیا۔ سرداران لشکر حسن ابن سہل نے یہ حال مامون کو لکہا۔

ذکر ابتدائی دولت بنی زیاد ملوک کا آخر تک: ۔ اگرچہ لایق یہ تہا کہ اس ذکر کو دراز کر کے ہم برسوں میں بیان کرتے لیکن ہم نے جو جمع کیا اُسکو تو واسطے یاد رکہنے کی۔ کیونکہ اگر متفرق بیان کرتے تو اُسکا جمع کرنا اور یاد کرنا دشوار ہوتا۔ اب ہم کہتے ہیں کہ عبارت تاریخ یمنی سے کہ تاریخ یمن کی ہے واضح ہوتا ہے کہ ابتدا اُنکی اس برس میں تہی کیونکہ وہ لکہتا ہے کہ ایک شخص محمد نامی آل زیاد سے کہ جسکے باپ کا حال معلوم نہیں تہا اور بعض نے کہا ہے کہ وہ بیٹا عبد اللہ بن ابراہیم بن زیاد کا تہا ساتہ ایک گروہ بنی امیہ کے جنکو مامون نے فضل بن سہل ذو الریاستین کے سپرد کیا تہا۔ اور بعض نے لکہا ہے کہ وہ بہائی فضل کا حسن بن سہل تہا جبکہ مامون کی حکومت یمن میں خلل پڑا تو ابن سہل نے محمد ابن زیاد مذکور کی مامون کے آگے بہت تعریف کی اور اشارہ کیا کہ اُسکو امیر کر کے یمن پر بہیج۔ تب مامون نے محمد بن زیاد مذکور کو معہ لشکر کے بہیجا۔ ابن زیاد نے سنہ ۲۰۳ھ میں حج کر کے یمن گیا۔ عرب میں اور اُسمیں بڑی لڑائیاں ہوئیں۔ آخر کو اُسنے تہامہ کو فتح کیا۔ اور یمن میں اُسکا قدم استوار ہوا۔ اُسنے سنہ ۲۰۴ھ میں شہر زبید کو بنایا اور نشان اُسکی فصیل کا بنایا اور اپنے غلام جعفر کو معہ بیش قیمت تحفہ کے مامون کے پاس بہیجا۔ جعفر معہ اُن تحفوں کے عراق میں آیا اور سنہ ۲۰۵ھ میں مامون کی خدمت میں پیشکش کیا۔ اور سنہ ۲۰۶ھ میں جعفر معہ لشکر مامون کے کہ ہزار سوار تہے پہر آیا۔ تب حکومت ابن زیاد نے قوت پائی۔ اور سب اقلیم یمن کا مالک ہوا اور جعفر مذکور نے جبال کو لیلیا اور گہیرا اُس میں شہر جسکا نام مذیخیرہ ہے۔ اور جو شہر کہ جعفر کے تہے۔ اُن کا نام مخلاف جعفر ہے یعنی گردہ بڑا۔ یہ جعفر صاحبان عقل سے تہا اسکے باعث دولت بنی زیاد کو یہانتک ترقی ہوئی کہ لوگ مثل کرنے لگے کہ ابن زیاد بسبب اپنے غلام جعفر کے ہے محمد ابن زیاد اسیطرح رہا۔ مرتے دم تک بعد اُسکے مرنے کے اُسکا بیٹا ابراہیم بن محمد۔ پہر بعد اُسکے زیاد بن ابراہیم بن محمد بادشاہ ہوئے۔ اسکی مدت بادشاہت کچہہ دراز ہوئی۔ بعد اسکے اُسکا بہائی ابو الجیش اسحاق بن ابراہیم بادشاہ ہوا۔ اسکی بادشاہت اور عمر دراز ہوئی سنہ ۳۷۱ھ میں اُسنے انتقال کیا۔ یہہ ایک لڑکا چہوٹا سا چہوڑکر راہی ملک عدم ہوا۔ اسکے نام میں اختلاف ہے بعض نے زیاد کہا ہے اور بعض نے اور کچہہ ملک نے اُسکے پرورش کی اور اُسکی بہن جسکا نام ہند بنت ابی الجیش تہا۔ معین اُسکا اس پرورش میں غلام ابو الجیش کا تہا جسکا نام رشد تہا رشد مذکور مرنے دم تک ولی اُسکا رہا۔ بعد اسکے مرنیکے غلام رشد مذکور کا حسین بن سلامت اسکی جگہہ قایم ہوا سلامت مذکورہ ماں حسین کی تہی۔ حسین مذکور عقلمند پرہیزگار نہایت مرتبہ کا تہا یہ مرتے دم تک وزیر ہند کا اور اُسکے

بھائی کا رہا۔ بعد مرنے ابوالجیش کے ملک یمن اُس لڑکے پر حوال زیادی تھا مقرر ہوا۔ حکمروائی اُسکی طرف سے
اُسکی اور ایک غلام غلاموں حسین بن سلامۃ سے جسکا نام مرجان تھا کرتے رہے۔ مرجان مذکور کے دو غلام تھے کہ
اُسکے امر میں بہت دخل رکھتے تھے۔ ایک کا نام قیس دوسرے کا نام نجاح تھا نجاح مذکور نے کوشش بہت کی
بادشاہان زبید میں اسکا ذکر ہم کرینگے انشاء اللہ تعالے۔ قیس و نجاح غلاموں مرجان میں باب وزارت میں
لڑائی ہوئی۔ لیکن قیس ظالم اور نجاح عامل تھا۔ اور سردار اُن کا مرجان پاسداری نجاح کی کرتا تھا اور پھوپھی لڑکے کی
رعایت نجاح کی کرتی تھی۔ قیس نے مرجان کے آگے اس امر کا شکوہ کیا۔ مرجان نے بادشاہ ابراہیم پر کہ
جسکا بعض نے عبداللہ نام کہا ہے۔ اور پھوپھی لڑکے پر قابض ہو کر دونوں کو قیس کے سپرد کیا۔ قیس نے ابراہیم
اور اُسکی پھوپھی پر دیواریں بنائیں۔ اور قید کیا۔ یہانتک کہ وہ دونوں مرے۔ ابراہیم مذکور پچھلا بادشاہوں کا
تھا بنی زیاد کی اولاد سے۔ ابراہیم اور پھوپھی اُسکی سنہ ۴۰۷ھ میں قید ہوئے۔ پس مدت بادشاہت بنی زیاد کی
یمن میں دو سو چار برس ہیں۔ کیونکہ وہ بادشاہ ہوئے تھے مامون کی پیشگاہ سے سنہ ۲۰۳ھ میں اور زوال اُن کی
بادشاہت کا سنہ ۴۰۷ھ میں ہوا۔ انکی بادشاہت اُن کے غلاموں کے غلام کو پہنچی۔ کیونکہ مالک ملک کا نجاح
مذکور ہوا جسکا ہم ذکر کرینگے۔ اگر چاہا اللہ نے قیس نے ابراہیم اور اُسکی پھوپھی کو قتل کیا اور مالک حکومت کا ہوا۔
لیکن یہ امر نجاح کو بہت بُرا معلوم ہوا۔ اُسنے ہر کالی گورے سے مدد چاہی۔ اور زبید قیس کے مقابل ہوا۔
قیس و نجاح میں لڑائیاں ہوئیں آخر لڑائی میں دروازہ زبید پر قیس مارا گیا۔ ماہ ذی قعدہ سنہ ۴۱۲ھ میں
نجاح نے اُسکے سردار مرجان سے پوچھا کہ ہمارے تیرے آقا پر کیا گذری۔ اُسنے کہا کہ وہ اس دیوار میں
ہیں۔ تب نجاح نے ابراہیم اور اُسکی پھوپھی کے مُردے نکلوا کر اُن پر نماز پڑھی اور دفن کیا۔ اور اُن کا مقبرہ
بنایا اور اُن دونوں کی جگہہ مرجان اور قیس کی لاش رکھکر دونوں پر ویسی ہی دیوار بنائی۔ نجاح یمن کا بادشاہ
اور مالک تخت و چتر کا ہوا اور اپنے نام کا سکہ چلایا۔ اسکو ہم سنہ ۴۱۲ھ میں بیان کرینگے۔ انشاء اللہ تعالے

پھر شروع ہوا سنہ ۲۰۴ھ۔ ذکر آنے مامون کا بغداد کی طرف

اس برس میں مامون بغداد میں آیا اُسکے آنے سے فتنہ فرو ہوا۔ مامون اور اُسکے لشکر کا لباس وقت داخل
ہونے بغداد کے سبز تھا۔ اور آدمی بھی لباس سبز ہی پہنکر اُسکے پاس جاتے تھے اور لباس سیاہ کو پھاڑتے
تھے یہ آٹھ روز تک رہا۔ پھر جب بنی عباس اور سرداران خراسان نے اس امر میں گفتگو کی تب
اُسنے سبز کو ترک کر کے پھر سیاہ پہنا +

ذکر مرنے شافعی کا - اس سنہ ۲۰۴ھ میں شافعی فوت ہوا وہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن سایب بن عبید بن یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف تہا - یہ شافع وہ ہے جسکی طرف نسبت دیجاتی ہے - شافعی شافع سے بچپن میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی - باپ اسکا سایب مسلمان ہوا تہا بدر کے بعد - شافعی بہائی رسول صلعم کا نسب عبد مناف میں شریک تہا - ہاشم بن عبد المطلب بن عبد اللہ سے شفا کے چچا کی بیٹی یعنے ہاشم بن عبد مناف کی بیٹی منسوب تہی وہ ہاشم سے حاملہ ہو کر عبد یزید کو جو دادا شافعی کا تہا جنی - اس صورت میں شافعی چچا کے بیٹے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تہے - شافعی سنہ ۱۵۰ھ میں غزہ میں پیدا ہوا صحیح یہی ہے - اگرچہ کہا گیا ہے کہ اور جائے پیدا ہوا - شافعی نے علم مالک بن انس اور مسلم بن خالد زنجی سے اور سفیان بن عیینہ سے پڑہا - اور حدیث سنی اسماعیل بن علیہ اور عبد الوہاب بن عبد المجید ثقفی اور محمد بن حسن شیبانی وغیرہ سے - شافعی کہتا ہے کہ مینے نو برس کی عمر میں قرآن حفظ کیا - اور دس برس کی عمر میں موطا کو حفظ کیا اور پندرہ برس کی عمر میں مالک کے پاس گیا اور کہا کہ مینے علی ابن ابیطالب کو خواب میں دیکہا پس سلام کیا مجہپر اور مصافحہ کیا مجہسے - اور اپنی انگوٹھی میری انگلی میں پہنائی - اور بیان کیا مجہسے کہ میرے ساتہہ مصافحہ کرنے سے عذاب سے امان ہوگی اور انگوٹھی پہنانے سے نام تیرا مثل نام علی کے بزرگی میں مشہور ہوگا - شافعی نے محمد بن حسن کے ساتہہ رقہ میں مناظرہ کر کے اسکو بند کیا - شافعی شعروں کا حافظ تہا - اصمعی کہتا ہے کہ مینے دیوان ہذلیین کو محمد بن ادریس شافعی سے پڑہا - اور ابو عثمان مازنی کہتا ہے کہ مینے اصمعی کو کہتے سنا کہ مینے دیوان شنفری شافعی سے مکہ میں پڑہا - احمد بن حنبل کہتا ہے کہ میں ناسخ و منسوخ حدیث کا نہیں جانتا تہا جب تک کہ بیٹہا تہا شافعی کے پاس - شافعی بغداد میں دو مرتبہ آیا - ایکمرتبہ سنہ ۱۹۵ھ میں دوسری مرتبہ سنہ ۱۹۸ھ میں - مباحثہ کیا اسنے بشر مریسی معتزلی کے ساتہہ بغداد میں اور حفص فرد کے ساتہہ مصر میں - حفص نے کہا کہ قرآن مخلوق ہے اور اسپر دلیل لایا اور ان دونوں میں بحث ہونے لگی - یہانتک کہ کفر ثابت کیا اسکا شافعی نے - جو دلیلیں کہ شافعی نے بیان کی تہیں ان میں سے ایک یہ ہے جسے ابو یعقوب البویطی نے روایت کی ہے یعقوب مذکور کہتا ہے کہ شافعی نے کہا کہ اللہ نے پیدا کیا مخلوقات کو کلمہ کن کے ساتہہ - اگر کن ہی مخلوق ہو تو لازم آئے مخلوق پیدا ہو مخلوق سے - شافعی کے بہانجے نے کہا کہ میرے باپ نے مجہسے روایت کی ہے - شافعی جوانی میں نجوم بہی دیکہتا تہا - اور جس چیز کے دریافت کرنے کا قصد کرتا اسکو معلوم کر لیتا تہا - ایکدن شافعی بیٹہا تہا اور عورت اسکی بہرتی تہی - اسنے دیکہکر کہا کہ تو کا لڑکی جنیگی - اسکی فرج پر تل سیاہ ہوگا -

وہ اتنی مدت میں مرگئی جب وہ جنی تو جیسا اوسنے کہا تھا ویسی ہی لڑکی ہوئی اور مری تب شافعی نے عہد کیا کہ پھر نجوم نہ دیکھوں گا اور کتابیں نجوم کی جو اوسکے پاس تہیں دفن کر دیں شافعی علم کلام کو بدجانتا تھا علما اور اطبا سے اور اوسکے بہت شعر نادر ہیں اسی برس میں فوت ہوا حسن ابن زیاد لولوی فقیہہ کو دوستان ابوحنیفہ سے تھا اور ابوداود سلیمان بیٹا داود طیالسی کا جو صاحب مسند ہے جان بحق ہوا پیدایش اوسکی ۱۳۳ھ میں ہوئی تھی۔ اسی برس میں نضر بن شمیل بن خرشہ بصری نحوی خراسان میں جاکر مرگیا۔ جبکہ وہ بصرہ سے بارادہ مسافرت نکلا تو اوسکے وداع کیواسطے تین ہزار آدمی سرداران بصرہ سے نکلے تھے نضر نے اونکی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ قسم خدا کی اگر مجھکو ایک پیمانہ باقلی کا ملتا تو کبھی میں تم سے مفارقت نہ کرتا اور یہاں سے نہ جاتا اون سبھوں نے یہ سنا لیکن کوئی ضامن اسکا نہ ہوا تب اوسنے وہاں سے نکلکر مرو میں کہ متعلقات خراسان سے ہے قیام کیا وہاں وہ مالدار اور مصاحب مامون خلیفہ کا ہوا اوسی سے رزق پاتا۔ ایک روز نضر مامون پاس بیٹھا تھا مامون نے کہا کہ مجھے حدیث نقل کی ہے ہشیم نے مجالد سے اوسنے شعبی سے اوسنے ابن عباس سے کہا کہ فرمایا ہے رسول صلعم نے جبکہ نکاح ایک مرد عورت کا ہو اوسکے قرض اور افلاس کے واسطے تو مرد کا فقر بند ہوگا اور لفظ سداد کو جو اس حدیث میں ہے فتح سین سے پڑھا تب نضر نے اوس حدیث کو کسرہ سین سداد سے پڑھا۔ مامون یہ سنکر اوسکی طرف مخاطب ہوا۔ اور پوچھا کہ یہ تمنے پڑھا یہ موافق کسکے لحن کے ہے اوسنے کہا ہشیم کے (یہ بہت غلطی کرنیوالا تھا) تب امیر المومنین نے اوسکے لفظ کا تتبع کیا اور پوچھا کہ ان دونوں میں کیا فرق ہے اوسنے کہا کہ سداد بفتح بمعنے قصد کرنے قرض کے ہے اور قصد کرنے رشتہ اور نرمش روئی کے ہے اور سداد بکسر بمعنے نفقہ اور خرچ کے اور ہر چیز کے جسے بندکی جائے ایک شئے اور اوسکی سند میں بیت عبداللہ بن عمر بن عثمان بن عفان مشہور عربی شاعر کے پڑھے جو مشہور ہے تب مامون نے حکم دیا کہ اسکو پچاس ہزار درہم انعام دیں۔ نضر یار دوست خلیل بن احمد کے تھا۔ نضر بفتح نون اور سکون ضاد معجمہ اور را کے ہے اور شمیل ضم شین سے اور خرشہ فتح خا معجمہ سے اور عرج فتح عین مہملہ اور سکون را اور جیم سے زبین بعنت ہے کہا اور مدینہ میں

پھر شروع ہوا ۲۰۵ھ ہجری اس برس میں عامل کیا مامون نے طاہر بن حسین کو مدینہ سلام مشرقی ضلع پر۔ اوسنے تمام مشرق کا بندوبست کیا اسی برس میں یعقوب بن [illegible]

بن حبیب بصری مقری وہ بھی ساتوں قاریوں میں سے تھا اوسکی قرأت میں ایک روایت مشہور ہے کہ قرأۃ اوسنے پڑہی سلام بن سلیمان طویل کے آگے اور سلام نے عاصم بن ابی النجود کے آگے اور عاصم نے عبد الرحمن سلمی کے آگے اور عبد الرحمن نے علی بن ابی طالب کے آگے علی نے رسول صلعم کے آگے پڑہا۔

پھر شروع ہوا ۲۰۶ ہجری اس برس میں حاکم بن ہشام صاحب اندلس چھبیسویں ذالحجہ کو فوت ہوا شروع حکومت اوسکی ۱۸۰ سنہ میں تہی عمر اوسکی باون برس کی تہی۔ جب وہ مرگیا تو اوسکا بیٹا عبد الرحمن ابن الحکم ملک پر حاکم ہوا۔ اسی برس میں مرا محمد بن مستنیر معروف بقطرب نحوی اسنے نحو سیبویہ سے پڑہی ہمیشہ قبل صبح کے سیبویہ کے پاس واسطے پڑہنے کے جاتا اوس سے قبل صبح کے سیبویہ نے کہا تو نہیں ہے مگر قطرب یہ ایسا مشہور ہوا کہ لقب ہوگیا اسی برس میں انتقال کیا ابو عمرو اسحاق شیبانی لغوی نے۔

پھر شروع ہوا ۲۰۷ ہجری۔ اس برس میں مرا طاہر بن الحسین جمادی الاولی میں بخار سے اسنے جمعہ آخر کو جو نماز پڑہی تو مامون کی دعا کو ترک کیا اور قصد تہا کہ اوسکی بیعت کو فسخ کرے بیکن مرہی گیا۔ طاہر کانا تہا اور لقب اوسکا ذو الیمینین تہا یعنی صاحب دو دہنے ہاتھ کا چنانچہ بعضے شعرا نے کہا ہے۔ اے صاحب دو داہنے ہاتہ کے اور ایک آنکہ کے۔ ایک آنکھ ناقص ہے اور ایک ہاتھ زاید ہے اسی برس میں فوت ہوا بشیر بن عمرو زاہد غفیہ غمرے بشر انجانی کا۔ اسی برس میں فوت ہوا احمد بن عمر بن واقد واقدی۔ عمر اوسکی ستتر برس کی تہی یہ بہت جانتا تہا جہاد کرنیوالوں کو اور اختلاف علما کو لیکن حدیث میں ضعیف تہا اور مامون بہی اوسکی بڑی عزت اور اکرام کرتا تہا اور رعایت اور پاس بہت رکہتا وہ حاکم قضا تھا بغداد کی شرقی جانب میں۔ اسی برس میں فوت ہوا محمد بن عبد الصمد بن عبد الاعلی کہ مشہور ابن کناسہ تہا یہ بہانجا ابراہیم ادہم کا تہا۔ یہ عالم عربیۃ اور شعر اور تاریخ کا تہا اسی برس میں جاں بحق ہوا ابو ذکریا یحیی بن زیاد بن عبد اللہ کہ مشہور فراء دیلمی کوفی ہے یہ نحوا در لغت میں اور فنون ادب میں سب کوفیوں سے غالب اور زبردست اعلم تہا بلکہ امام تہا ان چیزوں میں حافظ لکہتا ہے کہ میں بغداد میں ۲۰۴ سنہ ہجری میں گیا۔ جبکہ مامون بہی وہاں گیا تہا قصد اوس زمانہ میں میرے پاس آتا تہا اس ارادہ پر کہ مجہ سے علم کلام کچہ پڑہے لیکن اوسکی

طبع مناسبت ہوئی - اوسکے ماموں نے فرا کو اپنے لڑکوں کیواسطے معلم مقرر کیا - فرا کی کتنی ہی تصنیفات ہیں اوسی میں کتاب حدود اور کتاب معانی اور کتاب نہی وغیرہ ہیں یہ شخص مکہ کے رستہ میں فوت ہوا عمر اوسکی تریسٹھ ۶۳ برس کی تہی - فرا پوستین نہیں بیچتا تہا اور نہ اوسے بیچتا تھا بلکہ یہ لقب اوسکا اسواسطے ہوا کہ وہ چیرتا تہا کلام کو -

پہر شروع ہوا ۲۰۸ھ ہجری اس برس میں جاں بحق تسلیم ہوا فضل ابن ربیع -

پہر شروع ہوا ۲۰۹ھ ہجری - اس برس میں میخائیل بادشاہ روم کا فوت ہوا پادشاہت اوسکی نو برس تک رہی بعد اوسکے مرنے کے اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا جسکا نام نوفیل تہا اسی برس میں فوت ہوا ابو عبیدہ محمد بن حمزہ لغوی - یہ میل طرف خوارج کے بہت رکہتا تہا عمر اوسکی ننانوین ۹۹ برس کی تہی - یہ علم کا ذخیرہ رکہتا تہا لیکن باوجود اس فضیلت کے جب شعر پڑہتا تہا تو توڑکر پڑہتا اور موزون نہ پڑہ سکتا تہا اوسکی تصنیفات میں سے قریب دو سو کتاب کے ہیں

پہر شروع ہوا ۲۱۰ھ - اس برس میں فتح پائی ماموں نے ابراہیم ابن محمد بن عبدالوہاب پر یہ غیر تھا ابراہیم امام سے وہ مشہور ابن عائشہ تہا اسنے مع ایک جماعت سرداروں کے کوشش کی تہی واسطے بیعت ابراہیم بن مہدی کے تب اوس جماعت کو گرفتار کیا بعد اوسکے ابن عائشہ کو سولی دی وہ اول عباسی تہا جو سولی دیا گیا پہر اوسے اوتار کر اور کفن دیکر اور نماز پڑھکر دفن کیا - اسی برس کے ربیع الآخر میں حارس سود نے ابراہیم بن مہدی کو بہ سبب بہاگنے کے دو عورتوں کے ساتھ عورتونکے لباس میں قید کیا جب ماموں کے آگے اوسے لائے تو اوسنے اوسے قید کیا اور بعد چند روز کے چہوڑ دیا بعض نے کہا ہے کہ اوسکی شفاعت حسن بن سہل نے کی اور بعض نے کہا کہ اوسکی بیٹی بوران نے - اور یہ بہی کہتے ہیں کہ ماموں نے اوسکو خود معاف کیا - اس برس میں آیا ماموں بوران بیٹی حسن بن سہل پاس حسن بن سہل مقیم تہا فم صلح میں ماموں بغداد سے وہاں گیا اور آیا بوران پاس - بوران کی دادی نے ہزار دانہ موتی کے کہ بہت بیش قیمت تھے اوسپر سے نچھاور کیے اور روشن کی ایک شمع عنبر کی جسکا وزن چالیس من کا تہا - حسن بن سہل نے نام جاگیروں کے رقعوں کے نام پر لکہکر سرداروں پر تقسیم کئے جو رقعہ جسکے ہاتھ آیا وہی جاگیر جو اوس رقعہ میں لکہی تہی

دی ہیں کہتا ہوں ۲۰۳ سنہ میں گذرا ہے کہ حسن بن سہل کی عقل بسبب سوداکے جاتی رہی تہی اور اسی واسطے قید ہوا شاید کہ وہ اسکے بعد اچہا ہوگیا تھا اور اپنے گہر پر آیا تہا لیکن یہ ذکر نہیں کیا اسی برس میں ہوئی عبتہ بیٹی مہدی کی پیدایش اوسکی سنہ ۱۶۰ ہجری میں ہوئی تہی شوہر اوسکا موسی بیٹا عیسی بیٹا موسی بیٹا محمد بیٹا علی بیٹا عبداللہ بیٹا عباس کا تہا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۱۱ ہجری اس برس میں حکم کیا مامون نے کہ منادی پکارو کہ میں بری الذمہ ہوں اوس شخص سے جو معاویہ کو نیکی سے یاد کرے یا اوسکو بزرگی دے کسی اصحاب رسول اللہ صلعم پر۔ اسی برس میں فوت ہوا ابوعتاہیہ شاعر۔ اسی برس میں جان بحق ہوا ابوالحسن سعید بن مسعدہ اخفش نحوی بصری معنے اخفش کے چہوٹی آنکھوں والا کم بینائی ہے یہ عربیہ میں بصریوں میں امام تہا اسنے نحو سیبویہ سے پڑہی تہی لیکن یہ سیبویہ سے عمر میں بڑا تہا کہا اسنے کہ سیبویہ نے کوئی چیز اپنی کتاب میں بغیر میرے دکہائے نہیں لکہی۔ اخفش کی کتنی ہی تصنیفات ہیں انہیں سے زیادہ ہیں عروض میں ایک بحر جسکا نام خبب ہے تین شخص ہیں جو اخفش کہلاتے ہیں پہلا تو اخفش بڑا ہے وہ ابوالخطاب عبدالحمید رہنے والا ہجر کا ہے یہ بہی نحوی تہا۔ دوسرا اخفش اوسط وہ سعید بن مسعود امام مذکور ہے تیسرا اخفش چہوٹا جو پیچھے ہے وہ علی بن سلیمان بن فضل ہے اور یہ بہی نحوی تہا اور فوت ہوا سنہ ۳۱۵ ہجری میں اور کہتے ہیں سنہ ۳۱۶ ہجری میں اسی برس میں عبدالرزاق صنعانی محدث جان بحق ہوا وہ مشایخ احمد بن حنبل سے ہے اور شیعہ تہا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۱۲ ہجری اس برس میں ظاہر کیا مامون نے قول قرآن مخلوق ہونیکا اور علی بن ابی طالب کی فضیلت کا تمام صحابہ پر اور کہا کہ وہ بہترین خلایق ہے بعد رسول اللہ صلعم کے۔ اسی برس میں محمد بن یوسف جو مشایخ سے بخاری کا فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۱۳ ہجری اس برس میں مامون نے اپنے بیٹے عباس کو حاکم جزیرہ اور ثغور اور عواصم کا کیا اور اپنے بھائی اسحق معتصم کو شام و مصر کا حاکم کیا اور غسان بن عباد کو سندھ کا حاکم کیا۔ اسی برس میں فوت ہوا ابراہیم الموصلی معنے یہ کہ پہلے یہ کوفی تہا لیکن موصل میں گیا تہا۔ جب وہاں سے آیا تو موصلی مشہور ہوا اسی برس میں فوت ہوئے علی بن جبلہ شاعر اور ابو عبدالرحمن مصری محدث۔ اسی برس میں اور کہا گیا ہے ۲۱۸ میں ابو محمد عبدالملک

بن ہشام بن ایوب الحمیری مصر میں فوت ہوا یہ ابن ہشام وہ ہے جسنے ابن اسحاق کے واسطے جمع کیا
خصلت رسول اللہ صلعم کو لڑائیوں اور مسافرتوں سے اور اوسکی آراستگی اور شرح سہیلی سنے
کی ہے اور ابن ہشام مذکور اہل مصر سے ہے اور اصل اوسکی بصرہ تھی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۱۴ ہجری - اس برس میں عامل کیا مامون نے عبداللہ
بن طاہر کو خراسان پر - اسی برس میں صلاحیت پائی حال ابی ولف نے مامون کے سبب سے - ابو
دلف اصحاب امین سے تھا جب مامون پاس آیا تو بہت خائف تہا لیکن مامون نے اوسپر اکرام کیا اور
اوسکا مرتبہ بلند کیا - اس برس میں اور کہتے ہیں سنہ ۲۱۳ ہجری میں ادریس بن ادریس بن عبد اللہ
بن الحسن بن علی بن ابی طالب مغرب میں راہی ملک عدم کا ہوا اور اوسکی جگہ اوسکا بیٹا محمد بن ادریس
فلس اور بربر پر حاکم ہوا بہائی اوسکا قسم بن ادریس طبحا اور اوسکے اور متعلقات کا حاکم ہوا اور باقی
بھائی اوسکے ملک بربر پر ریاست کرتے تھے - باقی اوروں کا ذکر سنہ ۲۳۱ ہجری میں کرینگے اگر چاہا
اللہ تعالی نے - اس برس میں وفات پائی ابو عاصم بن مخلد سیبانی جو حدیث میں امام ہے -

پھر شروع ہوا سنہ ۲۱۵ ہجری - اس برس میں مامون نے قصد لڑائی
روم کا کیا اور منبج اور انطاکیہ اور مصیصہ اور طرسوس سے ہوکر اوس طرف سے ماہ جمادی الاول
میں روم کے شہروں میں پہنچا اور وہاں کے قلعوں کو فتح کرکے پھر آیا - اور متوجہ دمشق کا ہوا - اسی
برس میں ابو سلیمان دارانی وارد یا میں اور مکی بن ابراہیم بلخی جو شیخ بخاری کا ہے اور ابو زید سعید
نحوی لغوی جسکی عمر ترانویں ۹۳ برس کی تہی فوت ہوئے اور اوسی برس میں ابو سعید اصمعی لغوی بصری
فوت ہوا سنہ ۲۱۶ ہجری اور سنہ ۲۱۷ میں بہی کہتے ہیں نام اصمعی کا عبد الملک بن قریب بن عبد الملک
بن صالح تھا - عمر اوسکی قریب اٹھاسی برس کی تہی اور اصمعی منسوب ہے اپنے دادا اصمع کی طرف
یہ امام تہا اخبار اور نوادر اور لغت میں - اسکی دس کتابیں ہیں اونمیں سے کتاب خلق الانسان اور
کتاب الاجناس اور کتاب الانواء اور کتاب الصفات اور کتاب المیسر والقداح اور کتاب الفرس اور
کتاب الابل اور کتاب الشاء الجزیرہ العرب اور کتاب النبات اور بسواے اسکے ہیں -

پھر شروع ہوا سنہ ۲۱۶ ہجری - اس برس میں مامون نے روم کے شہروں
میں جاکر بعد قتل و قید کے چند قلعوں کو فتح کرکے دمشق پھر آیا پھر یہاں سے اسی برس کی ذالحجہ

میں مامون مذکور سفر کو گیا۔ اس برس میں فوت ہوئی بانو جعفر کی زبیدہ بغداد میں۔

پھر شروع ہوا ۲۱۷ھ ہجری - اس برس میں پھر آیا مامون مصر سے شام میں اور بلاد روم میں داخل ہو کر لولوۃ میں تین مہینے دس دن رہا پھر بارادہ پھر آنے کے کوچ کیا وہاں پیغام صلح بھیجا بادشاہ روم نے لیکن صلح نہ کی۔

پھر شروع ہوا ۲۱۸ھ - ذکر اوسکا جو قرآن مجید کے باب میں ہوا

اس برس کہلا بھیجا مامون نے اسحق بن ابراہیم عامل بغداد کو کہ قاضیوں اور گواہوں اور اہل علم کا امتحان لو جو شخص کہے کہ قرآن مخلوق اور نوپیدا ہے اوس کو چھوڑ دے۔ اور جو اوسکا انکار کرے اوس سے مجھے آگاہ کرنا۔ اوسنے بموجب حکم کے بغداد کے عالموں کو جمع کیا اونمیں قاضی القضا بشر بن ولید کندی اور مقاتل اور احمد بن حنبل اور قتیبہ اور علی بن جعد وغیرہ تھے جنکے آگے حاکم نے نامہ مامون کا پڑھا۔ پھر بشر بن ولید کیطرف مخاطب ہو کر کہا کہ تو کیا کہتا ہے قرآن کے باب میں اوسنے کہا قرآن کلام خدا ہے تب اوسنے کہا میں تجھ سے یہ نہیں پوچھتا یہ بتا کہ آیا وہ مخلوق ہے اوسنے کہا اللہ ہر شے کا پیدا کرنیوالا ہے۔ حاکم بغداد نے پوچھا کہ قرآن بھی شے میں داخل ہے اوسنے کہا ہاں پھر حاکم نے پوچھا کہ قرآن مخلوق ہوا اوسنے کہا وہ خالق نہیں۔ پھر حاکم نے کہا میں تجھ سے یہ نہیں پوچھتا یہ بتا کہ وہ مخلوق ہے اوسنے کہا جو میں نے تیرے آگے بیان کیا اوس سے میں زیادہ نہیں بیان کر سکتا تب اسحق نے لکھنے والے کو حکم دیا کہ جو اوسنے کہا لکھ۔ پھر اوسنے اوروں سے پوچھا لیکن اونہوں نے بھی ایسا ہی کچھ جواب دیا جیسا بشر نے دیا تھا۔ پھر احمد بن حنبل سے پوچھا تو قرآن میں کیا کہتا ہے اوسنے کہا وہ کلام خدا ہے۔ حاکم نے پوچھا کہ مخلوق اوسنے کہا کلام خدا ہے میں اوس میں زیادہ نہیں کہہ سکتا۔ اوسنے پوچھا کہ معنے سمیع۔ بصیر کے کیا ہیں تب احمد نے کہا اللہ ایسا ہے جیسا اوسنے اپنے نفس کی تعریف کی ہے اوسنے پوچھا کہ اسکے کیا معنے ہیں اوسنے کہا میں نہیں جانتا جو اوسنے اپنا وصف کیا ویسا ہی ہے پھر قتیبہ اور عبید بن محمد اور عبد المنعم بن ادریس نواسہ وہب بن منبہ اور اونکے گروہ سے پوچھا اونہوں نے جواب دیا کہ قرآن مجعول ہے کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ہمنے گردانا اوسے قرآن عربی اور قرآن محدث ہے بدلیل قول خداتعالیٰ کے وہ چیز آئی اونکو ذکر سے خدا اونکے سے محدث ہے

اسحاق نے پوچھا جوشئے کہ مجعول ہے وہ مخلوق ہے اونہوں نے کہا ہاں ۔ اوسنے کہا پس قرآن
بھی مخلوق ہے ۔ اونہوں نے کہا ہم قرآن کو مخلوق نہیں کہہ سکتے لیکن وہ مجعول ہے تب ہر شخص
کا مقولہ لکھکر مامون کے پاس بھیجا مامون نے اوسکے جواب میں لکھا اسحٰق بن ابراہیم کو طلب کر تو
قاضی القضاہ اور ابراہیم بن مہدی کو اگر وہ دونوں قرآن کے خلق ہونے پر گویا ہوں تو بہتر ورنہ
اونکی گردن مار ۔ اور سوائے اون دونوں کے جو خلق قرآن پر قائل نہ ہو اوسکو پائے جولاں کرکے
میرے پاس بھیجدے تب اسحاق نے اونکو جمع کرکے حکم مامون کا سنایا تب بشر اور ابراہیم اور سب
وہ لوگ جو حاضر ہوئے تھے سب قائل خلق قرآن کے ہوئے مگر چار آدمی کہ وہ احمد بن حنبل اور قواریری
اور سجادہ اور محمد بن نوح مضروب خلق قرآن کے قائل نہ ہوئے ۔ تب اسحاق نے حکم کیا کہ الکو بیڑیاں
پہنائیں پھر بعد اوسکے اوسنے پوچھا ۔ تب سجادہ اور قواریری نے جواب دیا خلق قرآن سے تب چھوڑ
دیا اون دونوں کو اور احمد بن حنبل اور محمد بن نوح مضروب نے اپنے قول پر اصرار کیا ۔ تب بھیجدیا اونکو
طرسوس میں ۔ پھر نامہ مامون کا آیا اوسمیں لکھا کہ مینے سنا ہے کہ بشر بن ولید اور اوسکے ہمراہیوں
نے جواب دیا ہے ساتھ تاویل کرنے آیہ کریمہ کے جو عمار بن یاسر کے حق میں اللہ نے نازل کی ہے
وہ یہ ہے من اکرہ وقلبہ مطمین بالایمان لیکن حقیقت میں اونہوں نے تاویل میں خطا کی ہے کیونکہ
اللہ تعالیٰ نے اس آیۃ سے ارادہ کیا ہے اوس شخص کا جو معتقد ایمان کا اور ظاہر کرنیوالا شرک کا تہا اور
نہیں ہے یہ آیتہ اوسکے حق میں جو معتقد شرک اور مظہر ایمان ہو چاہیئے کہ اونکو طرطوس میں بھیجدیں
تو رہیں وہاں جب تک امیر المومنین بلاد روم کو جائیں تب اسحاق نے اوسکو گرفتار کرکے بھیجدیا
جب یہ لوگ رقہ میں پہنچے تو مامون کے مرنیکی خبر سنکر بغداد میں پھر آئے ۔

ذکر مرض مامون اور اوسکی موت کا

اسی ۲۱۸ھ ہجری میں تیرہویں جمادی الآخر کو مامون بیمار ہوا ۔ باعث اس بیماری کا سعید بن العلاف
نے یہ کہا ہے کہ ایک روز مامون نے مجھے بلایا اوسوقت مامون اور اوسکا بھائی کنارہ نہر بدندون
پر پانی میں پاؤں ڈالے بیٹھے تھے ۔ اوسنے مجھ سے پوچھا کہ کیا چیز کہا کہ اس صاف اور میٹھے پانی
کو ہم پئیں مینے کہا امیر المومنین ہی خوب جانتے ہیں تب اوسنے کہا کہ کھجور ان ہی باتوں میں تہے

کہ اتفاق سے خچر ڈاک مع پالان کے جسمیں کچہہ کہانے کی چیز تہی آئی۔ تب مامون نے غلام کو کہا دیکھ اس میں اگر اسمیں رطب ہوں لے آ۔ خادم گیا اور مع ایک برتن کے جس میں کہجوریں بہت تحفہ تہیں پھر آیا اوسنے شکر خدا کا کیا اور ہم سب متعجب ہوئے اور اوسنے اور ہمنے سب نے کہایا اوس کہجوروں میں سے اور اوسکے اوس نہر میں سے پانی پیا جب وہاں سے کھڑے ہوئے تو کوئی ایسا باقی نہ رہا کہ بخار میں مبتلا نہ ہوا اور معتصم عراق میں بیمار رہا۔ مامون نے وقت بیماری اپنے بہائی معتصم کو اپنے بیٹے عباس کے سامنے تقویٰ خدا کی اور رعایا پر اچہی حکومت کرنیکی وصیت کی پھر معتصم سے کہا تجہپر ہے واجب عہد اللہ کا اور ذمہ رسول اللہ کا۔ چاہیئے کہ حق خدا کو قایم رکہہ اور بندگی خدا کی اختیار کر اور گناہ کو ترک کر کیونکہ مینے ریاست کو تجہپر مقرر کیا اوسنے کہا کہ قسم ہے خدا کی۔ ہاں۔ پہر مامون نے کہا یہ چچا کے بیٹے تیرے اولاد امیر المومنین۔ انکی تربیت اچہی کر اور انکے گناہوں سے درگذر کر اور ہر برس انکو اپنے پاس بلایہ کہکر مامون اٹہارہویں رجب کو اسی برس میں فوت ہوا۔ عباس اسکی بیٹے اور معتصم اسکے بہائی نے اوسکی لاش طرطوس میں لیجاکر جلعان غلام نے رشید کے گہر میں اوسے دفن کیا۔ نماز اوسپر معتصم نے پڑہائی بادشاہت مامون کی بیس ۲۰ برس پانچ مہینے تیس ۳۰ دن تہی سوائے اون دنوں کے جن میں یہ بلائے گئے خلافت پر۔ جبکہ اوسکا بہائی ابن محمد گہرا ہوا تہا بغداد میں۔ پیدایش اسکی پندرہویں ربیع الاول ۱۷۰ھ میں ہوئی تہی اور کنیت اوسکی ابوالعباس تہی۔ یہ مرد میانہ قد گورا خوبصورت بڑی کرکری ڈاڑہی والا تہا۔ لکہاہے کہ بہینگا تنگ پیشانی تھا۔ رخسارہ پر اوسکے ایک تل سیاہ تہا۔

سیرت مامون کا ذکر۔ دمشق میں مال مامون کا بہت خرچ ہوگیا یہانتک اوسپر تنگدستی ہوئی کہ اسکا شکوہ معتصم کے آگے کیا اوسنے کہا اے امیر المومنین شکوہ کرتا ہے تو مال کل وہ پورا ہوجائیگا جمعہ کو معتصم نے بابت خراج اپنے ملک کے تیس لاکہہ دینار اوسکے پاس بہیجدیئے۔ یہ مال جب مامون کے پاس پہنچا تب مامون نے یحیٰی بن اکثم سے کہا نکال تو اس مال کو کہ دیکھوں میں ہر جب اوسنے نکالا تو دیکہا کہ اچہی طرح سے مہیا کیا گیا ہے تب مامون نے اوسکو امر عظیم تصور کیا اور سب لوگ خوش ہوئے اور متعجب ہوئے۔ مامون نے ابو محمد سے کہا کہ یہ بری بات ہے کہ ہم تو مال میں تصرف کریں اور ہمارے یار نا امید پہریں پہر محمد بن رداد کو بلایا اور کہا رکہہ واسطے فلانے کی اولاد کے

ایک لاکھ اور فلانے کی اولاد کے لئے مثل اوسکی۔ اسیطرح چوبیس لاکھ دینا آوپنی بار برداری پر لاد کر بانٹے۔ ماموں شعر بھی کہتا تہا۔ ماموں سادات کیطرف میل بہت رکہتا تہا اور احسان کیا کرتا تہا چنانچہ فدک کو اولاد فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم کو پہیر دیا۔ اور دیا وہ محمد بن یحیی بن الحسن بن زید بن علی بن الحسن بن علی بن ابی طالب کو کہ وہ اوسکو حقداروں پر تقسیم کرے جو اولاد فاطمہ سے ہوں۔ ماموں فاضل اور جامع علوم تہا

ذکر بادشاہت معتصم کا جو آٹھواں خلیفہ عباسیوں کا تھا

معتصم کی خلافت پر بیعت ابی اسحق محمد بن ہارون الرشید نے بعد مرنے ماموں کے کی۔ جب بیعت ہوئی تو لشکر نے شور کیا اور کہا کہ عباس بن ماموں کی بیعت کر لی چاہیے معتصم نے یہ حال دیکھکر عباس پاس نامہ بھیجا عباس نے اوس نامہ کو دیکھکر لشکر سے پکار کر کہا کہ مینے اپنے چچا کی بیعت کی تب لشکر شور وغل سے باز رہا۔ معتصم مع عباس ابن ماموں کے بغداد کو گیا۔ اور غرہ ماہ رمضان کو داخل بغداد ہوا۔ اسی برس میں بشیر بن غیاث مریسی نے انتقال کیا جو قایل خلق قرآن کا تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۱۹ ہجری۔ اس برس میں بلایا معتصم نے احمد بن حنبل کو اور اوس سے پوچھا خلق قرآن میں لیکن اوسنے اقبال خلق قرآن کا نہ کیا تب اوسکو کوڑے لگوائے یہانتک کہ بیہوش ہوگیا اور جلد پھٹ گئی پہر قید کیا۔ اس میں ابونعیم فضل کہ مشایخ بخاری اور مسلم سے فوت ہوا۔ پیدایش اسکی سنہ ۱۳۰ ہجری میں ہوئی یہ مرد شیعہ تہا

پھر شروع ہوا سنہ ۲۲۰ ہجری۔ اس برس میں معتصم سامرا کے بنانے کے لئے قاطول میں گیا اور بغداد میں اپنی جگہ اپنے بیٹے واثق کو خلیفہ کیا۔ اسی برس میں معتصم نے اپنے وزیر فضل بن مروان کو جو تمام امور کا مالک تھا موقوف کیا۔ اور اوسکی جگہ محمد بن عبد الملک زیات کو مقرر کیا۔ اسی برس میں وفات محمد بن جواد بن علی بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب نے پائی۔ یہ بہی امامیہ کے نزدیک بارہ اماموں میں سے ہیں انکے جنازہ کی نماز واثق نے پڑہائی۔ عمر انکی پچیس برس کی تہی۔ [illegible] ہیں اپنے دادا موسے ابن جعفر کے پاس مدفون ہوئے۔ محمد بن جواد نویں امام ہیں بارہ میں سے۔ انکے باپ علی الرضا کا حال سنہ ۲۰۳ میں گذرا اور باقی اوروں کا حال ہم آگے بیان کرینگے [illegible]

پھر شروع ہوا سنہ ۲۲۱ ہجری

اس برس میں قاضی قیروان احمد بن محرز جان بحق ہوا یہ عالم عامل زاہد تھا۔ اسی برس میں آدم بن ابی اماس عسقلانی جو بخاری کا مشایخ ہے فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۲۲ اور ۲۲۳ ہجری نبوی

ذکر فتح عموریہ کا اور قید کرنے عباس بن مامون کا اور مقید ہونا اوس کا اور مرنا اوس کا

اسی برس میں توفیل بادشاہ روم نے معہ لشکر عظیم کے خروج کرکے زبطرہ میں پہنچکر قتل کیا اور لوٹا اور جو مسلمان آگے آیا اوسے مارا۔ جب معتصم کو خبر پہنچی اور سُنا کہ ایک عورت ہاشمیہ جو روم کی قید میں ہے وا معتصما کہکے روتی ہے۔ اوسکو یہ بُرا معلوم ہوا اور اوسیوقت اپنے لشکر کو جمع کرکے ماہ جمادی الاولی سنہ ہذا میں اپنے کوچ کیا۔ رستے میں سُنا کہ عموریہ پیدائش کی جائے نصرانیوں کی ہے اور قسطنطنیہ سے اوسے بزرگ جانتے ہیں اور اون سے کسی نے تعرض نہیں کیا ابتدائے اسلام سے معتصم نے جہاز سلاح کی لکڑی سے جو کہ پہلے نہ تھی بنوائے۔ اور جیسا دہوڑی بھی بنوائے اور کوچ کرکے نہر پر جو دریا سے قریب ارطرطوس سے ایکدن کی مسافت پر ہے اوترا اور اپنے لشکر کے تین ٹکڑے کیئے ایک ٹکڑا افشین خیدرین کا اوسکا یہ میمنہ پر رکھا دوسرا اشناش کے ساتھ میسرہ پر اور ایک فرقہ معہ معتصم کے درمیان میں اور فاصلہ ہر ہر فرقہ میں دو دو فرسخ کا رکھا معتصم نے حکم کیا کہ قریوں کو جلادیں اور روم کے شہروں کو خراب کریں لشکر نے ایسا ہی کیا بعد یکہ عموریہ پاس پہلے افشین پہنچا پھر معتصم پھر اشناس پہنچے اور عموریہ کو گھیر لیا۔ اوترنا اس لشکر کا اس سنہ کی چھٹی تاریخ ماہ رمضان کو ہوا۔ منجنیق سے لڑائی ہونے لگی مسلمانوں اور رومیوں میں بڑی لڑائی ہوئی جسکا بیان کرنا موجب طوالت ہے۔ آخر کو مسلمانوں نے دیوار قلعہ کی جا بجائے ضرب منجنیق سے توڑکر شہر پر ہجوم کیا اور رعایا کو قتل کیا اور لوٹا۔ لوگ ہر طرف سے گرفتار ہوکر معتصم کے پاس آئے اور حکم کیا کہ عموریہ کو ڈھادیں اور جلادیں معتصم وہاں پچپیں روز رہا پھر کوچ کرکے ثغور میں آیا اثنائے راہ میں اوسکو خبر پہنچی کہ عباس بن مامون سے ایک گروہ سرداران نے بیعت کی ہے اور اوسکا ارادہ یہ ہے کہ علانیت

کو چہین لے - تب معتصم نے عباس بن مامون کو بلاکر گرفتار کیا اور افشین خیذر کے سپرد کیا -
جب منبج میں پہونچا تو عباس نے کہانا کہایا لیکن اوسے پانی نہ دیا یہانتک کہ مرگیا - منبج میں اوسپر
نماز اوسکے بعضے بہائیوں نے پڑہی - معتصم اپنی مسافرت کو کم کرکے سامرا میں پہنچا - اسی سنہ ۲۲۳ھ
میں بادشاہ افریقیہ زیادۃ اللہ بن ابراہیم بن الاغلب فوت ہوا - بعد اوسکے اوسکا بہائی ابو عقال
اغلب بن ابراہیم حاکم ہوا -

پھر شروع ہوا سنہ ۲۲۴ ہجری - اس برس میں ابراہیم بن مہدی ماہ
رمضان میں جان بحق ہوا - نماز معتصم نے پڑہائی - اسی برس میں ابو عبیدہ قاسم بن سلام امام
لغت فوت ہوا اوسکی عمر سڑسٹھہ برس کی تہی -

پھر شروع ہوا سنہ ۲۲۵ ہجری - اس برس میں ابو دلف اور علی بن محمد
مدینی مشہور راہی ملک عدم کا ہوا -

پھر شروع ہوا سنہ ۲۲۶ ہجری نبوی - اس برس میں معتصم نے افشین
خیذر بن کاوس پر خفا ہوکر قید کیا یہانتک کہ وہ مرگیا قید میں بعد مرنے کے اوسکو سولی پر
چڑہایا اور اوسکی لاش کو جلایا - افشین وہ شخص تہا جو ایک مجوسی سے بیس برس تک لڑا جو
حاکم جبال طبرستان پہ تہا بڑی لڑائی ہوئی کئی مرتبہ لشکر معتصم کا بہاگ گیا تب معتصم نے اوس لڑائی
کے واسطے افشین مذکور کو بلایا تہا - یہ آکر مدت دراز تک لڑا - آخر کو افشین فتحمند ہوا اور شہر
بابک اللہ کا اوسنے لے لیا - اور بابک کو قید کرکے معتصم کے پاس حاضر کیا - اوسنے اوسے قتل کیا
اس برس میں فوت ہوا ابو ہذیل بن محمد بن عبداللہ کہیارہ بصری کہ شیخ ہے معتزلہ کا - عمر اسکی
سو برس سے زیادہ تہی - اس برس میں فوت ہوا ابو عقال اغلب بن ابراہیم بن الاغلب بعد
اوسکے مرنیکے اوسکا بہائی ابو العباس محمد بن ابراہیم بن اغلب حاکم ہوا بادشاہت اغلب دو
برس نو مہینے تہی -

پھر شروع ہوا سنہ ۲۲۷ ہجری

ذکر وفات معتصم کا

اِس برس میں جان بحق ہوا ابواسحاق محمد معتصم بن ہارون رشید اٹھارہویں ربیع الاول کو سامرا میں۔ مدت بادشاہت اوسکی آٹھہ برس آٹھہ مہینے اور دو دن تہی پیدایش اوسکی ۱۷۹ھ ہجری میں ہوئی وہ آٹھواں بادشاہ تہا اولاد میں عباس سے۔ جب وفات پائی تو آٹھہ بٹیاں اور آٹھہ بیٹے چھوڑے۔ وہ گورا سرخ ڈاڑہی والا تہا۔ درازی ڈاڑہی کی میانہ کی گئی تہی رنگ اوسکا مایل بسرخی تہا خلفا میں سے اول اسی کے لقب کیطرف لفظ اللہ اضافت کیا گیا وہ خوش خلق تہا جب غضب میں آتا تو قتل کرنیسے کچہہ خوف نہ کرتا۔ حکایت ہے کہ معتصم ایکدن مینہہ برستا تہا اپنے یاروں سے جدا ہوا چلا جاتا تہا دیکہتا کیا ہے کہ ایک بڈہا گدہے کو کہ کانٹوں سے لدا ہوا ہے لیجاتا ہے ناگاہ گدہا دلدل میں پھنس گیا اور بوجہہ اوسپر سے گر پڑا۔ بڈہا منتظر کھڑا تہا کہ کوئی آدمی آوے تو اوسے اٹھواؤں۔ معتصم باللہ جب اوس پاس آیا تو اوسکے گدہے کو نکالا اور بوجہہ اوسپر اوٹھاکر لادا۔ پھر اوسکے بھی خدام آپہنچے۔ تب معتصم نے حکم کیا کہ گدہے والے کو چہار ہزار درہم دو۔ ابن ابی داؤد کہتا ہے کہ معتصم نے اپنے ہاتھ سے ایک کروڑ درہم تصدق کئے۔

ذکر بادشاہ واثق معتصم کے بیٹے کا

یہ نواں بادشاہ عباسیوں کا تہا۔ واثق باللہ ہارون بن معتصم نے جسدن کہ باپنے انتقال کیا یعنی اٹھارہویں ربیع الاول پنجشنبہ کے دن ۲۲۷ھ میں بیعت کی واثق کی لونڈی نے۔ رومیہ کہ نام اسکا قراطیس تھا۔ اِسی برس میں توفیل بادشاہ روم کا ہلاک ہوا بعد اوسکے اوسکی زوجہ تندورہ اور اوسکا بیٹا میخائیل بن توفیل بادشاہ ہوئے۔

ذکر فتنہ دمشق کا ۔ جب معتصم راہی بقا ہوا قیسیہ نے دمشق میں جاکر فساد برپا کیا اور اپنے سردار کو گھیر لیا۔ واثق نے یہ حال دیکہہ کر اونپر لشکر بھیجا کہ سردار اوسکا رجا بن ایوب تہا۔ اوسنے لڑائی کی تب قیسیہ مرج راہط میں جمع ہوئے وہاں ڈیڑہ ہزار آدمی کے قریب مارے گئے اور باقی بھاگے اور حکومت دمشق کی روباصلاح لائی اِس برس میں بشر بن حارث زاہد جو خراسانی تہا۔ ربیع الاول میں فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا ۲۲۸ھ ہجری ۔ اِس برس میں کتنے ہی مقامات منقل

جزیرہ صقلیہ کے مسلمانوں نے فتح کئے حاکم صقلیہ محمد بن عبد اللہ اغلب تھا جو ملک صقلیہ سے شہر بیرم میں رہتا تھا یہ اپنے شہر سے نکلا نہیں لیکن لشکروں اور سرداروں کو مہیا کر کے بھیجتا تھا وہ فتح کرتے اور لوٹتے تھے زوجہ اوسکی صقلیہ میں انیس ۱۹ برس رہی اور ۲۳۳ھ میں رجب کے مہینے میں فوت ہوئی یہ ہم ذکر کریں گے اگر خدا تعالیٰ نے چاہا - اس برس ابوتمام حبیب بن اوس طائی شاعر فوت ہوا اسی برس میں واثق نے اشناس کو تاج اور موتیوں کی لڑی دی -

پھر شروع ہوا سنہ ۲۲۹ ہجری - اس برس میں واثق نے کاتبوں کو گرفتار کر کے اونپر مال کثیر مقرر کیا اس برس میں خلف بن ہشام بزاز نے وفات پائی -

پھر شروع ہوا سنہ ۲۳۰ ہجری - اسی برس میں عبد اللہ بن طاہر جو امیر خراسان کا تھا نیشاپور میں فوت ہوا - عمر اوسکی اٹھتالیس برس کی تھی اوسکی جگہ واثق نے اوسکے بیٹے طاہر بن عبد اللہ کو عامل کیا - اسی برس میں مجوس نے دریا کیطرف سے نواح شہر اندلس سے مسلمانوں کے شہروں پر خروج کیا - مسلمانوں سے اونکی اندلس میں کئی لڑائیاں ہوئیں آخر کو مسلمان بھاگے اور مجوسی اونکو مارتے چلے آئے یہانتک کہ اسبیلہ میں داخل ہوئے اور لشکر عبد الرحمن اموی صاحب اندلس کا اونسے ملا پھر مسلمان ہر طرف سے جمع ہوئے - تب مجوسی اپنے گھوڑوں پر چڑھکر اپنے شہر کو بھاگے اس برس میں اشناس ترکی بعد مرنے عبد اللہ بن طاہر کے نو دن فوت ہوا -

پھر شروع ہوا سنہ ۲۳۱ ہجری - اس برس میں مخارق مغنی جان بحق تسلیم ہوا اور ابو یعقوب یوسف بن یحیی البویطی فقیہہ صاحب شافعی کا فوت ہوا یہ بھی قید ہوا تھا اس آزمائش میں جو قرآن کے باب میں ہوئی تھی لیکن یہ قائل اوسکے مخلوق ہونیکا نہ ہوا - بویطی ایک مرد صالحون میں تھا بویطی منسوب بویط کیطرف جو ایک قریہ مصر کا ہے - اس برس میں محمد بن زیاد جو مشہور ابن اعرابی کوفی ہے فوت ہوا یہ صاحب لغت تھا - اسکا باپ غلام سندی تھا علم اسنے مفضل ضبی صاحب مفضلیات سے پڑھا اس ابن اعرابی کی چند تصنیفات ہیں اوسمیں کتاب النوادر اور کتاب الانوار اور کتاب تاریخ القبائل اور غیر اسکے ہیں پیدایش اسکی اوس رات میں ہے جس رات میں ابو حنیفہ فوت ہوا سنہ ۱۵۰ھ میں - اعرابی منسوب اعراب کی طرف بولتے ہیں رجل اعرابی جبکہ وہ بدوی ہو گرچہ عرب سے نہ ہوا ور رجل عجمی اور عجم بولتے ہیں جبکہ اوسکی زبان میں عجمہ ہو گو کہ وہ عرب سے ہوا ور رجل عجمی منسوب عجم کیطرف ہے

اگرچہ فصیح ہو محمد بن عزیز سجستانی نے اپنی کتاب تفسیر غرایب میں ایسا ہی ذکر کیا ہے۔

اب شروع ہوا ۲۳۲ھ ہجری

ذکر موت بادشاہ واثق باللہ کا

واثق باللہ ابو جعفر ہارون بن معتصم باللہ اسی برس میں چوبیسویں ذالحجہ کو مرض استسقا سے فوت ہوا۔ اطبا نے اسکا علاج یہ تجویز کیا تھا کہ تنور گرم میں بٹھاویں جب تنور گرم میں بٹھایا تو تخفیف معلوم ہوئی تب تنور سے اوسے نکالکر تنور کو پھر گرم کیا اور اوسمیں پہلے دن سے زیادہ بٹھایا اوسکو بخار عارض ہوا تب وہاں سے اوسے نکالکر ہودج میں بٹھایا چنانچہ اوسی میں مرگیا۔ ہارونی میں اسکو دفن کیا جب واثق کو مرض سخت ہوا تو نجومیوں کو اوسنے طلب کیا اونہوں نے اوسکے زایچہ ولادت پر نظر کرکے حکم کیا کہ آج سے پچاس برس تک زندہ رہیگا لیکن وہ بعد اونکے کہنے کے سوائے دس روز کے نہ جیا۔ یہ بادشاہ گورا رنگ مایل بسرخی تھا۔ اور بائیں آنکھ میں سفیدی تھی بادشاہت اسکی پانچ برس اور نو مہینے کچھ دن رہی عمر اسکی بتیس برس کی تہی۔ واثق سادات کی عزت اور اکرام بہت کرتا۔ اوسنے حرمین میں یہانتک مال بانٹا کہ اوسکے زمانے میں وہاں کوئی مانگنے والا نہ رہا جب اوسکے مرنے کی خبر اہل مدینہ نے سُنی تو اونکی عورتوں نے یہ مقرر کیا کہ ہر رات بقیع میں جاکر اوسکو روتی تہیں اوسکے احسان یاد کرکے۔ واثق بھی مثل مذہب اپنے باپ معتصم اور چچا مامون کی آزمایش لوگوں کی قرآن کے باب میں کرتا تہا اور اون سے اقرار خلق کرواتا تہا اور اس امر کا کہ خدا آخرت کو بینا آنکھوں کے ساتھ ہوگا

ذکر بادشاہت متوکل جعفر بن معتصم کا جو دسواں بادشاہ بنی عباس تہا

جب واثق نے انتقال کیا تو امرائے دولت نے ارادہ بیعت محمد بن واثق کا کرکے اوسے ٹوپی اور ذرہ سیاہ پہنائی۔ وہ چہوٹا لڑکا تہا کہ ڈاڑہی موچھ بھی نہ تھی پہر اونکے نزدیک اوسکا بادشاہ ہونا خلاف مصلحت معلوم ہوا تلاش کرتے تہے کہ اور کسکو بادشاہ کریں اور اولاد عباس میں سے ایک ایک کو خیال میں لاتے تہے۔ آخر کو متوکل کو لاکر احمد بن ابی داؤد نے اوسکو عمامہ اور لباس شاہی پہناکر اوسکے آگے زمین بوسی کرکے کہا تجہ پر سلام ہو اے امیر المومنین۔ تب اوسکی خلافت پر بیعت ہوئی جس روز کہ

واثق فوت ہوا یعنی چوبیسویں ذی الحجہ ۲۳۲ھ ہجری کو عمر متوکل کی وقت بادشاہ ہونے کے چھبیس برس کی تھی

اب شروع ہوا ۲۳۳ھ ہجری
ذکر پکڑے جانے علی بن زیات کا

اس سنہ کے ماہ صفر میں متوکل نے محمد بن عبدالملک زیات کو گرفتار کرکے قید کیا اور سب مال اوسکا ضبط کیا پھر اوسکو لکڑی کے تنور میں کہ جس میں لوہے کی سلاخیں اسطرح پر لگی تہیں کہ منہہ اوسکا تنور میں تھا۔ اور آدمی کو بیٹھنے اور حرکت کرنے نہ دیتی تہیں ڈالدیا اوس تنور میں محمد بن زیات ایک مدت تک رہا آخر کو انیسویں شب ربیع الاول سنہ ہذہ میں انتقال کیا طریقہ اس طرح کے تنور بنانیکا ابن زیات نے نکالا اور اس میں ابن اسباط معزی کو عذاب کرکے اوسکا مال چہین لیا تہا۔ ابن زیات مذکور دوست تہا ابراہیم اصولی کا البسا کہ جب عہدہ وزارت پر معین ہوا تو اوس سے ایک لاکھ درہم تقسیم کے لیے تب صولی نے شعر کہا کہ مضمون اونکا یہ تھا میں تیرے آگے زمانہ کی مذمت کرتا تہا اب تیرے باعث سے زیادہ مذمت کرنے لگا تجھکو بمنے جائے پناہ سختیوں کا بنایا تہا لیکن اب تیرے ہاتھ سے امان چاہتا ہوں۔ اسی برس میں متوکل نے اپنے بیٹے منتصر کو حاکم حرمین اور یمن اور طائف کا کیا۔ اس برس میں ابوذکریا یحیی بن معین بن عون بن زیاد بن بسطام مری بغدادی حافظ جو مشہور صاحب طرح والتعدیل تہا فوت ہوا یہ امام اور حافظ تہا لکہا ہے کہ یہ رہنے والا ایک قریہ کا تہا جو متصل انبار کے ہے جسکا نام نقیا ہے امام احمد بن حنبل اس سے بہت صحبت رکہتا تہا اور ان دونوں بالاتفاق علم حدیث کا پڑہا۔ دارقطنی نے کہا ہے کہ یحیی بن معین مذکور اوس گروہ سے ہے جو روایت کرتے ہیں امام شافعی سے پیدائش یحیی بن محمد مذکور کے ۱۵۸ھ میں اور وفات ۲۳۳ھ ماہ ذیقعدہ میں ہوئی اور ذوالحجہ میں بہی لکہا ہے۔

اب شروع ہوا ۲۳۴ھ ہجری۔ اس برس میں محمد بن مبشر کہ بغداد کے معتبر لوگوں میں سے تہا راہی ملک عدم کا ہوا اور ابوخیثمہ زہیر محدث اور علی بن عبداللہ بن جعفر کہ مشہور ابن مدینی حافظ اور امام ثقہ تہا فوت ہوا۔

اب شروع ہوا ۲۳۵ھ ہجری۔ اس برس میں سامرہ میں محمود بن فرج نے ظاہر ہوکر دعوی نبوت کا کیا اور ذوالقرنین بنا ستائیس آدمیوں نے اوسکی متابعت کی

جب اوسکو اور اوسکے یاروں کو متوکل پاس لائے تو متوکل نے اپنے یاروں کو حکم کیا کہ اسکو
سیلی مارو تب ہر ایک نے دس دس سیلیاں ماریں اور پھر ایسا مارا کہ مرگیا اور اوسکے یاروں کو
قید کیا۔ اِسی برس میں فوت ہوا حسن سہل عمر اوسکی نوے برس کی تھی اسنے دوا پیکر بہت قیام
کیا یہانتک کہ مرگیا اس برس میں ابراہیم بن اسحق صولی جو گانیوا تھا مرگیا۔ اِسی برس میں
سریح بن یونس بن سریح جان بحق ہوا اِسی برس میں اور لکھا ہے کہ آئنوالے سال میں عبدالسلام بن
رغبان جو شاعر مشہور دیک الجن فوت ہوا یہ شیعہ تھا عمر اسکی ستر برس کچھ مہینے کی تھی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۳۶ ہجری۔ اس برس میں حکم دیا متوکل نے قبر گرانے
حسین بن علی بن ابی طالب کا اور روضہ مبارک کے گرد کے مکان گرا دیئے لوگوں نے اِس حرکت
بد سے اوسے منع کیا۔ متوکل علیؓ بن ابی طالب سے اور اوسکے اہل بیت سے بغض و عداوت بہت
رکہتا تھا اوسکے مصاحبوں میں عبادہ مخنث تھا اوسکی پیشانی پر بال نہ تھے۔ وہ اپنی پر کرتی کے
نیچے تکیہ باندہ کر سر برہنہ کرتا تہا اور ناچتا تھا یہ کہکر امیر المسلمین آیا بڑے پیٹ والا جسکی پیشانی
پر بال نہیں یعنی علی رضی اللہ عنہ۔ متوکل یہ دیکھکر ہنستا اور شراب پیتا۔ ایکدفعہ منتصر کے سامنے
بھی اوسنے ایسا ہی کیا۔ منتصر نے یہ حال دیکھکر کہا اے امیر المومنین علیؑ تیرے چچا کا بیٹا ہے تجھے
لایق ہے کہ آپ جو چاہے سو کہے لیکن ایسے کتے کو اجازت ایسے کام کی نہ دے متوکل نے دونوں
کو حکم دیا کہ گاؤ ان کلمات کو جنکا مضمون یہ ہے۔ غیرت کی جوان نے واسطے چچا کے بیٹے اپنے کے جو
سردار جوانوں کا ہے مانو کے آزاد ہونے میں یہ ہمنشینی اون لوگوں سے جو دشمن علی علیہ السلام
کے مشہور تھے بیشتر رکہتا تھا مثل ابن جہم شاعر اور ابی السماط اولاد مروان بن ابی حفظہ جو بنی امیہ
کے غلاموں سے تھا۔ یہ اگرچہ اور خلفا سے سیرت میں اچھا تھا لیکن مذمت علی علیہ السلام نے تمام
اوسکی نیکیاں محو کردی تھیں۔ اِسنے لوگوں کو قایل ہونے خلق قرآن سے منع کیا اس برس منصور
بن مہدی فوت ہوا۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۳۷ ہجری۔ اِس برس میں محمد بن عبداللہ حاکم صقلیہ
نے انتقال کیا اوسکی جگہ عباس بن فضل بن یعقوب بن نزارہ جزیرہ صقلیہ پر حاکم ہوا اس برس میں
بہت فتوحات ہوئیں [illegible] دار الملک صقلیہ کا ہے مفتوح ہوا۔ پہلے بادشاہ سرقوسہ میں رہتا تہا

جب مسلمانوں نے بعضے جزیرہ کو لیا تو بادشاہ قصریانہ میں نگہبانی کیواسطے رہنے لگا۔ عباس نے اوسکو اسی برس میں پنجشنبہ کے روز پندرہویں شوال کو فتح کیا اور جب ہی اوسمیں مسجد بنوائی اور منبر نصب کیا اور خطبہ اور نماز جمعہ پڑہی اس برس میں حاتم اصم زاہد جو مشہور بلخی تھا فوت ہوا یہ حقیقت میں بہرہ تھا مگر نام اسکا یہ اسواسطے ہے کہ ایکدن ایک عورت نے آنکر اوس سے کوئی مسئلہ پوچھا او سوقت اوس عورت کا گوز نکل گیا تب وہ شرمندہ ہوئی اوس شخص نے کہا بلند آواز سے کہہ۔ تب وہ عورت بگمان اسکے کہ اوسنے آواز گوز نہیں سُنی خوش ہوئی اور اوسکا یہ نام مشہور ہوا۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۳۸ ہجری - اس برس میں عبدالرحمن بن حکم بن ہشام بن عبدالرحمن داخل بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک الاموی صاحب اندلس نے ربیع الآخر میں انتقال کیا پیدایش اوسکی سنہ ۱۷۶ھ میں ہوئی تہی مدت بادشاہت اکتیس برس تین مہینے تھی یہ گندم گوں لنبا قد بڑی داڑہی والا تہا خضاب مہندی کا کرتا تہا پچیس ۲۵ بیٹے چھوڑکر فوت ہوا لیکن بعد اسکے محمد بن عبدالرحمن حاکم ہوا۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۳۹ ہجری اس برس میں محمود بن غیلان مروزی جو شایخ بخاری اور مسلم سے ہے فوت ہوا۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۴۰ ہجری - اس برس میں امام شافعی نے انتقال فرمایا نام اوسکا محمد اور کنیت ابوعثمان تھا یہ قاضی جزیرہ کا تھا اپنے باپ سے اور ابن عیینہ سے روایت کرتا ہے شافعی کا ایک بیٹا محمد نامی اور بھی تھا جو مصر میں سنہ ۲۳۱ میں فوت ہوا اس برس میں ابو ثور ابراہیم بن خالد بن ابی الیمان کلبی فقیہ بغدادی دوست امام شافعی کا فوت ہوا۔ اوس سے منقول ہیں اقوال قدیمہ یہ اہل رائے کے مذہب پر تہا۔ جبکہ شافعی عراق کو گیا تو اوسکے پاس بھی گیا اوسنے پیروی اوسکے مذہب کی کی۔ اور پہلا مذہب چھوڑ دیا۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۴۱ ہجری - اس برس میں امام احمد حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس کو منسوب معد بن عدنان کیطرف ہے ربیع الاول میں انتقال کیا۔ بخاری اور مسلم اور ابوداود اور ابراہیم حربی اوس سے روایت کرتے ہیں یہ شخص مجتہد پرہیزگار زاہد اسلئیے تھا شافعی نے کہا کہ جب میں بغداد میں گیا تو وہاں کسی کو مینے احمد بن حنبل سا متقی زیادہ پرہیزگار زیادہ اور فقیہ

زیادہ نہیں دیکھا۔

پھر شروع ہوا ۲۴۲ سنہ ہجری ۔اس برس میں ابو العباس محمد بن ابراہیم بن اغلب امیر افریقیہ کا جان بحق ہوا اوسکے بعد اوسکا بیٹا احمد بن مذکور حاکم ہوا اسی برس میں قاضی یحیی بن اکثم بن محمد بن قطن اولاد اکثم بن صیفی تمیمی سے حاکم عرب کا فوت ہوا یحیی مذکور عالم فقہ کا تہا یہ اصحاب شافعی سے تھا اور کتنے ہی فنون میں امام تہا یہ بدصورت تھا یہ وہ شخص ہے جسنے ماموں کو حلت متعہ سے باز کیا اسطرح کہ جو علما کہ ماموں کے وقت میں تھے اونمیں سے ابو عینا بہی تہا اون سب سے کہا کہ صبح کو تم خلیفہ پاس آؤ اگر کچھ وجہ اوسکے قول میں پائی جاوے تو بولو اور نہیں تو چپ رہو جب تک میں آؤں ابو عینا کہتا ہے ہم گئے ماموں پاس وہ مسواک کرتا تھا اور کہتا تھا دو متعہ تھے عہد رسول اللہ صلعم میں اور عہد ابو بکرؓ میں دس چیز کو جو جناب رسول اللہ صلعم نے کی یہ سب تمام ہوش سنا کئے یہانتک کہ یحیی بن اکثم آیا تب ماموں نے کہا تجھے بتاتا ہوں ایک چیز کو اوسنے کہا وہ ایسا ہے جیسا حلال ہوتا زنا کا اے امیر المومنین ۔ماموں نے اوسے کہا یہ زنا ہے اوسنے کہا ہاں ۔پھر ماموں نے پوچھا یہ تو کہاں سے کہتا ہے اوسنے کہا کلام اللہ اور حدیث پیغمبر سے اللہ تعالی فرماتا ہے تحقیق فلاح مومنوں نے اوسکے قول تک وہ لوگ کہ اپنی فرجوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی جوروؤں پر اور اون عورتوں پر جنکو مول لیا ہے وہ لوگ غیر ملامت کئے گئے ہیں جو شخص طلب کرے سوائے اسکے پس وہ لوگ پہرنیوالے ہیں اے امیر المومنین زوجہ متعہ کی آیا ملکت یمین ہے اوسنے کہا نہیں پھر کہا آیا وہ ایسی زوجہ ہے کہ وارث ہوتی ہو اور وارث کرتی ہے اوسنے کہا نہیں پھر اوسنے کہا زہری نے یہ روایت کی ہے عبد اللہ حسن بیٹے محمد بن حنفیہ نے اپنے باپ سے اونہوں نے علیؓ بن ابیطالب علیہ السلام کہ فرمایا اونہوں نے یہ کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے مجھ سے کہ منادی کروں ممانعت متعہ کی اور حرام ہونیکا اون دونوں کے بعد جایز ہونے اون دونوں کے یہ سنکر ماموں نے کہا کہ آیا یہ محفوظ ہے اوسنے کہا ہاں ایک جماعت نے اوسے روایت کیا ہے اونمیں سے مالک ہے تب ماموں نے کہا استغفر اللہ اب منادی کرنا چاہیے حرمت متعہ پر اور اوسکے منع پر یحیی بن اکثم میں کوئی عیب نہ تہا بجز اسکے کہ وہ لونڈے بازی میں تہا اسیواسطے اوسکے حق میں چند اشعار کہے گئے ہیں جنکا مضمون یہ ہے ہم تمنا کرتے تھے کہ عدل کو ظاہر دیکھیں لیکن اس امید کے بعد ہمکو نا امیدی حاصل ہوئی کیونکر اصلاح پاوے دنیا اور اہل دنیا

جبکہ مسلمانوں کا قاضی اقتضا و لواطہ کرے۔

اب شروع ہوا ۲۴۳ہجری - اِس برس کے ماہ ذیقعدہ میں متوکل دمشق کیطرف گیا۔ اِسی برس میں انتقال کیا ابراہیم بن عباس بن محمد بن صول صولی نے۔ اسی برس میں حرث بن اسد محاسبی زاہد فوت ہوا یہ وہ شخص ہے جسے احمد بن حنبل نے واسطے علم کلام کے آراستہ کیا تہا لیکن چھپایا واسطے تعصب عامہ کے احمد کے ساتھ اسپر سوائے چار شخص کے کسی نے نماز نہین پڑہی۔

پھر شروع ہوا ۲۴۴ہجری - اِس سنہ کے ماہ صفر میں متوکل داخل دمشق ہوا وہاں رہنے کا ارادہ کرکے مقامات عالیت مقرر کیئے پھر آب ہوا دمشق کی متوکل نے بُری جانکر سامرا کیطرف رجوع کی۔ دمشق میں کُل ایک مہینہ کچہ دن رہا۔ اسی برس میں نکالا ہوا متوکل نے بختشوع طبیب پر اور اوسکا مال چھینکر بحرین کیطرف نکالا۔ اِسی برس میں قتل کیا متوکل نے ابو یوسف یعقوب کو جو مشہور ابن سکیت ہے مصنف کتاب اصلاح المنطق کا جو لغت میں ہے یہ لغت میں اور علم ادب میں امام تہا باعث اِسکے قتل کا یہ تھا کہ متوکل نے اِسے پوچھا کہ تو میرے دونوں بیٹوں معتز اور مؤید کو دوست رکھتا ہے یا حسنؑ اور حسینؑ کو۔ ابن سکیت نے اوسکے بیٹوں سے چشم پوشی کرکے تعریف حسن اور حسین علیہ السلام کی کی۔ تب متوکل نے اپنے غلاموں کو حکم دیا کہ اِسکا پیٹ پہاڑیں پہراسکے اوسے گہرے گئے وہاں دوسرے دن فوت ہوا اور لکہا ہے کہ جب متوکل نے ابن سکیت سے پوچھا اپنی اولاد اور حسن حسین کی نسبت کے بارہ میں تو اوسنے جوابا کہا کہ خدا کی قسم قنبر جو غلام علیؑ کا تہا وہ تجھسے بہتر تہا اور تیری اولاد سے تب متوکل نے کہا کہ اسکی زبان گدی سے کھینچو لوگوں نے اوسکے کہنے پر عمل کیا تب وہ اوسی وقت ماہ رجب سنہ مذکور میں فوت ہوا۔ عمر اوسکی اٹھاون برس کی تہی سکیت بکسر سین مہملہ و تشدید کاف وزن فعیل ہے اسم ہے کثیر السکوت اور خاموشی کا۔

پھر شروع ہوا ۲۴۵ہجری - اِس برس میں انتقال کیا ذوالنون مصری نے ذیقعدہ کے مہینے میں اور ابو علی حسین بن علی کہ مشہور کرابیسی ہے جو دوست شافعی کا تہا۔

اب شروع ہوا ۲۴۶ہجری اسی برس میں متوکل جعفریہ میں گیا اور اوسکا ناپنا شروع کیا تہا ۲۴۵ہجری میں اور مال کثیر جو زیادہ حساب سے تہا اوسکے بنانے میں صرف کیا اوس جگہ کو پہلے ماحورہ کہتے تھے۔ اِس برس میں دعبل بن علی الخزاعی شاعر فوت ہوا یعنی

اوسکی شکلہ ہجری میں ہوئی تہی یہ بہی شیعہ مذہب تھا۔

پہر شروع ہوا سنہ ۲۴۷ ہجری

ذکر قتل متوکل کا

اسی برس میں ایک گروہ نے متوکل کو وقت خلوت کے بشراکت اوسکے بیٹے منتصر اور بتاصیر شرابی سکے قتل کیا مجلس شراب میں اور اوسکے ساتھ اوسکا وزیر فتح بن خاقان بہی قتل ہوا یہ قتل بدہ کی رات چہبیسویں ۲۶ رمضان کو واقع ہوا مدت اسکی بادشاہت کی چودہ ۱۴ برس دس مہینے تین دن تہی عمر اوسکی قریب چالیس برس کی تہی۔ یہ گندم گوں تپچکی گال تھا۔

ذکر بیعت منتصر کا جو گیارہواں بادشاہ عباسیوں کا تھا

جبکہ بدہ کا دن ہوا یعنی دن اوس رات کا جس میں متوکل قتل ہوا سب خلقت اور سردار اور لشکر جعفری میں آئے اوسوقت احمد بن خضیب نے اونکے پاس جاکر نامہ منتصر کا پڑہا اس مضمون کا کہ فتح بن خاقان نے متوکل کو قتل کیا تہا بینے اوسکو مارا یہ سنکر سب نے منتصر کی بیعت اوسی دن کی جس رات متوکل مارا گیا تھا۔ اس برس میں عباس صاحب صقلیہ فوت ہوا تب لوگوں نے اوسکے بیٹے عبداللہ بن عباس کو حاکم کیا۔ پہر آیا خفاجہ بن سفیان افریقیہ سے امیر ہوکر صقلیہ پر اور لڑائی ہوئی اوسنے جزیرہ صقلیہ کو فتح کیا۔ بعد اوسکے لشکر میں سے ایک شخص اوسکو قتل کرکے بہاگ گیا مشرکین میں جب خفاجہ قتل ہوا تو حاکم بنایا رعیانے اوسکے بیٹے محمد بن خفاجہ کو پہر اوسکی بادشاہت پر محمد بن احمد بن اغلب صاحب قیروان بہی مقرر ہوا اور محمد بن خفاجہ حاکم صقلیہ کا رہا سنہ ۲۵۷ ہجری تک۔ پہر اوسکے خواجہ سراؤں نے اوسکو قتل کیا اور بہاگ گئے پہر لوگوں نے اونکو گرفتار کرکر قتل کیا اسکو انتقا اللہ تعالیٰ

اسی برس میں ابو عثمان بکر بن محمد مازنی نحوی کہ امام عربیۃ میں تہا فوت ہوا۔

پہر شروع ہوا سنہ ۲۴۸ ہجری

ذکر موت منتصر کا

اس برس میں منتصر باللہ محمد بن جعفر متوکل ہفتہ کے دن پچیسویں ۲۵ صفر سامرہ میں عارضہ درد گلو سے جان بحق تسلیم ہوا تین روز کل بیمار رہا۔ عمر اوسکی پچیس ۲۵ برس اور چہ ۶ مہینے کی تہی بادشاہت

اوسکی چھہ مہینے دو دن رہی۔ وہ بڑی آنکھ والا اور ناک اونچی چھوٹا قد ڈراونی صورت بڑی داڑہی والا تہا اور صاحب عقل اور صاحب انصاف تھا۔ لوگوں کو حکم زیارت قبر حسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام کا اوسنے دیا اور سادات میں امن ہوئی اور اوسکے باپ کے وقت میں ڈرتے تھے۔

ذکر بادشاہت مستعین احمد بن معتصم جو بارہواں بادشاہ عباسیوں کا تھا

جب منتصر فوت ہوا تو سب بڑے لوگ دولت مثل بغا کبیر اور بغا صغیر اور اتامش اتراک اور محمد بن خضیب کے مستعین کی بادشاہت پر جمع ہوئے اور متوکل کی اولاد میں سے کسی کو بادشاہ کرنا برا جانا کیونکہ اونہوں نے متوکل کو قتل کیا تہا یہانتک کہ ان سب نے مستعین کی بیعت اتوار کی رات چوبیسویں ربیع الاول کو کی۔ عمر مستعین کی اوس زمانہ میں اٹھائیس برس کی تہی کنیت اوسکی ابو العباس تھی۔ اسی برس میں خبر وفات طاہر بن عبد اللہ بن طاہر امیر خراسان کی ماہ رجب میں مستعین کو پہنچی تب مستعین نے اوسکے بیٹے محمد بن طاہر کو خراسان پر حاکم کیا۔ اس برس میں بغا کبیر فوت ہوا مستعین نے موسیٰ بن بغا کو اوسکی جگہ پر مقرر کیا اسی برس میں اہل حمص نے بلوہ کرکے اپنے عامل کو نکال دیا۔ اسی برس میں یعقوب بن لیث صفار سجستان سے سفر کرکے ہرات میں آیا۔ اسی برس میں محمد بن علا ہمدانی کہ مشایخ بخاری اور مسلم سے تھا فوت ہوا۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۴۹ ہجری

اس برس میں مسلمانوں اور روم میں لڑائی ہوئی یہانتک کہ سردار لشکر عمر بن عبد اللہ اقطع کہ مسلمانوں میں بڑا شجاع تھا مارا گیا اور تمام مسلمان بھاگے اور بہت مارے گئے اہل روم نے تعاقب کرکے ثغور جزیرہ تک لوٹا۔ اسی برس میں لشکر شاکری اور عامہ نے بغداد میں ترکوں پر بلوہ کیا باعث اسکا یہ تہا کہ ترک امورات سلطنت میں ایسے غالب ہوئے تھے کہ جس خلیفہ کو چاہتے تھے قتل کرتے تھے اور جسکو چاہتے تھے بادشاہ کرتے تھے کچھ رعایت مسلمانوں کی اور دیانت نہ رہی تھی۔ پھر سامرہ میں لڑائی ہوئی اور قید خانہ کو فتح کرکے قیدیوں کو چھوڑ دیا یہ حال ترکوں نے دیکھ کر سامان حرب درست کرکے عامہ کے بہت آدمیوں کو قتل کیا تب فتنہ فرو ہوا۔ اسی برس میں موالی اور اتامش میں نا اتفاقی ہوئی یہانتک کہ اتامش کو قتل کیا اور اوسکے گھر میں سے اسباب بہت ضبط کیا کیونکہ مستعین نے اتامش اور

والدہ مستعین کو اور شاہک خادم کو بیت المال میں مطلق العنان کیا تھا یہ جتنا چاہتے تھے مال لے جاتے تھے بخلاف اوروں کے۔ اتامش کو اسی باعث سے کہ مختار مال کا تھا قتل کیا۔ اسی برس میں علی بن جہم شاعر فوت ہوا۔ اسی برس میں ابو ابراہیم احمد بن محمد بن ابراہیم بن اغلب حاکم افریقیہ کا مر گیا بعد اسکے مرنیکے زیادۃ اللہ بن محمد اسکی جگہ مقرر ہوا جسکی کنیت ابو محمد تھی۔

اب شروع ہوا ۲۵۰ھ ہجری۔ اس برس میں یحییٰ بن عمر بن یحییٰ بن حسین بن زید بن علی بن الحسین بن علیؑ بن ابی طالب جسکی کنیت ابو الحسن تھی کوفہ میں ظاہر ہوا اور بہت لوگوں کو اپنے ساتھ کرکے کوفہ پر حاکم ہوا یہ حال دیکھکر محمد بن عبد اللہ طاہر نے اوسپر لشکر بھیجا یحییٰ بھی اپنی جمعیت سے نکلکر مقابل ہوا جب لڑائی ہوئی تو یحییٰ مارا گیا اور اوسکا لشکر بھاگ گیا اور تھوڑے لوگ مارے گئے تھے کہ محمد نے اوسکا سر کاٹ کر مستعین کے پاس بھیجا۔ پھر اس برس میں حسن بن زید بن محمد بن اسماعیل بن زید بن الحسن بن علی بن ابی طالب طبرستان میں جماعت کثیر ظاہر ہوا اسی برس میں اہل حمص نے اپنے عامل فضل بن قارون بھائی مازیار پر حملہ کرکے اوسے قتل کیا مستعین نے یہ سنکر موسیٰ بن بغا الکبیر کو اونپر بھیجا اوسنے اونسے حمص اور رستن کے درمیان میں لڑائی کرکر حمص کو فتح کیا اور اونکو بھگایا اور وہاں کی رعایا کو قتل کیا اور حمص کو جلایا۔ اسی برس میں زیادۃ اللہ بن محمد بن ابراہیم بن اغلب حاکم افریقیہ کا فوت ہوا اسکی بادشاہت ایک برس چھ مہینے رہی اسکے بعد بادشاہ ہوا اسکا بھتیجا ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد مذکور۔ اسی برس میں خلیع شاعر جسکا نام حسین بن ضحاک تھا راہی ملک عدم کا ہوا اشعار اسکے مشہور ہیں پیدایش اسکی ۱۶۲ھ ہجری میں ہوئی

اب شروع ہوا ۲۵۱ھ ہجری۔ اس برس میں بغا صغیر اور وصیف نے متفق ہو کر باغر ترکی کو قتل کیا۔ ترک نے بلوہ کرکے مستعین اور بغا صغیر اور وصیف کو کہ سامرے قلعہ میں تھے گھیر لیا بغا صغیر اور مستعین اور وصیف وہاں سے بھاگ کر بغداد میں آئے اور وہاں مستعین نے قرار پکڑا۔

ذکر بیعت معتز باللہ کا۔ اسی برس میں بعد جانے مستعین کے بغداد میں ترکوں نے خوف کرکے معتز باللہ بن متوکل کو جو قید میں تھا نکالکر اوسکی بیعت کرکے جتنا مال مستعین اور اوسکی ماں کا سامرہ میں تھا اوسکے قبضہ میں دیا اور لشکر پر تقسیم کیا۔ پھر معتز نے اپنے بھائی احمد طلحہ بن متوکل

کو جسکا نام موفق تھا تیئسویں ۲۳ محرم کو مع پچاس ہزار ترک کے واسطے لڑائی مستعین کے بھیجا۔ مستعین بغداد میں قلعہ بند ہوکر خوب لڑا۔ ارکین دولت بغداد میں مستعین کی بیعت توڑنے پر متفق ہوئے اور باہم عہد واثق کیا۔ اسی برس سری سقطی فوت ہوا۔

اب شروع ہوا ۲۵۲ھ ہجری

ذکر خلع مستعین اور بادشاہت معتز کا

یہ تیرہواں بادشاہ عباسیوں کا تھا۔ جبکہ معتز اور مستعین میں امورات مرقومہ بالا ظہور میں آئے تو مستعین احمد بن محمد معتصم نے اپنی بیعت لوگوں سے اوٹھائی اور معتز باللہ بن متوکل بن معتصم کی بیعت کی خطبہ معتز کا بغداد میں جمعہ کے روز چوتھی محرم سنہ ہذا میں پڑھا گیا۔ اور تمام اہل بغداد سے معتز کی بیعت لیکر مستعین معہ اپنے عیال کے رصافہ سے قصر حسن بن سہل کیطرف گیا۔ اور اوس سے چادر اور شاخ اور انگشتری طلب کی۔ مستعین چاہتا تھا کہ مکہ معظمہ میں رہے لیکن ممانعت کی مکہ میں جانے سے۔ لاچار ہوکر اوسنے بصرہ میں مقام کیا۔ معتز نے ایک جماعت کو اوسپر موکل کیا اور نکالا اوسے واسط کیطرف پھر معتز نے قتل مستعین کا حکم دیا۔ اور محمد بن طولون کو بھی یہ لکھ بھیجا۔ احمد بن طولون نے اوسکو منع کیا مستعین کے قتل سے اور احمد بن طولون معہ مستعین کے قاطول کیطرف گیا اور راہ میں اوسکو حاجب سعید بن صالح کے سپرد کیا۔ سعید نے اوسکو ایسا مارا کہ مر گیا۔ پھر اوسکا سر معتز پاس بھیجا اوسنے اوسکے دفن کا حکم دیا۔ مدت بادشاہت مستعین کی خلع بیعت تک تین برس نو مہینے کچھ دن تہی عمر اوسکی چوبیس ۲۴ برس کی تہی۔ اسی برس میں عیسی بن شیخ کو رملہ پر حاکم کرکے اوسکا نائب جسکا نام ابو المعز تھا وہاں بھیجا۔ یہ عیسے بن شیخ شیبانی تھا اور وہ عیسی بن شیخ بن سلیک اولاد جساس بن مرہ بن ذہل بن شیبان سے تھا۔ جبکہ فتنہ ترکوں کا عراق میں پھیلا تو ابن شیخ مذکور دمشق اور اوسکے عالموں پر غالب ہوکر وہ جو شام سے خلیفہ کے پاس خراج بھیجے تھے موقوف کرکے آپ مالک ہوا

اس برس میں محمد بن بشار بصری اور محمد بن مثنی ابن بصری جو مشایخ مسلم بخاری سے ہے فوت ہوئے۔

اب شروع ہوا ۲۵۳ھ ہجری اس برس میں بلوہ کیا لشکر نے واسطے

تنخواہ چار مہینے کے۔ جب وصیف نے اونکو تنخواہ نہ دی تو اونہوں نے اوسپر حملہ کرکے اوسے قتل کیا۔ معتز نے تمام کار وصیف کا بغا شرابی کو دیا۔ اسی برس میں محمد بن عبداللہ بن طاہر بن الحسین فوت ہوا اسی برس میں یعقوب متعلقات ہراۃ اور ابو شبح کا مالک ہوا۔ جب اوسنے قوت پکڑی نواب خراسان وغیرہ اوس سے خوف کرنے لگے۔

پھر شروع ہوا ۲۵۴ھ ہجری

اس برس میں بغا صغیر شرابی مارا گیا رات کو اسطرح سے کہ اپنے یاروں اور لشکریوں سے یہ معہ دو غلاموں کے بارادہ کشتی میں بیٹھنے کے نکلا نگہبان جو پل پر تھے اونہوں نے معتز کو اس سے خبر دار کیا اوسنے اوسکے قتل کا حکم دیا۔ تب قتل کیا اونہوں نے اور اوسکے سر کو معتز کے پاس بھیجا۔

ذکر وفات علی نقی رض

اسی برس کے جمادی الآخر میں علی زکی نے جنکو علی ہادی اور علی نقی کہتے ہیں وفات پائی یہی بارہ اماموں میں سے تھے امامیہ کے نزدیک۔ یہ علی زکی بیٹے محمد الجواد کے تھے جنکا ذکر ۲۲۰ھ ہجری میں گذرا۔ جب سنا متوکل نے کہ اونکے پاس کتابیں اور سلاح ہیں تب لشکر ترکوں کا اونکے گرفتار کرنیکے واسطے رات کو بیخبر بھیجا لشکر نے جاکر آنحضرت کو گھیر لیا اور دیکھا کہ اپنے گھر میں دروازہ بند کئے ہوئے بیٹھے ہیں جب اندر گئے تو اونکو زرہ بالوں کی پہنے ہوئے قبلہ رو پایا اور آیات قرآن متضمن وعدہ وعید کے خوش آوازی سے پڑھ رہے تھے اور نیچے سوائے ریگ اور کنکروں کے کچھ فرش نہ تھا تو اونکو اوٹھاکر متوکل کے پاس لائے۔ متوکل اوسوقت شراب پیتا تھا اور ہاتھ میں اسکے کاسہ شراب تھا تھا۔ جب متوکل نے اونکو دیکھا تو تعظیم کرکے اپنے ایک طرف اونکو بٹھایا۔ اور کاسہ شراب کا اونکو دینے لگا تب اونہوں نے فرمایا اے بادشاہ مخمور نہیں ہوا گوشت میرا اور خون میرا کبھی مجھکو اس سے معاف رکھ تب اوسنے معاف کیا۔ اور فرمایش شعر پڑھنے کی کی آپنے فرمایا مجھے شعر کم آتے ہیں جب متوکل نے زیادہ اصرار کیا تو شعر پڑھے جنکا مضمون یہ تھا۔ اہل دنیا چوٹی پہاڑ پر یعنی بلندی پر شب باش ہوتے تھے اور آدمی اونکی نگہبانی کرتے تھے لیکن اون بلندیوں نے اونکو بے نیاز نہ کیا۔ آخر سے اپنی رہنے کی جگہ سے بعد عزت کے اور سپرد ہوئے گڑھے کے کہ اوسکی گرمی سے وہ خشک ہوا جاتا ہے جبکہ قبر میں دفن ہوچکے تو آواز دی اونکو آواز دینے والوں نے کہ کہاں ہیں سردار تمہارے

اور تاج اور لباس وہ موہنہ کہاں ہیں جو انعام دیتے تھے اب پھاڑے جاتے ہیں پردے
اور تاج - پھر پوچھے گی قبر دفت پوچھنے کے ان مُنہوں سے کہ کیڑے اونکو کھاتے ہونگے مدت
تک نمنے زمانہ میں کھایا پیا - اب بعد بہت کھانے کے تم ایسے ہوئے کہ تم کو کھاتے ہیں -
متوکل یہ سُنکر بہت رویا اور شراب کے اوٹھانے کا حکم دیا اور پوچھا کہ اے ابوالحسن آیا
تیرے ذمے کچھ قرض ہے آپ نے فرمایا ہاں چار ہزار دینار - اوسنے چار ہزار دینار دیئے اور
اونکو بعزت تکریم اونکے مکان پر بھیجدیا پیدائش آنحضرت کی ماہ رجب ۲۱۴ھ ہجری میں ہوئی
اور ۲۱۳ھ ہجری میں بھی لکھا ہے اور وفات اونکی پچیسویں جمادی الآخر ۲۵۲ھ ہجری میں
سامرہ میں ہوئی علی مذکور کو عسکری بھی کہتے ہیں اسواسطے کہ آپ رہنے والے سرمن رای
کے تھے جسکو عسکر کہتے ہیں کیونکہ وہاں لشکر رہتا تھا علی مذکور دسویں امام تھے بارہ میں سے
یہ باپ تھے حسن عسکری کے - اور حسن عسکری گیارہواں امام بارہ اماموں سے تھے - اسطرح
کہ حسن بن علی جنکا ذکر ہے بیٹے محمد الجواد بن علی الرضا بن موسیٰ کاظم بن جعفر صادق بن محمد
باقر بن علی زین العابدین بن الحسین بن علی بن ابی طالب - ولادت حسن عسکری کی ۲۳۰ھ
میں اور وفات اونکی ربیع الاولیٰ میں ہوئی اور یہ بھی لکھا ہے جمادی الاولیٰ ۲۶۰ھ ہجری
میں سرمن رای میں ہوئی - اپنے باپ علی النقی مذکور پاس مدفن ہوئے - حسن عسکری مذکور
یہ باپ ہیں محمد منتظر صاحب سرداب کے - محمد منتظر وہ بارہویں امام ہیں موافق مذہب امامیہ کے
اونکو قاسم مہدی حجۃ بھی کہتے ہیں پیدائش اونکی ۲۵۵ھ ہجری میں ہوئی ہے - شیعہ کہتے ہیں
وہ ایک کوٹھری میں جو اونکے باپ کے گہر میں سرمن رای میں تہا تشریف لے گئے اوسکی ماں دیکھتی
دیکھتی تہی لیکن وہاں سے پھر نہ نکلا عمر اوسکی نو برس کی تہی یہ ۲۶۵ھ ہجری میں واقعہ ہوا اگرچہ
اس میں اختلاف بھی ہے - اسی برس میں احمد بن رشید چچا واثق کا فوت ہوا - اسی برس
میں احمد بن طولون مصر پر حاکم ہوا -

پھر شروع ہوا ۲۵۵ھ ہجری - اس برس میں یعقوب بن لیث
صفار نے کرمان کا حاکم ہو کر فارس پر بھی بزور حکمرانی کی اور شیراز پر جا کر رعایا کو امان دی خلیفہ
کو لکھا کہ تو میری اطاعت قبول کر - نامہ اس مضمون کا معہ تحفہ گراں قیمت کی کہ اوس میں

دس باز سفید اور سو سیر مشک تھا بھیجا۔

ذکر خلع کرنے معتز اور اوس کے مرنے کا

اسی برس میں بیعت معتز بن جعفر متوکل بن محمد المعتصم بن ہارون رشید کی بدھ کے دن ستائیسویں رجب کو ٹوٹی۔ معتز کے نام میں اختلاف ہے بعض نے محمد کہا ہے اور بعض نے زبیر۔ کنیت اوسکی ابو عبد اللہ تھی۔ اور بعض نے سوا اسکے لکھی ہے پیدائش اسکی سر من رای میں ماہ ربیع الآخر ۲۳۲ ہجری میں ہوئی۔ ما اسکی قبیحہ لونڈی ہی موت اوسکی شعبان کی دوسری تاریخ ہوئی۔ اسکی موت کا سبب یہ تھا کہ ترکوں نے اپنے کہانے کے واسطے اوس سے مال طلب کیا لیکن معتز پاس اوسوقت کچھ نہ تہا کہ اونکو دیتا۔ پہر ترکوں نے کم کرکے پچاس ہزار دینار طلب کیے اوسوقت معتز نے اپنی ماں قبیحہ سے پوچھا کہ تیرے پاس کچھ ہو تو دے۔ اوسنے کہا میرے پاس کچھ نہیں تب ترکوں اور مغربیوں اور افغانوں نے اتفاق توڑنے اوسکی بیعت کا کرکے اوسکے دروازہ پر آئے اور کہا کہ ہمارے پاس آ۔ اوسنے عذر کیا کہ میں نے کل دوا پی تہی اور اوسنے عمل کیا ہے اگر نہیں کچھ ضرورت ہو تو بعض میرے پاس آؤ اوسوقت ایک گروہ نے وہاں جاکر معتز کو کہینچتے ہوئے دروازہ حجرہ تک لائے اور گرزوں سے اوسکو مارا کرتا اوسکا پہاڑ کر دہوپ میں کہڑا کیا کہ مارے گرمی کے ایک پاؤں رکہتا تہا دوسرا اوٹھاتا تہا بعضے اوسے ٹہوکر مارتے تھے اور وہ ہاتھ سے روکتا تہا پہر حجرہ میں اوسے بند کیا اور ابن ابی الشوارب قاضی کو مع ایک جماعت کے بلاکر گواہی اوسکی بیعت توڑنے پر دی۔ پہر معتز کو ایسے شخص کے سپرد کیا کہ اوسکو عذاب دیتا تھا کہانا پانی بند کیا تین دن تک پھر ایک گرہی میں بند کرکے اوسپر گچ گیری کی یہانتک وہ فوت ہوا اب اسے سامرہ میں منتصر پاس دفن کیا بادشاہت اوسکی ابتدائی ایام بیعت سامرہ سے خلع تک چار برس سات مہینے سات دن کم تھی۔ عمر اوسکی چوبیس ۲۴ برس تئیس دن کی تہی وہ گورا سیاہ بال والا تہا۔

ذکر بادشاہت مہتدی کا

چودہواں بادشاہ عباسیوں کا تہا۔ ستائیسویں رجب دن بدھ کے اس برس میں محمد بن واثق کی خلافت پر بیعت کی گئی اور لقب مہتدی باللہ ہوا کنیت اوسکی ابو عبد اللہ تہی۔ ما اسکی قرب رومیہ تہی۔ اسی برس کے رمضان میں قبیحہ معتز کی ماں کہ جب سے اوسکا بیٹا قتل ہوا تہا پوشیدہ

رہنی ہتی ظاہر ہوئی قبیحہ کا بہت مال بغداد میں تھا اوسکے لاکہہ دینار زمین میں مدفون تھے ایک تھیلی زمرد انڈے برابر کی اور ایک تھیلی موتی انڈے برابر کی ایک تھیلی یاقوت سرخ کی بقدر پیمانہ گیہوں نکلی - یہ سب لیکر صالح بن وصیف کے پاس گیا اوسنے جب اس مال پر نظر کی تو کہا کہ برا حال کرے اللہ قبیحہ کا کہ بیٹے کو پچاس ہزار دینار کے واسطے قتل کروایا اور اسقدر مال اوس پاس تہا متوکل نے اوسکا نام قبیحہ بسبب حسن وجمال کی ضد پر رکہا تہا جیسے کہ حبشی کا نام کافور رکہتے ہیں پہر مکہ گئی بددعا دیتی تھی صالح بن وصیف کو یہ کہکر کہ ہماری پردہ دری کی اور اولاد کو قتل کیا اور مال چھینا اور شہر بدر کیا اور ہم سے برا سلوک کیا -

ذکر ظاہر ہونے شاہ زنگ کا

اسی برس میں پہلا خروج بادشاہ زنگ علی ابن محمد بن عبدالرحیم کا ہوا جسکا نسب عبدالقیس سے ہے اسطرح کہ جمع ہوئے اوسپر زنگی سباخ کے رہنے والے جو بصرہ کیطرف رہتے تھے اوسنے دعوے کیا کہ میں علی بیٹا محمد بن احمد بن عیسی بن زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ہوں - جب اسپر لوگ جمع ہوئے تو دجلہ سے عبور کر کے دیناری میں اوترا - اس سے پہلے بادشاہ زنگ سامرہ میں مستنصر کے پاس تہا ندیم اونکی اپنے شعروں میں کہتا تہا پہر اوسنے ۲۴۹ہجری میں سامرہ سے کوچ کر کے احسا میں رہنا اختیار کیا پھر ۲۵۵ہجری میں بصرہ کو جاکر خروج کیا - لشکر اسکا دا ہنے بائیں لوٹ کیواسطے منتشر ہوا اور لوٹ پاٹ کر اسی برس میں خفاجہ بن سفیان امیر صقلیہ کا فوت ہوا اور اوسکا بیٹا محمد اوسکے بعد اوسکی جگہ حاکم ہوا اسی برس میں محمد بن کرام مصنف مقالہ کا جو تشبیہ میں انتقال کیا موت اوسکی شام میں ہوئی ہرچند ارادہ رہنے سجستان کا تہا اسی برس میں عبداللہ بن عبدالرحمان دارانی صاحب مسند ذوالحجہ میں فوت ہوا عمر اوسکی پچہتر برس کی تہی اس برس میں ابوعثمان عمرو بن بحر جاحظ صاحب تصانیف مشہورہ فوت ہوا - یہ ہزل بہت نادرہ کہ کہتا تہا خلفا کا دوست اور ندیم تھا اوسنے علم کلام نظام متکلم سے پڑہا - جاحظ ابن زیات کے سبب سے متعلق ہوا تہا جب ابن زیات مارا گیا تو وہ قید ہوا لیکن پہر چھوٹا - جاحظ کہتا تہا میں متوکل پاس گیا اوسکے بیٹے کی تعلیم کے لئے جب سامنے اوسکے سامرہ میں گیا تو مجھے نالایق جانکر دس ہزار درہم دیکر پہیر دیا - جاحظ نے بہت کتابیں تصنیف

کی ہیں اونیں سی کتاب بیان وتبیین ہی جس میں نظم ونثر جمع کیا ہے۔ اور کتاب الحیوان اور
کتاب الغلمان اور کتاب فرقون اسلامیہ میں ہیں۔ یہ بڑی آنکھوں والا تھا جیسے مفہوم اسکے نام
کا ہے۔ مبرد کہتا ہے کہ میں حافظ پاس اوسکی مرض میں گیا۔ جب اوسکی خبر پوچھی تو اوسنے کہا
کیا حال ہوگا اوس شخص کا جسکا آدھا دھڑ مفلوج ہو نہیں سپٹتا جسکو پھیلانا چاہوں اور
دوسرا آدھا منقرس ہے اگر مکھی اوسپر اڑے تو ربخ ہوا اور باوجود اسکے نوے برس سے
بڑھ گیا ہوں۔ پھر شعر پڑھے جنکا مضمون یہ ہے۔ تو امید کرتا ہے کہ رہوں بڑھاپے میں جیسا
جوانی میں تھا یہ نہیں ہوسکتا جھوٹی بات جانتا ہے تیرا نفس کہ پٹرا پرانا مثل نئی کے نہیں
ہوتا روایت کی ہے کہ وہ سبب گرنے کتابوں کے موا۔ اوسکی عادت یہ تھی کہ کتابوں کو کھڑی
چنتا اپنے گرد مثل دیوار کے اور بیچ میں آپ بیٹھتا تھا اتفاقاً وہ اوسپر گریں چونکہ پیا تمام کیا
محرم اس سال میں۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۵۶ ہجری

اس برس میں جمع کیا موسی بن بغا نے اپنا لشکر واسطے قتل صالح بن وصیف کے ہر چند وہ بھاگا اور چھپا لیکن موسی نے اوسے پکڑ کر قتل کیا

ذکر بیعت توڑنے مہتدی اور اونکے مرنے کا

اس برس میں پندرہویں رجب کو بیعت توڑی محمد مہتدی بن ہارون کی واثق بن معتصم
نے اور یہ اٹھارہویں رات رجب کو فوت ہوا۔ سبب اسکے مرنیکا یہ تھا کہ اوسنے قصد کیا تھا
قتل موسی بن بغا کا جبکہ موسی بعض خوارج سے لڑنے گیا تھا۔ مہتدی نے بایکیال کو کہ سرداران ترک
سے تھا لکھا کہ تو موسی بن بغا کو قتل کرکے اوسکے قایمقام ہو۔ بایکیال نے موسی کو اس امر سے
مطلع کیا۔ یہ دونو قتل مہتدی پر متفق ہو کر سامرہ میں گئے بایکیال مہتدی پاس آیا تو مہتدی نے
اوسے گرفتار کرکے قتل کیا اور واسطے لڑائی موسی کے ترک جو مہتدی کے لشکر میں تھے وہ
سب اس سے جدا ہو کر موسی سے جاملے۔ مہتدی اس امر سے ضعیف ہو کر بھاگا اور قلعہ بند ہوا
لیکن اونہوں نے اوسے گھیر کر پکڑا اور خصیئے اوسکے کاٹے تب وہ مر گیا اور مقبرہ منتصر میں دفن
کیا۔ مدت بادشاہت مہتدی کی گیارہ مہینے پندرہ دن تھی عمر اسکی اٹھتیس برس کی تھی
یہ گندم گوں تو ندوالا چھوٹا قد بڑی ڈاڑھی والا تھا۔ پیدایش اسکی قاطول میں ہوئی۔ یہ مرد

پرہیزگار کثیر العبادت تھا چاہتا تھا کہ میں بنی عباس میں ایسا ہوں جیسا عمر بن عبد العزیز بنی امیہ میں۔

ذکر خلافت معتمد علی اللہ کا

یہ پندرہواں بادشاہ عباسیوں کا تہا جبکہ مہتدی بعد خلع کے مارا گیا تو امرائے دولت نے ابو العباس احمد بن متوکل کو قید سے نکال کر بیعت کی لقب اوسکا معتمد علی اللہ ہوا۔ اوسنے اپنا وزیر عبد الصمد بن یحیی بن خاقان کیا۔ اس برس میں بادشاہ زنک ابلہ کو بعد لڑائی کے لیکر وہاں کی رعایا کو قتل کیا اور شہر کو جلایا چونکہ وہ شہر لکڑی کا بنا ہوا تھا آگ اوس میں جلد لگی۔ پھر عبادان پر بے جدال و قتال حاکم ہوا پھر اہواز کو بزور تلوار اپنے قبضہ میں لایا اس برس میں عیسی بن شیخ شام سے معزول ہوا۔ اوسنے زمان حکومت میں خراج دینا بغداد سے موقوف کیا تہا جیسا ہمنے ذکر کیا پھر حاکم کیا عیسی کو ارمینیہ پر اور شام کا حاکم ماجور کو کیا ماجور وہاں جاکر بعد جدال و قتال کے لشکر عیسے سے فتحمند ہوکر شام کا حاکم مستقل ہوا۔ اس برس میں امام محمد بن اسماعیل بخاری جعفی صاحب مسند صحیح کا فوت ہوا یہ واسطے طلب حدیث کے شہروں میں گیا پیدائش اسکی سنہ ۱۹۴ ہجری میں تیرہویں شوال کو ہوئی بخاری نے کہا ہے کہ میں حفظ کرواتا تھا حدیث کو جبکہ دس برس کا تھا۔ لکھنے والوں کو جب بارہ برس کا ہوا تصنیف کیا قضایا صحابہ کو اور تابعین اور اقوال اونکے اور کتاب تاریخ اسوقت نزدیک قبر رسول اللہ صلعم کے تھا اور کہا اوسنے کہ ہمنے نکالا احادیث صحیح کو غیر صحیح سے چھ لاکھ اور ہمنے اپنی کتاب میں نہیں داخل کی مگر جو کہ میرے نزدیک صحیح تھی۔ ایک مرتبہ پھر بغداد میں وارد ہوا۔ تب اہل حدیث نے کوشش کرکے سو حدیث کی متن اور سندوں کو بدل کی دس آدمیوں کو مقرر کرکے ایک ایک شخص کو بخاری پاس بھیجا اور حدیث مذکورہ اوس سے پوچھی لیکن بخاری نے اون سب حدیثوں میں یہ کہا کہ میں نہیں جانتا اونکو جب سب پوچھ چکے تو اوسنے کہا کہ حدیث اول تو اسطرح اور جو اصل تھی بیان کی اور دوسری اسطرح سے اسیطرح سب کی حقیقت بیان کی بخاری اور امیر بخارا میں مناقشہ واقع ہوا جسکا نام خالد تہا خالد نے یہ مقرر کیا جو شخص کہتا ہے کہ بخاری قایل ہے مخلوق ہونے افعال عباد کا اور مخلوق ہونے قرآن کا اوسے زمین

ہیں گاڑ ماتب بخاری نے اوسپر تبرّا کیا اور بڑا اجانکر وہاں سے کوچ کرکے قریہ خرستنک میں کہ سمرقند سے دو فرسخ تھا اپنے قرابتیوں کے پاس آیا اور وہیں عید فطر کی رات اس برس میں فوت ہوا۔

اب شروع ہوا ۲۵۷ھ ہجری

اس برس میں زنگیوں نے بصرہ کو لیکر خراب کیا اور اوسکے رہنے والوں کو قتل کیا۔ اسی برس میں مالک ہوا یعقوب متعلقات بلخ کا پھر کابل میں جاکر وہاں کا حاکم ہوا اور تحفہ خلیفہ پاس بھیجا وہیں بُت اوس شہر کے تھے اس برس میں قصد کیا حسن بن زید علوی حاکم طبرستان نے کورکان کا۔ اور لے لیا اوس کو۔ اسی برس میں خفاجہ امیر صقلیہ نے اپنے غلام کو قتل کیا جیسے ذکر ہوا اوپر ۲۵۵ھ ہجری میں۔ اور حاکم کیا محمد بن احمد اغلبی حاکم افریقیہ کو صقلیہ پر اس برس میں محمد بیٹا یعقوب کا عباس بن فرج ربا بغی لغوی جان بحق ہوا۔

اب شروع ہوا ۲۵۸ھ ہجری

اس برس میں بھیجا معتمد نے اپنے بھائی موفق ابواحمد کو واسطے لڑائی زنگ کے۔

اب شروع ہوا ۲۵۹ھ ہجری

اس برس میں حاکم ہوا یعقوب صفار نیشاپور پر۔ اس برس میں فوت ہوا محمد بن موسیٰ بن شاکر جو ان تینوں بھائیوں میں سے تھا جنکی طرف منسوب ہے حیل بن موسیٰ جو مشہور ہیں نام اون دونوں بھائیوں کا احمد اور حسین۔ یہ حاصل کرنے علوم قدیمہ میں صاحب ہمت تھے ہندسہ اور حیل اور موسیقی میں کمال رکھتے تھے۔ جب ماموں کو پہلی کتابوں سے دریافت ہوا کہ تمام زمین کا دَور چوبیس ہزار میل کا دَور ہے تو اوسنے بارادہ تحقیق مقرر کیا بنی موسے مذکور کو اوسکے لکھنے پر پوچھا کہ زمین ہموار کونسی ہے تب لوگوں نے سخت زمین سنجار اور نرم زمین کوفہ کو بتایا ماموں نے اونکے ساتھ ایک گروہ کیا جنکے قول پر اعتماد تھا یہ سب زمین سنجار میں گئے اور بلندی قطب شمالی کی دریافت کرکے وہاں ایک میخ گاڑی اور اوسمیں ایک رسّی لمبی باندہی اور اوس رسّی کا سرا پکڑکر قطب شمالی کی طرف سیدہے گئے اور اپنی دانست میں کجی نہ کی اسی طرح سے جہاں رسی ہوچکتی تھی وہاں میخ گاڑتے اور اوس میں اَور رسی باندہتے مثل پہلی رسی کے یہانتک کہ ایسی جا پہونچے کہ وہاں سے بلندی

قطب شمالی کی زیادہ ہونے لگی اسی طرح ایک درجہ تحقیق ہوا جب اونہوں نے اوسکو ناپا تو چھیاسٹھ میل اور دو تہائی میل کی ہوئی۔ پھر جہاں سے پہلے ماپنا شروع کیا تھا گئے اور میخ میں رسی باندھ کر جنوب کیطرف گئے بغیر کجی کے اور پہلی طرح سے رسیاں باندھیں یہانتک کے ایسی جائے پہونچے کہ گھٹنے لگا وہاں بلندی قطب شمالی کا ایک درجہ تب اوسکو ناپا تو وہ چھیاسی میل اور دو تہائی میل کی ہوئی تب اونہوں نے مامون پاس آنکر بیان کیا تب مامون نے چاہا کہ اوسکو اور جاے بھی تحقیق کراے تب اونکو زمین کوفہ کی طرف بھیجا وہاں بھی اوسیطرح سے پیمایش کی۔ لیکن حساب دونوں موافق ہو گئے وہاں سے پھر کر مامون سے بیان کیا تب اوسکے نزدیک صحیح و تصدیق ہوئی اس پیمایش اور پہلی کتابوں کی۔ پھر ضرب کیا میلوں مذکور کو تین سو ساٹھ میں جو درجے آسمان کے ہیں تو حاصل چوبیس ہزار میل ہوے کہ وہ دور زمین کا ہے میں کہتا ہوں کہ ابن خلکان اور اور مورخوں نے ایساہی نقل کیا ہے لیکن تحقیق یہ ہے کہ پانا زمانہ مامون میں ایک حصہ درجہ کا چھیاسٹھ میل اور دو تہائی میل کا غیر صحیح ہے کیونکہ یہ حصہ درجہ کا موافق راے قدما کے ہے اور مامون کے زمانہ میں حصہ درجہ کا چھپن میل تھا یہ علم ہیئت میں بھی تحقیق ہو چکا ہے۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۶۰ ہجری

اس برس میں قتل کیا میجور حاکم حمص کو عرب نے اور وہاں کا حاکم بکتمر کو کیا اسی برس میں مالک بن طوق تغلبی رحبہ میں فوت ہوا۔ رحبہ کو اوسنے بنایا تھا اسلیے اوسکی طرف منسوب ہوتا ہے یعنے بولتے ہیں رحبہ مالک۔ اسی برس میں حسن بن علی بن محمد بن علی بن موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب جو مشہور عسکری تھے فوت ہوے یہ بھی بارہ اماموں میں سے ہیں موافق مذہب امامیہ کے۔ یہ باپ محمد منتظر کے ہیں جو سرمن رای کی غار میں ہیں موافق اونکے مذہب کے پیدایش اونکی سنہ ۲۵۵ میں ہوئی جیسے گذرا سنہ ۲۵۵ ہجری میں۔ اس برس میں حسن بن محمد زعفرانی فقیہ جو شافعی کے یاروں بغدادی سے تھا فوت ہوا اس برس میں حنین بن اسحق طبیب بغدادی جسنے کتابیں حکماء یونان کی عربی میں نقل کیں اور یہ نہ پردست عالم تھا اور ہی ملک عدم کا ہوا اوسنے کتاب اقلیدس اور کتاب مطلیوس کو جو جبطی سے عربی کیا اور اونکو اصلاح و تکرار تنقیح کیا۔ عباد ...

کسر عین مہملہ اور فتح با موحدہ کے منسوب ہے طرف عباد حیرہ کے جو کئی قبیلے ہیں قبایل ہیں سے جنہوں نے نازل کیا حیرہ کو یہ لوگ نصاری تھے اونکی طرف خلق کثیر منسوب ہے ازانجملہ عدی بن زید عبادی ہے۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۶۱ ہجری

ذکر بادشاہت نصر بن احمد سامانی کا

ماورالنہر میں اور ابتدا اونکی بادشاہت کا اسی برس میں حاکم کیا نصر بن احمد بن اسد بن سامان نے حداۃ بن عثمان بن طغاث بن نوشروبن بہرام بن چوبین کو۔ بہرام چوبین وہ ہے جسکا ذکر اخبار کسرے پرویز میں گذرا۔ اسد بن سامان کے چار بیٹے نوح۔ احمد۔ یحیی۔ الیاس تھے یہ چاروں وقت مرنے ماموں رشید کے خراسان میں تھے۔ ماموں نے اولاد اسد بن سامان کو اکرام کیا اور سب سے پہلے اونکو حاکم کیا۔ جب ماموں خراسان سے عراق میں آیا تو خراسان پر غسان بن عباد کو خلیفہ اپنا کیا۔ غسان مذکور نے احمد بن اسد کو فرغانہ کا حاکم کیا سنہ ۲۰۴ ہجری میں اور یحیی بن اسد کو شاش کا مع اسرشنہ کی اور الیاس بن اسد ہرات کا حاکم ہوا اور نوح بن اسد سمرقند پر حاکم ہوا۔ جب طاہر بن حسین خراسان پر حاکم ہوا تو اوسنے اونکو بدستور رکھا اس میں نوح بن اسد فوت ہوا بعد اوسکے الیاس ہرات میں جان بحق ہوا اوسکی جگہ اوسکا بیٹا محمد بن الیاس حاکم ہوا احمد بن اسد کے سات بیٹے تھے۔ نصر۔ یعقوب۔ یحیی۔ اسد۔ اسماعیل۔ اسحاق۔ حمید۔ پھر احمد بن اسد نے انتقال کیا۔ تب نصر اوسکا بیٹا اوسکی جا حاکم ہوا اسماعیل اپنے بہائی نصر کی بہت خدمت کرتا تہا یہانتک کہ نصر نے اوسکو حاکم بخارا کیا۔ اسی سنہ ۲۶۱ ہجری میں بعد اسکی سعی کرنے والوں نے نصر او اسماعیل میں ایسا فساد کر دیا کہ نوبت لڑائی کی سنہ ۲۷۵ ہجری میں ہوئی اور اسماعیل اپنے بہائی نصر پر غالب آیا۔ تب اوسے گرفتار کرکے اسماعیل پاس لائے تو یہ استقبال کو گیا اور زمین بوسی کی اور اوسکی جگہ اوسے بھیجا۔ اسماعیل بخارا میں رہا۔ یہ ایک مرد نیک اہل علم کا دوست تھا اور اونکی بزرگی کرتا اسیواسطے یہ ہمیشہ بادشاہ رہا اور اوسکی اولاد بھی بادشاہ ہوئی اور مدت دراز تک بادشاہت اوسکی اولاد میں رہی جیسے ہم ذکر کرینگے انشاءاللہ تعالی اسی برس میں اہل فرغانہ

سے نے نافرمانی احمد بن طولون کی کی تب احمد مذکور نے اوسپر لشکر بھیجکر گھیر لیا برقہ کو اور فتح کرکے ایک گروہ رئیسوں کا گرفتار کیا اس برس میں محمد بن احمد بن محمد بن ابراہیم بن اغلب صاحب افریقیہ کا جمادی الاولی میں فوت ہوا۔ بادشاہت اسکی دس برس پانچ مہینے پندرہ روز رہی اسکے بعد اسکا بھائی ابراہیم بن احمد بن محمد حاکم ہوا ابراہیم نے بعد چند سے صقلیہ میں جاکر بہت بڑی فتحیں کی اور راہ خدا میں جہاد کیا جیسا حق جہاد کا تھا آخر کو بغنہ کی رات انیسویں ذیقعدہ کو سنہ ۲۸۹ھ میں صقلیہ بعارضہ ضرب فوت ہوا رحم کرے اللہ اوسپر اوسکا جنازہ افریقیہ میں لیجاکے قیروان میں دفن کیا بادشاہت اسکی پچیس برس رہی۔ یہ نہایت عقلمند تھا جتنا مال تھا سب اوسنے تصدق کیا اسی برس میں حسن بن عبد الملک بن ابی الشوارب قاضی القضاۃ جو اولاد عتاب بن اسید سے تھا۔ وہ اسید جسے نبی نے حاکم مکہ کا کیا تھا۔ اسید فتح ہمزہ اور کسرہ سین مہملہ اور سکون یا مثناۃ کی اور دال کے ہے۔ اسی برس میں ابو یزید بسطامی زاہد جسکا نام طیفور بن عیسیٰ بن سروشان تھا فوت ہوا۔ سروشان بعد مجوس ہونے کے ایمان لایا اسی برس میں ابو الحسن مسلم بن الحجاج نیشاپوری صاحب مسند صحیح مر گیا۔ یہ ملکوں میں واسطے حدیث سننے کے گیا تھا مسلم کہتا کہ میں نے اس مسند صحیح کو تین لاکھ ہزار حدیث سنی ہوئی سے تصنیف کیا جب بخاری نیشاپور میں گیا تو وہاں مسلم ملا اور جب مسئلہ خلق لفظ کا پیش آیا تو تمام آدمی اوس سے جدا ہوئے مگر مسلم بخاری سے کہتا تھا مجھے چھوڑ کہ میں تیرے پانوں چوموں اے اوستاد اوستادوں کے اور سردار محدثوں کے اور طبیب حدیث کے۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۶۲ ہجری۔ اس برس میں خبیث حاکم زنگ نے لشکر طرف متعلقات واسط کے بھیجکر قتل کیا اور جلایا اور لوٹا۔ اسی برس میں عمر بن شبہ نے انتقال کیا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۶۳ ہجری۔ اس برس میں خبیث حاکم زنگ نے لشکر طرف متعلقات کے بھیجا اس برس میں حاکم ہوا یعقوب صفار ہواز پر اس برس میں ماجور منقطع دمشق میں اور احمد بن طولون مصر سے دمشق کیطرف گیا پھر حمص پر پھر حماۃ پھر حلب اور ان سب کا مالک ہوا۔ پھر احمد بن طولون انطاکیہ میں گیا اوسیما طویل حاکم انطاکیہ کو

پیغام اطاعت کا دیا اوسنے انکار کیا تب احمد اوسسے لڑکر انطاکیہ پر حاکم ہوا زبردستی اور سیما لمبا
بڑی لڑائی کے مارا گیا پہر احمد نے طرسوس میں جاکر وہاں رہنے کا ارادہ کیا واسطے جہاد کے لیکن
اسکے رہنے سے وہاں نرخ مہنگا ہوا اور اناج صرف ہوگیا یہ حال دیکہہ کر شام میں پہر آیا۔ اسی برس
میں چین میں ایک خارجی مجہول النسب اور اسم نے خروج کیا اور لشکر کثیر سے ارادہ شہر خانفوکا
کہ چین میں ہے کیا وہ شہر فصیل دار ہے اور ایک نہر بڑی اوسمیں ہے اور اوس میں عالم
مسلمانوں اور نصاریٰ اور یہود مجوس وغیرہ کا اہل چین سے بہت سے ہیں اوسکو محاصرہ کرکے
فتح کیا اور وہاں کے باشندے بیشمار مارے اور چین کے بہت سے شہروں پر حاکم ہوا۔ بعد اوسکے
بادشاہ چین کی لڑائی سے وہ مارا گیا اور لشکر اوسکا ایسا بھاگا کہ پہر جمع نہ ہوا اسی برس میں ابراہیم
بن احمد بن محمد اغلبی حاکم افریقیہ نے شہر رقادہ کے بنانے سے فراغت پائی اور وہاں رہنے لگا
اور اوسکا بنانا شروع کیا تہا ۲۶۳ سنہ ہجری میں اسی برس میں قبیحہ مادر معتز کی فوت ہوئی اسی
برس میں یونس بن عبد الاعلیٰ بن موسیٰ جو اصحاب شافعی سے تہا مصر میں راہی ملک عدم کا ہوا۔
اسی برس میں ابو ابراہیم مزنی صاحب شافعی کا جان بحق ہوا۔ یونس مذکور شافعی کے شعر روایت
کرتا ہے اور کہا ہے اوسنے کہ میں نے سنا شافعی کو کہتا تہا ساتھ قول رضا ناس کے آرزو تھی
کہ نہیں پائی جاے بے بس تو اوسمیں اپنی ذات کی صلاح باب دینیا یا دین میں دیکھی تو لازم پکڑ
اوسکو۔ عبد الرحمن مولف تاریخ مصر کا جو مشہور ہے پوتا یونس مذکور کا تہا اسطرح کہ عبد الرحمن بن احمد
بن عبد الاعلیٰ مذکور۔ پیدائش یونس مذکور کی ۱۹۰ سنہ ہجری میں ہوئی۔

پھر شروع ہوا ۲۶۵ سنہ ہجری - اس برس میں زنگ نے نعمانیہ کو فتح کر کے
جلایا اور لوٹا پہر جرجرایا میں گئے شہر والے بغداد میں گئے۔

ذکر موت یعقوب صفار

اسی برس میں یعقوب بن لیث الصفار انیسویں شوال کو بیچ لشکر کے نیشا پور کے جو متعلقات اہواز سے
ہے فوت ہوا مرض اوسکا درد قولنج تہا حکما نے حقنہ اوسکا تجویز کیا لیکن حقنہ نہ کیا۔ معتمد نے اوسکے
پاس قاصد معہ نامہ کے بھیجا تہا اور صلح چاہی تہی جب یعقوب بیمار تہا اوسنے قاصد کو سامنے
بلاکر اوسکے سامنے تلوار اور روٹی خشکے کی اور پیاز رکہا اور قاصد سے کہا کہ خلیفہ سے تو کہہ

کہ اگر میں مرا تو آرام پایا مجھہ سے اگر اچھا ہوا تو مجھہ میں اور تجہہ میں سوا ے اِس تلوار کے نہیں
اور اگر تو نے مجھے شکست دیکر فقیر کیا تو کھاؤنگا یہ روٹی اور پیاز یعقوب نے فتح کیا تہا رخج کو اور
قتل کیا تہا اوسکے بادشاہ کو اور اختیار وہاں کی رعایا کا اوسکے ہاتھہ دیا تہا - بادشاہ رخج
سونے کے تخت پر جلوس کرتا تھا اور دعوی خدائی کا رکہتا تہا یعقوب دانا عقلمند تہا اور ابتدائی
عمر میں یہ چاندی بناتا تھا اِسی واسطے اوسکو صفار کہتے ہیں صالح بن نصر کنانی کہ اہل سجستان
سے تھا اوسکا بچپن کا یار تہا اور مشہور تہا کہ احسان کرتا تہا لڑائی خوارج میں جب صالح جان بحق
ہوا تو اوسکی جگہ درہم بن جسین کو حاکم کرکے یعقوب نے درہم سے وہی کیا جیسے صالح سے کرتا تہا
لیکن درہم امور لشکر کو انصرام نہ کرسکتا تہا جبکہ ضعف اور عجز درہم کا دریافت ہوا لوگ یعقوب
صفار مذکور پر جمع ہوئے اور اپنی مہمات کا اوسے مالک کیا - جب یہ درہم نے سُنا تو بے جھگڑے
حکومت اوسکو سونپی - پہر مستعد ہوا یعقوب حکومت پر یہانتک کہ قوی حاکم شہروں پر ہوا جدیا
اوسکا ذکر کئی جا پر ہوا - جب یعقوب فوت ہوا تو اوسکا بہائی عمر بن لیث حاکم ہوا - اور خلیفہ کو
اوسنے لکہا کہ میں تیرا مطیع ہوں - تب موفق نے اوسکو خراسان اور اصفہان اور سجستان
اور سندا ور کرمان پر حاکم کیا اور اوسکو خلعت حکومت کا دیا - اِسی برس میں ابراہیم بن ہانی بن
اسحاق بنابری فوت ہوا - یہ منجملہ ابدال تہا -

پھر شروع ہوا ٢٦٦ہ - اِس برس میں اہل حمص نے اپنے حاکم عیسی کرخی
کو مارا اور اِس برس میں رعایا اون شہروں کی جو تحت حکومت خلیفہ کے تہی بہ سبب تغلب
سرداران اور لشکر کے رنج اور مصیبت میں رہی کیونکہ اونکو خوف کسی کا نہ تہا جو چاہتے تھے سو
کرتے تھے کوئی اونکا مانع اور مزاحم نہ تہا اِسلیے کہ موفق تو مصروف تہا زنگیوں کے لڑائی میں
اور خلیفہ معتمد سوا ے امور سلطنت کے اور چیزوں میں تہا اور عاجز تہا -

پھر شروع ہوا ٢٦٧ہ ہجری - اِس برس میں خلیفہ کے بہائی
موفق اور حبیش حاکم زنگ میں کئی لڑائیاں ہوئیں جنکا ذکر موجب طوالت ہے آخر کو
زنگیوں نے اہواز پر فتح پائی اور اوسپر حاکم ہوئے پہر موفق شہر بادشاہ زنگ پر گیا لیکن وہ شہر
بنہایت مضبوط تہا نام اوسکا مختارہ تھا موفق نے اوسکو گھیر لیا تب اوسکی رعایا نکلی اور امن

چاہا اور ہانیانہ نے محافظت سے ضعیف ہو کر اوسکو سونپ دیا۔ اسی برس میں حسن بن عباس نے صقلیہ کا حاکم ہو کر سرداروں کو ہر طرف بھیجا۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۶۸ ہجری - اس برس میں مخالفت کی لولو غلام احمد بن طولون نے اپنے مولا احمد بن طولون کے اوسوقت میں لولو کی زیر حکومت حلب اور حمص اور قنسرین اور دیار مصر جزیرہ سے تھا اوسنے موفق کو لکہا کہ میرے پاس آ۔ اسی برس میں معتمد نے حکم لعن کرنے احمد بن طولون کا منبر پر دیا کیونکہ اوسنے خطبہ موفق کو قطع کر کے اوسکے نام کو خطبہ سے موقوف کیا تہا معتمد نے یہ امر لاچار ہو کر کیا تہا اسواسطے کہ خواہش خلیفہ کی ابن طولون پر نہی اور معتمد کے واسطے کوئی امر نہ تہا بلکہ اوسکے بہائی موفق کے واسطے تھا معتمد نے ملنا چاہا تہا ابن طولون سے مصر میں تاکہ خفگی کروائے اوسمیں اور اپنے بہائی موفق میں۔ بعد اوسکے یہ کہا کہ اوس زمانہ میں جبکہ اوسکا بہائی زنگ کی لڑائی میں مصروف تہا تب اسحاق بن کنداج نے جو عامل موصل کا تہا اون سرداروں کو جو اوسکے ساتھ تھے گرفتار کر کر بغداد میں بھیجا اور سبقت کی معتمد کی طرف پہرنے میں پہر اوسکو ممکن نہ ہوا کہ مخالفت کرے بعد گرفتار ہونے اوسکے سرداروں کے تب سامرہ میں پھر آیا۔

شروع ہوا سنہ ۲۶۹ و سنہ ۲۷۰ ہجری - اس برس میں صاحب زنگ مارا گیا اوسپر لعنت خدائی۔ وجواور بہت ہمراہی اوسکے مارے گئے بادشاہ زنگ کا سر کاٹ کر نیزہ پر چڑہایا آدمیوں کے آواز تعریف کے ساتھ بلند ہوئی اور موفق اپنی جائے معہ اوسکے سر کے آیا زنگیوں میں سے بہت آدمی متفق ہو کر واسطے امان اوسکے پاس آئے تب اوسنے امان دی پہر سر خبیث کا بغداد میں بھیجا۔ خروج بادشاہ زنگ کا بدہ کے دن چھبیسویں رمضان سنہ ۲۵۵ میں ہوا اور مارا گیا ہفتہ کے دن دوسری صفر سنہ ۲۷۰ ہجری میں۔ پس فاصلہ اونمیں چودہ برس چار مہینے چھہ دن کا ہوا۔ اسی برس میں حسن بن زید علوی حاکم طبرستان کا رحلت کیا ساتہ برس مہینے میں راہی ملک عدم کا ہوا۔ بادشاہت اوسکی اونیس برس آٹھ مہینے چھہ دن تہی اوسکی جائے اوسکا بہائی محمد بن زید حاکم ہوا۔

ذکر مرنے احمد بن طولون حاکم مصر اور شام کا

بعد اوسکے جانے کے طرسوس میں اور پھر آنیکی وہاں سے جب انطاکیہ میں گیا - تو وہاں بھینس کا دودھ بہت پیا اوسکے پیٹ میں خلل ہوا - یہانتک کہ ذرب ہوکر مرگیا اوسکی عمر چھبیس برس کی تہی - یہ شخص دانا عقلمند تہا یہ وہ شخص تہا جسنے قلعہ یافا بنایا اس سے پہلے وہاں قلعہ نہ تہا اور مصر اور قاہرہ میں مسجد جامع بنائیں جو اوسکے ساتھ مشہور ہے وہ مسجد بہت بڑی ہے اوسکے بعد اوسکا بیٹا خمارویہ حاکم ہوا - اسی برس میں محمد بن اسحاق بن جعفر صاغانی اور داؤد بن علی اصفہانی امام اصحاب ظاہر کا فوت ہوا پیدایش اوسکی سنہ ۲۰۲ ہجری میں تہی یہ امام مجتہد پرہیزگار زاہد تہا یہ اوسکے اصحاب ظاہر کہلاتے تھے کیونکہ یہ ظاہر آثار اور اخبار کو لیتے تھے اور تاویلات سے پرہیز کرتے تھے - داؤد شریعت میں قیاس کو جایز نہیں جانتا تہا تو جب اوسکی طرف مضطر ہوا تو اوسکا نام دلیل رکہا - اوسنے بہت احکام خلاف آیمہ اربعہ کے منفرد کئے ازانجملہ یہ ہے کہ کہتا تہا ظروف چاندی سونے میں پینا فقط حرام ہے اور کہانا اور وضو کرنا اور فایدے اوس سے جایز ہیں کیونکہ نبی صلعم نے فرمایا ہے جو شخص کہ ظروف چاندی سونے میں پیئے تو نہیں آواز کرنے کی اوسکے پیٹ میں مگر آگ گرم جہنم کی ایسے مخالف بہت ہیں

اب شروع ہوا سنہ ۲۷۳ اور سنہ ۲۷۵ ہجری - اس برس

میں محمد بن عبدالرحمن بن حکم بن ہشام اموی حاکم اندلس کا بیچ مہینے صفر کو مرگیا عمر اوسکی قریب پینسٹھہ برس کی تہی - مدت حکومت اوسکی چونتیس برس اور کئی مہینے کی تہی وہ حاکم سنہ ۲۳۸ ہجری میں ہوا اوسنے تینتیس بیٹے چہوڑے - جب وہ فوت ہوا تو اوسکے بعد اوسکا بیٹا منذر بن محمد حاکم ہوا - منذر پر بیعت تین راتیں بعد مرنے باپکے ہوئی - اسی برس میں ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی مصنف کتاب سنن کا مرگیا - اوسنے کا قصد کیا تہا معتمد نے اوسکو گرفتار کرکے قید کیا اور قید ہی میں انتقال کیا اسی برس میں یہ وہ شخص ہے کہ خارج کیا اوسنے بخاری صاحب صحیح کو بخارا سے - پہر بخاری نے اس سے التجا کی اوسنے قبول کی - اسی برس میں حافظ ابن محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی مشہور مصنف کتاب سنن کا فوت ہوا - یہ حدیث بہت جانتا تہا اور سب متعلقات حدیث کو خوب جانتا تہا - عراق اور شام اور مصر اور ری میں واسطے طلب حدیث کے گیا - اوسکی تصنیفات میں سے ایک تفسیر بہت بڑی قرآن کی ہے اور ایک تاریخ

ہے کہ خوب لکہا ہے اوسمیں اسکی کتاب حدیث منجملہ صحاح ستہ ہے پیدایش اسکی ۲۰۹ھ
میں ہوئی۔

شروع ہوا ۲۷۴ھ اور ۲۷۵ھ ہجری - اس برس میں قید کیا موفق
نے اپنے بیٹے معتضد کو اور قید ہی میں رکہا تہا یہانتک کہ موفق مرض موت میں گرفتار ہوا۔
جب وہ چھوٹا۔ اسی برس میں ابو سعید حسین بن حسن بن عبد اللہ سکری نحوی لغوی جو مشہور
ہے اور صاحب تصانیف تہا فوت ہوا۔

شروع ہوا ۲۷۶ھ ہجری - اس برس میں عبد الملک بن محمد رقاشی
نے انتقال کیا اور اسی برس میں عبد اللہ بن مسلم قتیبہ مصنف کتاب ادب الکاتب فوت ہوا

شروع ہوا ۲۷۸ھ ہجری
ذکر وفات موفق باللہ کا

اس برس میں ابو احمد طلحہ موفق باللہ بن جعفر متوکل راہی ملک بقا کا ہوا اوسکے پانوں میں
درد فیل کا ہوا تہا اوسنے طول کھینچکر بہت تکلیف دی ایکدن کہنے لگا کہ میری کچہری میں سوہزار
آدمی رزق پانے والے ہیں مگر اون میں کوئی مجھہ سا بدحال نہیں موت موفق کی بدہ کے دن
بائیسویں صفر سنہ ہذا میں ہوئی۔ موفق کی ولیعہدی پر بیعت ہوئی ہے بعد موفض بن معتمد کے جب
یہ فوت ہوا تو سرداروں نے جمع ہوکر اوسکے بیٹے ابو العباس معتضد بن موفق کے ولی عہد ہونے پر
بعد مفوض کی بیعت کے اور اوسکے باپ کے یاروں نے جمع ہوکر اوسکو حاکم اوس چیز کا کرایا جسپر اوسکا
باپ حاکم تہا۔

ذکر ابتدائی حال قرامطہ کا

۲۷۸ھ ہجری - اسی برس میں آئی سوار کوفہ میں ایک قوم جو مشہور قرامطہ میں جس شخص
نے کہ اس قوم کو اپنے مذہب میں ملایا وہ ایک قریہ سواد کوفہ سے بیمار ہوا تب اوسکو ایک
مرد قریہ نے جو کرمینہ مشہور تہا بسبب سرخی آنکہوں کے اور وہ بیٹہ میں نام سرخی چشم کا علاج کیا جبکہ
شیخ قرامطہ اچھا ہوا تو اوس مرد کے نام پر نام رکہا گیا۔ پہر تخفیف کرکے قرمطہ کہنے لگے۔ اس نے
شہری اور جنگلی آدمیوں میں سے اوس قوم کو جنکو عقل اور دین نہ تہا اپنے دین کی طرف دعوت

کی اونہوں نے اوسکا دین قبول کیا نامہ اوسنے جو قوم کی طرف بھیجا تھا وہ اِسطرح لکہا تہا۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ فرج بن عثمان رہنے والا قریہ نصرانہ کا کہتا ہے کہ میں دعوت کرتا ہوں مسیح کی طرف سے جو کلمہ ہے اور وہی مہتدی تہا۔ وہی احمد بن محمد بن حنیفہ تہا وہی جبرئیل تہا۔ اب مسیح صورت بنا ہے انسان کی اور مجہے کہا ہے کہ تو دعوت کرنیوالا ہے اور حجتہ ہے اور ناقہ صالح اور خون عیسے ہے اور یحیی بن ذکریا اور روح القدس ہے اور بتایا اوسکو کہ نماز چار رکعتیں ہیں طلوع شمس سے پہلے۔ اور اذان ہر نماز یہ ہے کہ موذن کہے تین مرتبہ اللہ اکبر اور اشھد ان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ۔ اور اشہد ان آدم رسول اللہ اور اشہد ان نوحاً رسول اللہ اشہد ان عیسیٰ رسول اللہ اشہد ان محمد الرسول اللہ اشہد ان محمد بن الحنیفہ رسول اللہ اور قبلہ بیت المقدس کی طرف سے اور جمعہ اتوار کا دن ہے اس دن تعطیل چاہی اور ہر نماز میں استفتاح جو احمد بن محمد بن حنیفہ پر نازل ہوئی پڑہیں وہ اسیطرح ہے۔
الحمد للہ وکلمتہ وتعالی باسمہ المنجد لاولیائہ وباولیائہ قل ان الاھلۃ مواقیت للناس ظاہرہا یعلم علم السنین والحساب والشھور والایام وباطنھا الاولیاء الذین عرفوا عبادی سبیلی اتقونی یا اولی الالباب وانا الذی لا اسأل عما افعل وانا العلیم الحکیم وانا الذی ابلو عبادی وامتحن خلقی فمن صبر علی بلائی ومحنتی واختباری ادخلتہ جنتی واخلدتہ فی نعمتی ومن زال عن امری وکذب رسلی ادخلتہ مہانا فی عذابی واتممت اجلی واظہرت امری علی السنۃ رسلی وانا الذی لم یعل جبار الا وضعتہ ولا عزیز الا اذللتہ ولیس الذی اصر علی امرہ ودام علی جہالتہ وقال لم نزح علیہ عاکفین وبہ موقنین اولئک ھم الکافرون پہر رکوع کرے اور اوسکی شریعت میں روزہ برس میں دو دن مہرجان اور نیروز میں تہا اور شراب حرام اور خمر حلال تہی اور خبابیث سے غسل کرنا ضرور نہ تہا۔ لیکن وضو مثل وضو نماز کے ہی تہا اور ہر صاحب کچلی اور ناخن کا کہا درست تہا۔

شروع ہوا سنہ ۲۷۹ ہجری اِس برس میں معتمد نے اپنے بیٹے مفوض

کو ولی عہدی سے موقوف کیا اور اپنے بھتیجے معتضد کو اپنے بعد ولیعہد کیا۔

ذکر وفات معتمد کا

اس برس میں احمد معتمد علی اللہ بن جعفر متوکل بن معتصم انیسویں رجب کو بغداد میں فوت ہوا باعث مرنے کا یہ ہوا کہ اوسنے کنارہ ندی پر بیٹھکر بہت کہایا پیا تہا رات کو مرگیا۔ معتضد نے قاضیوں اور سرداروں کو بلایا۔ اونہوں نے اوسے دیکھکر سامرہ میں لیجاکر دفن کیا۔ عمر معتمد کی پچاس برس چھ مہینے کی تہی۔ مدت بادشاہت اوسکی تیئیس برس۔ اسکی خلافت میں اسکا بہائی موفق ایسا محیط تھا اور اوسنے ایسی اوسپر تنگی کی تہی کہ تین سو دینار اوسکو حاجت ہوئی لیکن اوس وقت اوسے میسر نہ ہوئی اوس وقت اوسنے شعر متضمن شکایت ابنائے روزگار کا پڑہا۔

ذکر خلافت ابی العباس احمد معتضد باللہ کا

یہ سولہواں بادشاہ عباسیوں کا تہا جس رات کہ معتمد فوت ہوا اوسکی صبح کو ابی العباس احمد معتضد باللہ ابن موفق ابی احمد طلحہ بن متوکل کی خلافت پر بیعت ہوئی۔ اسی برس میں نصر بن احمد سامانی نے انتقال کیا۔ اوسکی جائے ماوراء النہر میں اوسکا بہائی اسماعیل بن احمد بن اسد بن سامان ہوا۔ اسی برس میں حسین بن عبد اللہ مشہور ابن جصاص مصری سے سوغات گراں قیمت کے خمارویہ بن احمد بن طولون صاحب مصر کی طرف سے واسطے تزویج معتضد کے خمارویہ کی بیٹی سے روانہ ہوا۔ اسی برس میں ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سودہ ترمذی سلمی ترمذ میں ماہ رجب میں عالم بقا کو سدہارا۔ یہ امام تہا حافظ تھا۔ اسکی پانچ تصنیف ہیں۔ جامع کبیر حدیث میں یہ اندہا تہا لیکن اون اماموں میں سے تہا۔ جن سے اقتدا حدیث میں کرتے ہیں اور شاگرد محمد بن اسماعیل بخاری کا تہا اور بعض شیخوں میں اوسکا شریک تہا۔ مثل قتیبہ بن سعید کے اور علی بن حجر کے۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۸۰ ہجری - اس برس میں جعفر بن معتمد فوت ہوا۔ یہ وہ شخص تہا جسنے لقب مفوض لی اور خلعت اوسکے باپ نے دیا تہا اور معتضد نے حاکم کیا جیسے اوپر ذکر ہوا

شروع ہوا سنہ ۲۸۱ ہجری - اس برس میں معتضد ماردین میں گیا وہاں کا حاکم اوسکے آنے سے بہاگ کر حمدان میں آیا اور اپنے بیٹے کو وہیں چھوڑ آیا۔ معتضد نے

اوس سے ایکبر پھر ہارون اوسکو دی اسی برس میں طغج بن جف عامل دمشق کا طرسوس سے
بلاد روم میں آیا خمارویہ کی طرف سے فتح کیا اور بندی پکڑی اسی برس میں عبداللہ بن محمد
بن عبد اللہ بن ابی الدنیا صاحب تصانیف کثیرہ مشہورہ کا فوت ہوا۔

اب شروع ہوا ۲۸۲ سنہ ہجری

ذکر نوروز معتضدی کا

اس برس میں حکم کیا معتضد نے لینے خراج کا نوروز معتضدی میں واسطے آسانی خلقت کے
نوروز خیزران کے مہینے میں جو رومی مہینوں سے ہی ہوتا ہے جبکہ آفتاب آخر جوزا میں پہونچتا ہے

ذکر قتل خمارویہ کا

اس برس میں خمارویہ بن احمد بن طولون مارا گیا اسطرح کہ خدمتگاروں میں سے کسی نے
اوسکو اوسکے فرش پر ماہ ذالحجہ میں دمشق میں ذبح کیا باعث اسکا یہ تہا کہ کسی نے خمارویہ سے
کہا کہ تیری ہر ایک لونڈی نے ایک ایک خوجہ کو اپنا دلبر بنایا ہے خمارویہ نے یہ سنکر چاہا
کہ بعض لونڈیوں کو سزا دیوے لیکن سب خادموں نے اجتماع اور اتفاق اوسکے قتل پر کرکے جنہوں
نے اونکو متہم اس امر کا کیا تہا اونمیں سے بیس ۲۰ نفر سے زیادہ قتل کئے اور جبکہ خمارویہ کو ہی قتل
کیا تب اوسکے سرداروں نے حبیش بن خمارویہ پر بیعت کی ہرچند یہ لڑکا تہا۔ اسی برس میں
ابو حنیفہ احمد بن داود دینوری مصنف کتاب نباتات کا فوت ہوا۔ اسی برس میں حارث بن ابی
اسامہ نے انتقال کیا۔ جسکے واسطے مسند ہے اسی برس میں ابوالعینا محمد بن قاسم جد وایت
اصمعی سے کرتا ہے جان بحق تسلیم ہوا یہ اندہا اور صاحب لطائف اور اشعار کا ہے۔ یہ ظرفا
سے ایسا حاضر جواب اور ذکی تہا کہ کوئی مثل اوسکے نہ تہا پیدایش اسکی ۱۹۱ سنہ ہجری میں ہوئی
اور چالیس برس کی عمر میں اندہا ہوا۔ لقب اوسکا ابوالعینا اسطرح سے ہوا کہ ایکدن اوسنے
ابو زید سے پوچہا تصغیر لفظ عین کے کیا آتی ہے اوسنے کہا عینا اے ابو عینا یہی لقب اوسکا
ہوگیا۔ متوکل کے سامنے اوسکے ندیم ہونیکا ذکر ہوا تہا اوسنے کہا کہ اگر یہ اندہا نہ ہوتا تو البتہ
اوسکے لایق ہوتا ابو عینا نے یہ سنکر کہا اگر مجہے چاند دیکہنے سے معاف رکہیئے تو میں لایق

سنا دمت کے ہوں۔

شروع ہوا ۳۸۳ ہجری - اس برس میں طغج بن جف امیر دمشق نے جیش بن خارویہ کو دمشق میں بھیجا اور لشکر جیش مذکور کا اوسکے لڑکپن کے باعث اور ارزال کے قریب اور باپ کے سرداروں کے دور ہونے کے سبب سے مختلف ہوا آخر کار اوسکو قتل کرکے گھر اور شہر کو لوٹا اور جلایا۔ اور اوسکے بھائی ہارون بن خارویہ کو اوسکی جلسے مسند خلافت پر بٹھایا جیش بن خارویہ نو مہینے کل بادشاہ رہا - اسی برس میں بحتری شاعر اسکا نام ولید بن عبادہ تھا۔ منبج میں یا حلب میں فوت ہوا پیدایش اوسکی سنہ ۲۰۶ھ میں ہوئی اس برس میں علی بن عباس مشہور ابن رومی شاعر نے انتقال کیا اسی برس میں معتضد نے حکم کیا کہ جو سہام مواریث سے بچے وہ ذوالارحام کو ملے اور دفتر مواریث کا موقوف کیا۔ تاریخ قاضی شہاب الدین بن ابی الدم سے یہ منقول ہے کہ اسی برس میں معتضد نے حکم لکھنے لعن کا معاویہ اور اوسکے باپ اور بیٹے کے حق میں اور اوسکے لعن مباح ہونے میں دیا اوس حکم نامہ میں بعد حمد اور صلواة نبی کے یہ لکھا تہا کہ جب ہمارے پیغمبر کو خدا نے رسول کیا تو سب سے زیادہ اونکی مخالفت میں بنی امیہ تھے اور بنی امیہ میں سب سے زیادہ ابو سفیان بن حرب تہا اور اوسکے دوست جو بنی امیہ سے تھے۔ فرمایا اللہ تعالی نے اپنی کتاب بزرگ میں والشجرۃ الملعونۃ مفسر سب متفق ہیں کہ مراد اوس سے بنی امیہ ہیں نبی صلعم نے ایکدن دیکھا ابو سفیان کو آتے ہوئے کہ معاویہ کھینچتا ہے اوسے اور یزید معاویہ کا بہائی ہنکاتا ہے اوسے تب آپنے فرمایا لعنت خدا کی کھینچنے والے اور سوار اور ہانکنے والے پر۔ منقول ہے کہ معاویہ نے کہا کہ اے بنی عبد مناف تو تم انکو لینا گرہ کا پس وہاں بہشت اور دوزخ نہیں ہے - اور رسول اللہ صلعم نے ایکروز واسطے حدیث لکھنے کے بُلایا اوسنے بہ سبب کہانا کہانے کے لکھنے میں دیر کی تب نبی صلعم نے فرمایا اللہ اوسکا پیٹ سیر نہ کیجو۔ جب سے کبہی سیر نہ ہوتا تھا۔ وہ کہتا تہا کہ میں طعام کو سیر ہوکر نہیں چھوڑتا بلکہ تھک کر چھوڑ دیتا ہوں اور یہ بہی منقول ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا جبکہ تم معاویہ کو میرے منبر پر دیکھو تو قتل کرو اسی طرح کی حدیثیں اوس میں بہت تہیں اور حکم کیا کہ شہروں میں پڑہایا جائے اور معاویہ پر برسر منبر لعنت کریں تب لوگوں نے کہا کہ اس سے فراخی سیدوں کو ہو جاویگی اور سادات ہمیشہ بادشاہ ہوں

پر خروج کرتے رہے ہیں۔ بیشک کہ لوگوں میں اس سے فتنے برپا ہونگے یہ سنکر وہ اوس سے باز آیا

شروع ہوا سنہ ۲۸۴ ہجری۔ اس برس میں منجموں نے لوگوں کو خبر دی کہ بہت شہر ولایتیں بہ سبب کثرت بارش اور شدت نہروں کے ڈوب جائینگے تب لوگوں نے محافظت کی لیکن اوس سال مینہ کم ہوا اور چشمے نیچے ہوگئے یہانتک کہ بغداد میں کئی مرتبہ نماز استسقا پڑہی اس برس میں حکومت ہارون بن خمارویہ بن احمد بن طولون کی مصر میں بگڑ گئی سردار آپس میں ایسے مخالف ہوئے کہ بندوبست بادشاہت کا ٹوٹ گیا۔ اوسی طرف سے دمشق پر طغج بن جف حاکم تہا اس برس میں اسحاق بن موسیٰ اسفراینی فقیہہ شافعی فوت ہوا۔

شروع ہوا سنہ ۲۸۵ ہجری۔ اس برس میں معتضد نے آمد میں جاکر اوسے بے لڑائی لیا حاکم آمد کا محمد بن احمد بن عیسیٰ بن شیخ تہا پھر معتضد نے قنسرین میں جاکر شہر مذکور کو لیا اور عواصم کو سرداروں ہارون بن خمارویہ بن احمد بن طولون صاحب مصر سے لیا ہارون نے معتضد سے چاہا تہا کہ ان شہروں کو مجھ سے لے لے اس برس میں ابراہیم بن اسحق جو سردار محدثوں کا بغداد میں تہا جان بحق تسلیم ہوا۔

شروع ہوا سنہ ۲۸۶ ہجری اس برس میں ایک شخص قرامطہ کا ظاہر ہوا بحرین میں جو مشہور ابی سعید جنابی تہا اور جمع کثیر فراہم کرکے ایک گروہ قطیف اور اوس قریوں میں قتل کیا۔ اسی برس میں مبرد جسکا نام ابو العباس محمد بن عبداللہ بن زید تہا فوت ہوا یہ نحو اور لغت میں امام تہا اسکی تصنیفات میں سے بہت کتابیں مشہور ہیں از انجملہ کتاب کامل اور روضہ اور مقتضب وغیرہ ہیں اسنے ابو عثمان مازنی سے پڑہا تہا۔ نفطویہ وغیرہ اسکے شاگرد تہے پیدایش اسکی سنہ ۲۱۰ ہجری میں ہوئی مبرد اوسکا لقب ہے جو اسم سے بہی زیادہ مشہور ہوا ہے وجہ شہرت یہ کہتے ہیں کہ یہ اپنے یاروں میں بیٹھا تہا۔ ناگاہ حاکم شرطہ نے اوسکو مصاحبت کے واسطے طلب کیا۔ لیکن مبرد نے اوس پاس جانا مکروہ جانا۔ جب قاصد نے اوسکی طلب میں مبالغہ کیا تو وہ کوزون میں جو پانی ٹھنڈا کرنے کے لیے بنی تہیں گہس کر چھپ رہا۔ جب قاصد صاحب شرطہ کا اس گھر میں ڈہونڈنے کو آیا۔ تو مبرد کو نہ پایا جب وہ ڈہونڈہ کر چلا گیا تو صاحب خانہ جسکا نام ابو حاتم سجستانی تہا تالی بجاکر کوزون پر آواز کرتا تہا کہ اے مبرد اے مبرد

لوگوں نے یہ سُنا تو بولنے لگے یہانتک کہ لقب ہوگیا ابوالعباس کا۔

شروع ہوا ۲۸۷ہجری - اس برس میں اسماعیل بن احمد سامانی حاکم ماوراء النہر کا امیر خراسان کو قتل و غارت کرکے خراسان پر حاکم ہوا نام حاکم خراسان کا عمرو بن لیث صفار تہا پہر اوسکو معتضد پاس بغداد میں بہیجا اوسنے اوسے وہاں قید رکہا یہانتک کہ وہاں مار اگیا ۲۸۹ہجری میں قیدخانہ ہی میں۔ اسی برس میں محمد بن زید علوی حاکم طبرستان کا خراسان میں گیا۔ صفار کے لٹنے کی خبر سُنکر تو وہاں حاکم ہوا تب اوس میں اور لشکر اسمٰعیل سامانی میں لڑائی سخت ہوئی لشکر علوی کا بہاگا اور علوی زخمی ہوا اونہی زخموں سے بعد چند دن کے فوت ہوا بیٹا اوسکا زید اس دفعہ میں گرفتار ہوا تہا اور اسمٰعیل کے پاس بہیجا اسمٰعیل نے اوسکا اکرام کیا اور وسعت دی اوسکی قید میں۔ محمد بن زید ادیب فاضل شاعر خوش سیرت تہا اللہ اوسپر رحم کرے۔ اس برس میں علی بن عبدالعزیز بغوی نے مکہ میں وفات پائی۔

پہر شروع ہوا ۲۸۸ھ اور ۲۸۹ھ ہجری

اس برس میں طغج بن جف امیر دمشق اور قرامطہ میں لڑائیاں ہوئیں۔

ذکر مرنے معتضد کا

اسی برس میں بائیسویں ربیع الاخر کو ابوالعباس معتضد بن طلحہ موفق بن جعفر متوکل بن محمد معتصم بن ہارون رشید فوت ہوا اوسکو محمد بن طاہر کے گہر میں رات کو دفن کیا۔ پیدائش اوسکی ماہ ذالحجہ ۲۴۲ہجری میں ہوئی بادشاہت اوسکی نو برس نو مہینے تیرہ دن رہی اولاد اوسکی بیٹوں میں ایک علی مکتفی اور جعفر مقتدر اور ہارون تہی۔ اور گیارہ بیٹیاں تہیں جب معتضد کی موت قریب ہوئی تو اشعار پڑہے معتضد فربہ بہیبت تھا۔ اوسکے خوف سے اہل بغداد سے لوگ ڈرتے تھے اور اوس سے دادخواہی بہ سبب خوف کے نہ کرتے تھے وہ معتضد بادشاہ نیکبخت تہا قاضی ابن ابی اسحاق نے نقل کی ہے کہ میں ایکدن معتضد پاس جوگیا تو دیکہا اوسکے سرہانے جوان ... رومی جسکے منہ طبیخ کی مانند تہے میں اونکو دیکہنے لگا جب میں کہڑا ہوا تو مجہے معتضد نے کہا کہ بیٹہ۔ بہت بیٹہا۔ اتنے میں لوگ جو بیٹہے تہے متفرق ہوئے تب معتضد نے کہا ... واللہ خدا کی قسم میں نے اپنے ازاربند کو حرام پر کبہی نہیں کہولا

ذکر بادشاہت مکتفی باللہ کا

یہ وقت معتضد کے رقہ میں تھا لیکن وزیر نے حال مرنے معتضد کا اوسے لکھا اور اوسکی
بیعت لی جب خبر اوسکو پہونچی تو اوسنے ہی بیعت اپنے پاس والوں سے لی اور بغداد کی طرف
جاکر بائیسویں جمادی الاول کو اوسمیں داخل ہوا۔ اسی برس میں ابراہیم احمد بن محمد بن ابراہیم
بن اغلب حاکم افریقیہ کا فوت ہوا جیسے سنہ ۲۶۱ ہجری میں ہمنے لکھا ہے بعد اوسکے عبداللہ
بن ابراہیم حاکم ہوا۔ پھر عبداللہ قتل ہوا۔ حال اوسکا سنہ ۲۹۶ ہجری میں انشاء اللہ تعالی
ہم لکھیں گے۔ عبداللہ کا قتل شہر تونس میں ہوا۔ یہ شخص عادل نیک خصلت تھا۔

شروع ہوا سنہ ۲۹۰ ہجری - اس برس میں شوکت قرامطہ کی ایسی بڑھی کہ اونہوں
نے دمشق کو اور اوسکے طغج بن [illegible] کے لشکر کو شکست دیکر گھیر لیا لیکن بعد اسکے لشکر اطراف سے
مجتمع ہوئے اور اونکے پیشوا یحیی کو جو شیخ کر مشہور ہے قتل کیا۔ جب یہ پیشوا مارا گیا تو اوسکی جا
اوسکا بھائی حسین قایم ہوا اور مسمی باحمد تھا اور ظاہر کیا بدبختی کو اپنے منہ پر اور گمان کیا وہ
نیک نشانی ہے جب اس پاس جمعیت بہت ہوئی تو اہل دمشق نے کچھ مال اوسکو دیکر صلح کی
پھر حمص میں جاکر وہاں غالب ہوا اور اپنا خطبہ منبروں پر پڑھوایا اور نام رکھا گیا مہدی امیر المومنین
اور ولیعہد اپنے چچا کے بیٹے کو کرکے اوسکا لقب مدثر رکھا اس گمان پر کہ یہ وہ مدثر ہے جو قرآن
میں ہے پھر حماہ اور معرہ وغیرہ میں جاکر اونکی رعایا کو مع لڑکوں اور عورتوں کے قتل کرکے
سلمیہ میں گیا اوسکو بے لڑائی لیکر وہاں کی رعایا کو مع مکتب کے لڑکوں کے جلایا۔ جبکہ حکومت
قرمطی صاحب شامہ کی بہت مضبوط ہوئی تو مکتفی بغداد سے خروج کرکے رقہ پر اوترا اور لشکر
اونکی طرف بھیجا۔

شروع ہوا سنہ ۲۹۱ ہجری چوبیسویں محرم اس سال کی لشکر خلیفہ اور
صاحب شامہ قرمطی میں ایک مکان پر جو حماہ سے بارہ میل ہے لڑائی ہوئی قرامطہ بھاگ گئے
لشکر خلیفہ اونکو قتل کرتے ہوئے پیچھے گئے صاحب شامہ مع چچا کے بیٹے مدثر اور غلام
کے بھاگا لیکن لوگوں نے اوسے ایک جنگل میں گرفتار کرکے مکتفی پاس رقہ میں حاضر کیا۔

اونکو لیکر بغداد میں گیا اور اونکو وہاں قتل کر کے سر صاحب شامہ کا شہر میں تشہیر کیا کتاب تشریف الایام
میں یہ لکھا کہ تنع میں یہ لڑائی واقع ہوئی تھی میں کہتا ہوں کہ وہ ایک قریہ ہے شہروں معرۃ
سے افذہ کی راہ پر حمات سے حلب تک اسی برس میں ابو العباس احمد بن یحیی بن زید معروف
ثعلب بغداد میں مرا یہ کوفیوں کا نحو اور لغت میں امام تہا اور ثقہ تہا دلیل میں اور صالح
تہا۔ پیدایش اسکی شروع سنہ ۲۰۰ ہجری میں ہوئی۔

شروع ہوا سنہ ۲۹۲ ہجری

ذکر غلبہ مکتفی کا شام اور مصر پر اور قطع ہونا بادشاہت بنی طولون کا

اسی برس میں مکتفی نے لشکر محمد بن سلیمان کے ساتھ کر کے دمشق پر غالب آیا اور یہانتک گیا
کہ قریب مصر کے پہونچا حاکم اوسکا ہارون بن خمارویہ تھا اوسکے اکثر سردار جدا ہو کر لشکر خلیفہ
سے ملے لیکن ہارون اونہی باقیماندہ سے نکلکر محمد بن سلیمان سے کئی مرتبہ لڑا آخر کار لشکر ہارون کی
باہم دشمنی ایسی ہوئی کہ نوبت کشت و خون کی پہونچی۔ ہارون نے سوار ہو کر ارادہ فتنہ کے فرو
کرنیکا کیا تہا کہ بعضے مغاربہ نے اوسے نیزہ مارا کہ سوار مر گیا۔ بعد اوسکے اوسکا چچا شیبان قائم
بحکومت ہوا اوسنے محمد بن سلیمان سے امان چاہی محمد نے اوسے امن دیا پہر شیبان رات کو
ایسا بھاگا کہ اوسکا نشان نہ ملا تب محمد بن سلیمان نے مصر پر غالب ہو کر بنی طولون کو گرفتار کیا
وہ قریب دس مرد کے اور اونکا مال منضبط کیا اور اونکو قید کر کے بغداد کو بھیجا اور فتح نامہ مکتفی
پاس روانہ کیا۔ یہ اس برس کے ماہ صفر میں ہوا۔

شروع ہوا سنہ ۲۹۳ ہجری

ذکر اخبار قرامطہ کا

اس برس میں بعد غالب ہونے لشکر خلیفہ کے مصر پر اور فارغ ہونے محمد بن سلیمان کے اوسے
بلاد مصر میں ایک خارجی خلنجی نامی نے خروج کیا۔ جب اوسنے قوت اور شوکت پائی تو احمد
بن کیغلغ عامل دمشق کا اوسکی طرف گیا۔ قرامطہ نے دمشق کو بے عامل دیکھ کر قصد اوسکے لینے

کاکر کے وہاں کے لوگوں کو قتل کیا اور لوٹا طبریہ کو پہر اطراف کوفہ میں گئے تب مکتفی نے لشکر
مع سرداران خاص کے مثل وصیف بن صوارتکین ترکی اور فضل بن موسی بن بغا اور بشر خادم
افشینی اور رائق جزری اوسپر بھیجے جب باہم لڑائی ہوئی تب لشکر خلیفہ نے شکست پائی اور اون
سرداروں میں جمع کثیر ماری گئی اور قرامطہ نے اشیائے کثیرہ لوٹ کر قوت پائی اسی برس میں عبداللہ
بن محمد ناشی شاعر اور نصر بن احمد حافظ فوت ہوئے - اسی برس میں زندیق احمد بن یحیی بن
اسحاق جو مشہور ابن راوندی ہے جان بحق تسلیم ہوا - اور کتاب اللامع اور کتاب فرند اور
کتاب زمردہ وغیرہ ہیں اور اون سب کا علمانے جواب لکھا ہے خواہ معارض قرآن شریف
کی ہیں خواہ اور کفریات ہیں اور اوسکی وجہ فساد کو بدلایل قوی ثابت کیا ہے بعض اوسکے
اقوال سے یہ ہے: لعنت ہو جو اوسپر خدا کی کتاب زمردہ میں میں پاتا ہوں کلام اکثم بن
صیفی کو بہتر خدا کی اس قول سے انا اعطیناک الکوثر اور کہا ہے کہ انبیا طلسمات بناتے تہے
کہ عوام خلق کو اوسکے سبب کہینچا جیسے مقناطیس لوہے کو کہینچتا ہے اور یہود اور نصاری
کی طرف کتاب مناقضہ دین اسلام کے لیئے بنائی اور یہود کی طرف سے لکہا ہے کہ موسی
بن عمران نے فرمایا ہے کہ نہیں نبی میرے بعد - اور کتاب فرند میں لکہا تہا - پیغمبر پہر قرآن
دلیل لاتے ہیں جسکے ساتہہ نبی نے غلبہ چاہا لیکن عرب اونکا معاوضہ نہ کر سکے پس مسلمانوں
سے کہا جائے کہ اگر کوئی فلاسفہ میں سے بطلیموس دعوے کرے جیسے تم دعوی قرآن کی بابت میں
کرتے ہو تو بطلیموس کے صدق پر دلیل قایم ہوگی کیونکہ اقلیدس نے دعوے کیا کہ تمام خلق
مثل اوسکی کتاب کے لکہنے سے عاجز ہیں تو اس دلیل سے نبوت اسکی ثابت ہوگی اور اوسنے
کہا ہے کہ قول خدا تعالی ان کید الشیطان کان ضعیفا کون ضعف تہا - آدم کو تو جنت سے نکالا اوسکے
ایسے قول بہت ہیں لیکن ہمنے اوسکے لکہنے سے اعراض کیا - موت اسکی رحبہ مالک بن طوق میں
تہی ہوئی لکہا ہے کہ عمر اوسکی چہتیس برس کی تہی - اسکی اخبار اور تاریخ وفات قاضی شہاب الدین
ابی الدم حموی کی تاریخ میں یہی ہمنے دیکہی ہے اور تاریخ شمس الدین ابن خلکان میں ہمنے
دیکہا کہ اوسکی وفات سنہ ۲۴۵ھ میں ہوئی اور بعض نے کہا ہے کہ ۲۵۰ھ میں واللہ اعلم بالصواب

پہر شروع ہوا سنہ ۲۹۴ ہجری نبوی - اس برس میں قرامطہ نے

عراق کے رستے سے حاجیوں کو پکڑ کر بیس ہزار کو قتل کیا بیس مقتول شمار میں آئے اونکا اسباب بہت
لیا سردار قرامطہ کا زکرویہ تہا یہ خبر سنکر مکتفی نے اوسپر لشکر بھیجکر قتل کیا قرامطہ بھاگے شکست
پاکر اور بہت آدمی اونکے مارے گئے زکرویہ ملعون زخمی گرفتار ہوا اور ساتویں دن کے
بعد راہی ملک عدم کا ہوا لشکر ہوا اوسکے سر کے بغداد میں آیا اور اوسکے سر کو تشہیر کیا اسی
برس میں محمد بن نصر مروزی سمرقند میں فوت ہوا اسکی تصنیفات بہت ہیں۔

پھر شروع ہوا ۲۹۵ھ ہجری

اِس برس کی ماہ صفر میں اسمعیل
بن احمد سامانی حاکم ماورالنہر اور خراسان کا جان بحق تسلیم ہوا اوسکے بعد اوسکا بیٹا
ابو نصر احمد بن اسمٰعیل حاکم ہوا مکتفی نے اوسکو اطاعت کے واسطے لکہا۔

ذکر مرنے مکتفی باللہ کا

اٹھارہویں شب ذیقعدہ اِس برس کو مکتفی باللہ ابو محمد علی بن معتضد باللہ ابی العباس
احمد بن موفق باللہ ابی احمد طلحہ بن متوکل جعفر بن معتصم بن ہارون رشید نے انتقال کیا۔
بادشاہت اِسکی چھہ برس چھہ مہینے اونیس دن رہی عمر اسکی تینتیس برس کی تہی یہ میانہ قد
خوبصورت ہلکا گندم گوں خوش پیشانی اور بال بڑی ڈاڑہی والا تہا ماں اسکی ام ولد ترکیہ
کی تہی نام اوسکا جیجک تھا۔ بیماری اِسکی کئی مہینے رہی یہ محمد بن طاہر کے گھر میں دفن ہوا۔

ذکر بادشاہت مقتدر باللہ ابی الفضل جعفر بن معتضد باللہ کا

اِسکی ماں ام ولد تہی نام اوسکا شغب تھا یہ اٹھارہواں بادشاہ عباسیوں کا تہا اسکی
خلافت پر بیعت اوس روز ہوئی جس روز مکتفی فوت ہوا۔ عمر مقتدر کی وقت بیعت تیرہ برس
کی تہی۔

ذکر موت منذر اموی صاحب اندلس کا

اِسی برس میں فوت ہوا منذر بن محمد بن عبدالرحمن بن الحکم بن ہشام بن عبدالرحمن جو
داخل مغرب بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک بن مروان ہیں۔ جب منذر نے انتقال کیا
تو اوسکے بہائی عبداللہ بن محمد پر دن موت کے بیعت ہوئی یہ ستر ہویں صفر اس برس ہوئی کی

اسی برس کے محرم میں ابو جعفر محمد بن احمد بن نصر ترمذی فقیہہ شافعی محدث راہی ملک بقا کا ہوا یحیی بن بکیر مصری اور یوسف بن عدی اور کثیر بن یحیی وغیرہ سے روایت کرتا ہے اور اس سے احمد بن کامل شافعی وغیرہ روایت کرتے ہیں پیدایش اسکی سنہ ۲۰۰ ہجری میں اور کہا ہے سنہ ۲۱۰ ہجری میں -

پھر شروع ہوا سنہ ۲۹۶ ہجری - ذکر خلع مقتدر اور بیعت ابن معتز کا - اس برس میں سرداران اور قاضیوں نے مقتدر سے خلع کر کے عبد اللہ بن معتز کی بیعت کی اور لقب اوسکا راضی باللہ رکھا اس امر سے گھر کے غلاموں میں جو مقتدر کی طرف تھی اور جو ابن معتز کی طرف تھی لڑائیاں ہوئیں آخر کو عبد اللہ بن معتز بھاگ کر چھپا اور اوسکے یار بھی جدا ہوئے پھر گرفتار ہوا عبد اللہ بن معتز اور دو رات قید رہا آخر کو پھانسی دیکر قتل کیا اور ظاہر یہ کیا کہ وہ نکسیر پھوٹ کر فوت ہوا لاش اوسکی اوسکے ورثا کو دی پیدایش عبد اللہ بن معتز کی تئیسویں شعبان سنہ ۲۴۷ ہجری میں ہوئی یہ شاعر فاضل تھا اوسکے اشعار اور تشبیہات مشہور ہیں شاگرد مبرد کا تھا ثعلبہ اور بادشاہت اوسکی ایکدن رہی وقت بادشاہ ہونے کے اوسنے کہا تھا پہنچا وقت ظہور حق اور باطل ہونے باطل کا اوسکے کلمات بلیغ بہت ہیں یہ اپنے مذہب میں مومن اور کمر بستہ طالب علم اور شعر پڑھتا مشہور خلفا میں یہ تھا کہ وہ اپنے نفس کو لائق خلافت نہیں جانتا تھا بلکہ آرام طلب ایسا تھا کہ اسکو حاکم خلافت قوم نے کیا تھا جس قوم نے اوسے خوار کیا بعد بیعت کے - علی بن محمد بن بسام نے اوسکا مرثیہ کہا ہے کہ مضمون اوسکا یہ تھا واسطے اللہ کے ہے بھلائی بڑی کافی تھا مجھے عوض ملک کے تھوڑا سا علم اور ادب اور حیثیت نہیں ہے یہ امر کہ اگر نہ ہوتا مالک تو تجھے نقصان ہوتا کیونکہ تو نے پایا ہے پیشہ اوسکا روایت یہ بھی ہے کہ وہ کہتا تھا کہ مجھے اللہ نے ۲ لم اسواسطے کیا ہے کہ تمام اولاد طالب کو فنا کروں یہ خبر جو اولاد علی ؑ کو پہنچی تو اونھوں نے بد دعا دی -

ذکر بادشاہت زیادۃ اللہ بن عبد اللہ بن ابراہیم بن احمد بن محمد بن ابراہیم بن اغلب کا افریقیہ پر

اِس برس کے غرہ ماہ رمضان کو ابونصر زیادۃ اللہ بن عبداللہ بعد قتل اپنے باپ کے جو زیادۃ اللہ کے اتفاق سے ہوا تھا حاکم ہوا توضیح اسکی یوں ہے کہ زیادۃ اللہ کو اسکے باپ عبداللہ نے شراب پینے پر قید کیا تھا۔ زیادۃ اللہ نے تین خادم صقالبی کو جو اوسکے باپ کے خادم تھے قتل پدر پر متفق کیا۔ اونہوں نے عبداللہ کو قتل کرکے اوسکا سر زیادۃ اللہ پاس قیدخانہ میں لائے جب زیادۃ اللہ حاکم ہوا تو اوسکو قتل کروایا باوجودیکہ اوسنے قتل کروایا تھا جب بادشاہ ہوا بہ افریقہ پر۔ متوجہ لذات اور ہم صحبت مسخروں کا ہوا اور معاملات مملکت کو بالکل چھوڑ دیا اور غالبہ میں سے جو اوسپر قادر تھے اوسکے چچا اور بھائی اون سب کو قتل کیا اور زمان حکومت زیادۃ اللہ میں کام ابی عبداللہ شیعہ کا جو مغرب میں لوگوں کو دعوت طرف سادات بنی فاطمہ کے کرتا تھا خوب بنا زیادۃ اللہ یہ حال دریافت کرکے اوسپر تمام لشکر کہ چالیس ہزار آدمی تھے سوا ابراہیم کے جو بنی اغلب سے تھا اور وہ اوسکے چچا کی اولاد تھا بھیجا تب ابوعبداللہ شیعہ نے اونکو شکست دی جب زیادۃ اللہ نے بھاگنا لشکر کا اور ضعیف ہونا مقابلہ ابی عبداللہ شیعہ سے دریافت کیا تو جتنا اوس سے ہوسکا مال جمع کرکے اپنے ملک کو چھوڑ کر مشرق کی طرف گیا جب مصر میں پہنچا تو وہاں نوشیری عامل تھا اوسنے حال اوسکے آنے کا مقتدر کو لکھا۔ پھر زیادۃ اللہ وہاں سے رقہ میں گیا وہاں خط مقتدر کا متضمن پھر آنے کا مغرب میں واسطے لڑائی ابوعبداللہ شیعہ کے پہنچا اور نوشیری عامل مصر کو واسطے مدد کے لشکر اور مال کے ساتھ بہت تاکید لکھی یہ حال دیکھ کر زیادۃ اللہ مصر میں آیا نوشیری نے اوسسے کہا کہ حمامات کیطرف نکل تو میں تیرے پاس لشکر اور مال میں سے جو ضرور ہو بھیجوں۔ جب نکلا تو نوشیری نے درنگ کی یہانتک کہ کئی مقام وہاں ہوئے آخر کو اوسکے لوگ متفرق ہوئے اور زیادۃ اللہ کہ عادت شراب اور راگ سننے کی رکھتا تھا اوسکو بیماری عارض ہوئی کہ بال داڑھی کے گر پڑے تب زیادۃ اللہ نوشیری سے مایوس ہوکر قدس کیطرف واسطے رہنے کے گیا لیکن رملہ میں پہونچکر مر گیا اور وہیں دفن کیا گیا مغرب میں بنی اغلب میں سے کوئی باقی نہ رہا بنی اغلب کی بادشاہت بارہ برس تقریباً رہی کیونکہ اوپر گذر چکا کہ رشید نے ابراہیم بن اغلب کو حاکم افریقہ کا کیا تھا۔ ۱۸۴ہجری میں اور اسی ہی ایسا ہے جس نے

ملک کو زوال نہین۔

ذکر ابتدائے دولت سادات بنی فاطمہ کا

اسی ۲۹۷ھ ہجری مین خلفار سادات کی افریقیہ مین ابتدا ہوئی اور قطع ہوئی اونکی بادشاہت ۵۶۷ھ مین جیسا ہم لکھیں گے اگر اللہ نے چاہا پہلا خلیفہ سادات کا ابو محمد عبید اللہ بن محمد بن میمون بن محمد بن اسماعیل بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن ابو طالب تہا علمار نے اسکے صحت نسب مین اختلاف کیا ہے جو لوگ کہ قائل اسکی امامت کے ہین وہ کہتے ہین کہ نسب اسکا صحیح ہے اِس مین شک نہین کرتے اور اکثر علماء سادات اپنا سا نسب بیان کرتے ہین گواہ اوسکی صحت کا مقولہ شریف رضؔو کا ہے کہ نہین مقام میرا خواری با وجودیکہ میرے کلمات کاٹنے والے اور دم گرم ہے۔ دشمنوں کے شہروں کو لباس ذلت پہناتا ہوں کیونکہ خلیفہ مصر مین اسوقت سید ہے ایسا سید کہ باپ اوسکا باپ میرا اور مولا اوسکا مولا میرا ہے جبکہ کوئی دور والا مجھپر ستم کرنا چاہے میری رگ کو اوسکی رگ سے الفت دی ہے۔ دونون سید ول محمد اور علی۔ اور بعضے کہتے ہین کہ نسب اوسکا صحیح نہین بلکہ شکستہ۔ اور اونمین بعض نے مبالغہ کرکے اوسکے نسب کو یہودیوں مین بیان کیا ہے کہتے ہین وہ کہ مہدی کا نام عبید اللہ نہ تہا۔ بلکہ نام اوسکا سعید بن احمد بن عبد اللہ قداح بن میمون ولیصان تہا اور بعض نے کہا کہ عبید اللہ بن محمد تہا اوسکی مجلس مین ایک روز ذکر عورتوں کا ہوا حضار مجلس نے ایک یہودی کی جورو کی جو سلیمہ کا لوہار تھا اور جورو کو چھوڑکر مرگیا تھا بہت تعریف اوسکی سامنے کی تب حسین بن محمد بن احمد بن عبد اللہ قداح مذکور نے اوسے تزویج کی۔ اوس عورت کا ایک بیٹا یہودی سے تہا حسین نے اوسکو تعلیم دی اور بہت دوست رکھتا تہا سوائے اوسکے اور کوئی اولاد اوسکے نہ تھی۔ تب ولیعہد اپنا اِسی ابن حداد یہودی کو کیا اور اوسکو بیٹے کی طرح اسرار بتاسے اور مال کثیر اور علامات اوسکو دیا۔ تب لوگوں مین اوسکا بیٹا مشہور ہوا۔ کلام مورخون کے بہت مختلف ہین۔ اور زیادہ اختلاف ہے عبید اللہ قداح بن میمون بن ولیصان مین لیکن ہم مختصر اوسکو لکھتے ہین۔ مورخوں نے لکھا ہے کہ ابن ولیصان مذکور مصنف کتاب میزان کا نصرت زندقہ مین اظہار تشیع آل محمد کرتا تھا۔ میمون بن ولیصان کے ہاں ایک لڑکا پیدا

ہوا جسکو عبداللہ قداح کہتے ہیں اسواسطے کہ بہ علاج آنکھوں کا کرتا تہا اور قدح کرتا تہا اوسنے اپنے باپ میمون سے علم ستاروں کا سیکھا تہا اوسکے باپنے اوسکو مطلع کیا اون بھیدوں پر جو آل نبی سے نسبًا بعد نسلٍ ملا کئے ہیں بکار آتی ہیں۔ پہر عبداللہ قداح اطراف کرج اور اصفہان سے اہواز اور بصرہ اور سلیمہ کیطرف جو زمین حمص سے ہے جاکر لوگوں کو گھر کی طرف دعوت کرنے لگا بعد اوسکے عبداللہ قداح فوت ہوا اور اوسکی جائے اوسکا بیٹا احمد اور بعض نے کہا ہی محمد قایم ہوا اوسکا مصاحب رستم بن حسین بن حوشب بن زادان ٹرہیی کوفہ کا رہنے والا ہوا احمد نے رستم کو حکم کیا کہ یمن میں شیعون پاس جاکر لوگوں کو مہدی آل محمد کی طرف دعوت کرے جب رستم بن حوشب نے یمن میں جاکر بموجب حکم کے شیعوں کو دعوت طرف مہدی کے کی تو اونہوں نے قبول کیا۔ عبداللہ شیعی جو اہل صنعا اہل کوفہ سے تہا ابن حوشب کے یمن میں آنے اور دعوت کرنے سے مطلع ہوکر ابن حوشب پاس صنعا آنکر اوسکا بڑا یار تہا ابوعبداللہ شیعی صاحب علم اور عقل تہا اسکے آنے سے پہلے ابن حوشب نے دعوت کرنیوالوں کو مغرب کی طرف بھیجا تھا اور اہل کتامہ نے اوسکی دعوت قبول کی تہی جب ابن حوشب نے علم ابوعبداللہ کا دریافت کیا تو اوسکو مغرب کی طرف بھیجا اہل کتامہ پر اور اوسکے ساتھ تمام مال بھیجا ابوعبداللہ شیعی جو حسین بن محمد بن ذکریا کا بیٹا تہا مکہ میں گیا جب حاجی مکہ میں آئے تو اہل کتامہ عرب میں جانے کیواسطے مجتمع ہوئے۔ عبداللہ نے اونکو ساتھ لیا اور اپنا پاکر اونکے ساتھ اوس کتامہ میں جو مغرب سے ہے گیا۔ وہاں پندرہویں ربیع الاول ۲۸۸ھ ہجری کو مقام اہل کتامہ کے پہنچا اہل بربر سب طرف سے جمع ہوکر اوس پاس آئے اور اوسکی حکومت میں ترقی ہوئی نام اوسکا اونکے نزدیک ابوعبداللہ مشرقی تہا یہ خبر ابراہیم بن احمد اغلبی امیر افریقیہ کو جب پہونچی تو اوسنے سنتے ہی چاہا کہ اوسکی حکومت کو حقیر اور کم کرے پہر ابوعبداللہ ناہرت میں گیا وہاں اوسکی شان زیادہ ہوئی۔ ہر طرف سے قبیلے اوسکے پاس آنے لگے یہی حال رہا یہانتک کہ ابونصر زیادۃ اللہ اور ملکوں بنی اغلب پر حاکم ہوا۔ زیادۃ اللہ کا چچا جو احول مشہور تہا مقابل ابوعبداللہ شیعی کے لڑتا تہا جبکہ زیادۃ اللہ بادشاہ ہوا تو اپنے چچا احول کو بلاکر قتل کیا تب تمام شہر ابوعبداللہ کے واسطے خالص ہوگئے۔

ذکر متصل ہونے مہدی ابوعبداللہ کا ابوعبداللہ شیعی کے ساتھ

دعوت کرنیوالے مغرب میں محمد والد مہدی کی طرف سے لوگوں کو دعوت کرتے تھے اور محمد سلمیہ میں تہا جب محمد نے انتقال کیا تو اپنا وصی اپنے بیٹے عبید اللہ مہدی کو کیا اور دعوت کرنے والوں کے حال سے اوسے مطلع کیا ظہور اوسکا زمان مکتفی میں ہوا جب مکتفی نے طلب کیا تو عبید اللہ اور اوسکا بیٹا ابوالقسم محمد جو بعد مہدی کے حاکم ہوکر قایم لقب ہوا بہاگ کر متوجہ مغرب کے ہوئے عبید اللہ مہدی مصر میں لباس تجار میں آیا عامل مصر کا اوسوقت میں عیسی نوشری تہا خلیفہ نے اوسکو تلاش عبید اللہ مہدی کے واسطے لکہا تہا مہدی بہاگنے میں کوشش کرکے طرابلس غرب میں آیا زیادۃ اللہ اوسکا متوقع تہا اور سب عاملوں کو اوسکے گرفتار کرنے کو لکہا تہا جب ماوین طرابلس میں بہی نہ رہ سکا سجلماسہ میں آنکر وہاں ٹہرا حاکم سجلماسہ کا نام یسع بن مدرار تہا۔ مہدی نے وہاں اظہار کیا کہ میں مرد تاجر ہوں اس شہر میں تجارت کے واسطے آیا ہوں اتنے میں خط زیادت اللہ کا یسع کے پاس آیا اوسمیں لکہا تھا کہ یہ وہ شخص ہے جسکی طرف ابوعبداللہ شیعی دعوت کرتا تہا یہ سنکر یسع نے عبید اللہ مہدی کو گرفتار کیا اور قید کیا اوسکو سجلماسہ میں جبکہ زیادت اللہ کا اپنے چچا احول کو قتل کرنا اور بہاگنا زیادت اللہ کا اور غالب ہونا ابوعبید اللہ شیعی کا افریقیہ پر جیسے ہمنے اوپر لکہا ہے وقوع میں آیا تو عبداللہ شیعی ماہ رمضان ۲۹۶ھ ہجری میں رقادہ سے سجلماسہ میں گیا اور خلیفہ اپنا بہائی ابوالعباس اور اباز آگی کو افریقیہ پر حاکم کیا جب سجلماسہ کے قریب آیا تو وہاں کا حاکم یسع نکلکر لڑا جب اوسنے اپنا ضعف دیکہا تو رات کو بہاگا۔ ابو عبداللہ شیعی نے سجلماسہ میں داخل ہوکر مہدی اور اوسکے بیٹے کو قیدخانہ سے نکالا۔ اون دونوں کو سوار کرواکر پہلا اور سب سردار قبایل اونکے آگے جاتے تہے اور عبید اللہ مہدی کی طرف اشارہ کرکے لوگوں سے کہتا تہا کہ مولا تمہارا یہ ہے۔ مہدی شدت خوشی سے روتا تہا یہانتک کہ خیمہ میں جو اونکے واسطے برپا کیا تہا گیا۔ وہاں فرار پاکر یسع حاکم سجلماسہ کے طلب کا حکم دیا جب اوسکو سامنے لائے تو قتل کیا مہدی سجلماسہ میں چالیس روز رہا وہاں سے افریقہ کو گیا۔ رقادہ ربیع الآخر ۲۹۷ھ ہجری میں پہنچا۔ وہاں دفتروں کو ترتیب دیا اور مال کو جمع کیا

اور عاملوں کو تمام شہر مغرب پر بہیجدیا۔ جزیرہ صقلیہ پر حسن بن احمد بن حضرر کو عامل کیا یہ سبب
ملک مہدی کے ملک بنی اغلب اور بنی مدرا کا جو مالک بادشاہت سجلماسہ کے تہی زایل ہوا
بنی مدرا کا آخر بسبی متہا جنکی ایک سے تیس برس تک بادشاہت رہی۔ بنی رستم کو زوال تاہرت
میں ہوا انکی بادشاہت ایک سو ساٹہہ برس تک رہی

ذکر قتل عبداللہ شیعی اور اوسکے بھائی ابوالعباس کا

جبکہ مہدی کی بادشاہت نے مضبوطی پائی تو تمام معاملات سلطنت کو بذات خود اوسنے
انصرام دیا۔ ابوعبداللہ اور اوسکے بہائی ابوالعباس کے واسطے زمان مہدی میں کوئی حکم
نہ چھوڑا گیا تہا۔ وہ خود انصرام کرتا تہا چونکہ ترک عادت بلائے سخت ہے یہ اونکو ناگوار معلوم ہوا
ابوالعباس اپنی بہائی ابوعبداللہ شیعی کو ندامت کرتا تہا اور کہتا کہ تونے بادشاہت اپنی ہیں
سے نکالکر غیر کو سونپی ہرچند ابوعبداللہ اوسکو اس قول سے منع کرتا تہا یہانتک کہ مہدی کو خبر پہونچی
کہ وہ سرداران قبایل سے یہ کہتا ہے کہ یہ مہدی وہ نہیں کہ جسکی طرف ہمنے تمہیں بلایا تہا۔
مہدی نے یہ سنکر اون دونوں کو بلاکر قتل کیا۔ ابوالاثیر نے کامل میں قتل ابوعبداللہ شیعی
کو سنہ ۲۹۶ میں لکھا ہے لیکن مینے دیکھا تاریخ قیروان میں کہ وہ نیم جمادی الاولی میں قتل ہوا۔

شروع ہوا سنہ ۲۹۷ ہجری

اس برس میں ابوالقاسم جنید بن محمد صوفی جو امام
تہا راہی ملک عدم کا ہوا اوسنے فقہ ابی ثور صاحب شافعی سے پڑہی اور تصوف سری سقطی سے
اخذ کیا۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۹۸ و ۲۹۹ ہجری

۔ اس برس میں مقتدر نے اپنے وزیر
ابوالحسن بن فرات کو گرفتار کرکے اوسکے گھر کو لوٹ لیا اور اوسکے حرم کو بے پردہ کیا اور
عہدہ وزارت کا ابوعلی محمد بن یحیی بن عبیداللہ بن خاقان کو دیا خاقان مذکور بیقرار تہا
اوسکی اولاد اوسپر حکومت کرتی تہی پس یہ حال ہوا کہ جسے جو رشوت پاتا تہا اوسی کی سعی کرتا تو
یہانتک پہونچی کہ ایک حکومت پر تہوڑے سے زمانہ میں کتنے حاکم ہوئے کہ ماہ کوفہ پر
بیس روز کے عرصہ میں سات عامل ہوئے تو اوسوقت کسی شاعر نے کہا وزیر رفاعہ میں
ایسا کامل ہے کہ ہر ساعت بحال و بر طرف ہوتا ہے جبکہ اوس پاس رشوت دینے والے

آتے ہیں تو وہ سب سے بہتر اوسکو جانتا ہے جو روپیہ والا ہے۔ بادشاہ باوجود اسکے عورتوں اور خادموں کے کہنے پر حکم کرتا ہے غلاموں نے خروج کیا عاملان اطراف وجوانب کے لینے کا قصد کیا۔ اسی برس میں ابوالحسن محمد بن احمد بن کیسان نحوی جو عالم نحو کا تہا فوت ہوا بصری اور کوفیوں کے تہا مرا۔ اسی برس میں اسحاق بن حنین طبیب فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۰۰ہجری۔ اس برس میں مقتدر نے خاقان کو وزارت سے موقوف کر کے علی بن عیسیٰ کو وہاں کا حاکم کیا۔

ذکر مرنے عبداللہ صاحب اندلس کا

اس برس میں عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن بن ہشام بن عبدالملک بن مروان بن حکم طرید رسول ربیع الاول میں فوت ہوا عمر اوسکی بیالیس برس کی تہی یہ گورا سرخ بال اہلا میانہ قد تھا بالوں کو سیاہ خضاب کرتا تہا بادشاہت اسکی پانچ برس گیارہ مہینے رہی اسکی گیارہ بیٹے تھے اونمیں سے ایک محمد مقتول تہا اسکو اسکے باپ عبداللہ مذکور نے حد بار کر قتل کیا۔ یہ باپ محمد ناصر کا تہا جب عبداللہ نے انتقال کیا تو عبداللہ کا پوتا عبدالرحمن بن محمد مقتول بن عبداللہ مذکور حاکم ہوا عبدالرحمن نے اپنے چچاؤں اور باپ کے چچاؤں کو حاضر کیا لیکن کوئی اسکا مخالف نہ ہوا یہ وہ عبدالرحمن ہے جو بالعد میں ناصر نامی ہے۔

اب شروع ہوا سنہ ۳۰۱ہجری

ذکر قتل احمد سامانی کا

اسی برس میں امیر احمد بن اسماعیل سامانی حاکم خراسان اور ماوراالنہر مارا گیا۔ اسطرح کہ غلاموں نے جمع ہو کر اوسکو تخت پر رات کو ذبح کیا اور جمعہ کی رات تئیسویں جمادی الآخر میں بھاگے یہ جنگل میں شکار کے واسطے گیا تہا۔ بخارا میں لیجا کر دفن کیا۔ [illegible] غلاموں کو گرفتار کر کے قتل کیا۔ بعد امیر کے اوسکا بیٹا ابوالحسن نصر بن احمد آٹھ برس [illegible] حاکم ہوا

ذکر قتل سردار قرامطہ کا

اسی برس میں ابوسعید حسن بیٹا بہرام کا جو بزرگ قرامطہ کا تہا اوسکے خادم نے اوسکو حمام

میں قتل کیا۔ اوسکو وہاں قتل کرکے ایک اور شخص کو سرداروں میں سے بلاکر کہا کہ تجھے سردار بلانا ہے جب وہ داخل حمام ہوا تو اوسے بہی قتل کیا اسی طرح چار آدمی مارے پھر جب اس حال سے لوگ واقف ہوئے تو اوسپر بلوا کر کر قتل کیا۔ ابو سعید خبیابی نے اپنے بیٹے سعید کو اپنا ولی عہد کیا تہا وہی بعد اوسکے حاکم ہوا۔ لیکن وہ بندوبست اچہا نہ کرسکا اس سبب سے اوسکا چہوٹا بھائی ابو طاہر سلیمان اوسپر غالب ہوا۔ یہ شخص قریہ شجاع حاکم مستقل تہا جب ابو سعید مارا گیا تو وہ ہجر اور احسا اور قطیف اور تمام بلاد بحرین پر حاکم ہوا۔

ذکر باقی حوادث کا

اس برس میں سید مہدی نے معہ اپنے بیٹے ابی القسم محمد کے دیار مصر پر لشکر کشی کرکے اسکندریہ اور فیوم پر غالب ہوا۔ یہ حال دیکھکر مقتدر نے مونس غلام کو معہ لشکر کے بھیجا اوسنے اونکو دیار مصر سے نکالدیا اور پہر مغرب میں چلے آئے۔ اسی برس میں قاضی ابو عبداللہ محمد بن احمد مقری نقفی نے انتقال کیا۔ اسی برس میں محمد بن یحیی بن مندہ حافظ مشہور مصنف تاریخ اصفہان کا فوت ہوا۔ یہ بہی ثقہ حافظوں میں سے تہا اور اوس خاندان میں سے تہا جس سے جماعت علما نکلی

شروع ہوا سنہ ۳۰۲ ہجری۔ اس برس میں مقتدر نے حسین بن علی بن عبداللہ مشہور ابن حصاص جوہری کو پکڑکر اوس سے چالیس ہزار دینار کا اسباب لیا۔ اس برس میں سید مہدی نے لشکر ساتھ حباشہ مقدم کے دریا کے رستہ سے بھیجکر اسکندریہ پر غالب ہوا اور مقتدر نے ساتھ مونس خادم کے لشکر بھیجا ان دونوں میں مابین مصر اور اسکندریہ کے چار لڑائیاں ہوئیں اور مغاربہ شکست پاکر اپنے ملک کیطرف پھر آئے اور طرفین سے بہت لوگ مارے گئے اسی برس میں تمام ہوئی تاریخ ابو جعفر طبری کے اسی برس میں اور بعضوں نے لکہا ہے اس سے پہلے میں علی بن احمد بن منصور شاعر جو بسامی مشہور تہا فوت ہوا یہ زبردست شعرا میں سے ہے اور ہجو بہت کرتا ہے یہانتک کہ اپنے باپ بہائی اور گہر والوں کے بہی ہجو کی ہے اور قسم بن عبید اللہ معتضد کے وزیر کے حق میں کیا تہا اور اسی کے شعر ہیں متوکل کے حق میں جب اوسنے قبر حسین بن علی رض کو ڈہایا اور آدمیوں کو زیارت سے منع کیا جنکا مضمون یہ ہے قسم خدا کی اگر بنی امیہ نے قتل کیا تہا نواسے بنی اپنے کو مظلوم پس تحقیق تیرے باپ کی

اولاد نے بھی یہ ویسا ہی کیا کہ اوسکی قبر کو اوکھاڑا افسوس اونپر اگرچہ یہ شریک اوسکے قتل میں نہ تھے لیکن متابعت بنی امیہ کی کی جو کہ اون حضرت کی ہڈیاں بوسیدہ ہوتیں۔

اب شروع ہوا ۳۰۳ سنہ ہجری

ذکر بنا، مہدیہ کا

اس برس میں مہدی نے موضع مہدیہ کو جو ایک جزیرہ ہے دریا کے کنارے اور جنگل ایسا ملا ہے جیسا ہاتھ پہونچے سے پسند کر کے بنانا شروع کیا اوسکی فصیل مضبوط اور دروازے ایسے بڑے بنوائے کہ ہر ہپٹ سو قنطار کا تہا اوسکا بنانا قنطار مثل قرطاس چالیس اوقیہ زر یا ہزار اوقیہ کا ہے یا دو صد دینار کا یا ہزار دو صد اوقیہ کا یا ستر ہزار یا اسی ہزار درہم یا سو رطل زر سے یا چاندی سے یا ہزار دینار یا ایک چرسا بیل کا پر زر سے یا سیم سے بنانا ہفتہ کے روز شروع ہوا اس برس کی پانچویں ذیقعدہ کو جب یہ بن چکا تو مہدی نے کہا اب میں امن میں ہوا محافظت سادات سے اس برس میں روم نے ثغور جزیرہ پر جا کر لوٹا اور بندی پکڑی اس برس میں ابو عبد الرحمن احمد بن علی بن شعیب نسادی مصنف کتاب سنن کا مکہ میں فوت ہوا اور درمیان صفا و مروہ کے دفن ہوا یہ امام حافظ محدث تہا یہ نیشاپور میں گیا پہر عراق میں آیا۔ پہر شام و مصر میں گیا وہاں سے دمشق میں آیا وہاں اوسکی آزمایش معاویہ کے مقدمہ میں کی اور اوسے چاہا کہ فضایل معاویہ میں کوئی حدیث روایت کرے وہ اس سے باز رہا اور کہا کہ معاویہ سردار ہو کر راضی نہ ہوا کہ اب فضیلت چاہی کہتے ہیں کہ اس سے بڑا سلوک کر کے مکہ میں بھیجا وہاں فوت ہوا۔ اس برس میں ابو علی محمد بن عبد الوہاب جبائی معتزلی نے انتقال کیا۔

شروع ہوا ۳۰۴ سنہ ہجری - اس برس میں سید ناصر حاکم طبرستان کا جان بحق تسلیم ہوا۔ عمر اوسکی اناسی برس ہوئی اوسکو اطروش کہتے تہے نام اوسکا حسن بن علی بن حسن بن عمر بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب تہا۔ یہ مالک طبرستان کا سنہ ۳۰۱ھ میں ہوا اس برس یوسف بن حسین بن علی رازی صاحب ذوالنون مصری کا فوت ہوا وہ صاحب قصہ غار کا تہا ۔ تہ اوسکے۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۰۵ ہجری - اس برس میں مرا ابو جعفر محمد بن عثمان عسکری جو مشہور سیاں تھا اور مشہور عمری رئیس امامیہ ہی تہا یہ شخص دعوی کرتا تہا کہ میں امام مہدی علیہ السلام پاس حاضر ہوا تھا - اسی برس ایلچی بادشاہ روم کے بغداد میں آئے اونکے حاضر ہونے کیوقت لشکر کے تیار ہونیکا حکم دیا اور گھر کو ہتہیاروں اور اسباب سے آراستہ کیا اوسوقت تمام لشکر صف بندی ایک لاکھ ساٹھ ہزار تہا دوسو سوار پیدل تھے اور غلام کو ہی کمر بستہ کھڑے ہوئے اور خواجہ سراہی ایسے ہی آراستہ ہوئی کل خادم سات ہزار تھے اونمیں سے چار ہزار گورے اور تین ہزار حبشی تھے اور سات سو چوبدار تھے اسیطرح آراستہ ہوئے اور کشتیاں - بحری تمام زیب زینت سے دریامیں ڈالے اور محل بادشاہی کو بہی بہت زینت سے آراستہ کیا - اٹھتیس ہزار پردے جنمیں سے سارہی بارہ ہزار دیبائی زرکش کے پردے تھے اور بائیس ہزار بستر ہی تھے اور شیر کے رکہنے والے پکڑے کہڑے تھے اسباب زینت میں سے ایک درخت چاندی سونے کا تہا جسکی اٹھارہ شاخیں اور ہر شاخ اور لکڑی پر جانور اور چڑیاں چاندی سونے کی بیٹھی تہیں اوسکے پتے بہی چاندی سونے کے تھے اوسکی شاخیں خوبصورتی سے ہلتی تہیں اور جانور آواز کرتے تو ایلچی جب مقتدر پاس آیا تو یہ عظمت جسکا بیان باعث طول کلام ہے دیکہی وزیر اس میں اور بادشاہ میں واسطہ ہوا اسکا کلام بادشاہ سے عرض کرتا اور بادشاہ کی طرف سے جواب اوسکو لادیتا -

پھر شروع ہوا سنہ ۳۰۶ ہجری - اس برس میں بغداد کے تہانہ پر نجیح طولونی مقرر ہوا اوسنے منزلوں میں فقہا مقرر کئے اسواسطے کہ پولیس والوں کا عمل اونکے فتوے پر ہو لیکن اسسے وہ بدیہ یا دشاہت کا کم ہوا چورا ور فقفاقوں نے طمع دنیوی سے خراب رستوں میں لوگوں کے کپڑے اوتارنے شروع کئے اور فتنہ بہت پھیلا -

ذکر روانہ کرنے سید مہدی کا اپنے بیٹے قایم کے ساتھ لشکر افریقیہ مصر کیطرف

اس برس میں مہدی نے لشکر کثیر اپنے بیٹے قایم بامرہ کے ساتھ کر کر مصر پر بہیجا اوسنے اسکندریہ پر پہونچکر اپنا دخل کر لیا پہر وہاں سے جیزہ میں گیا اور اشمونین اور اکثر صعید کا مالک

ہوا مقتدر نے مونس خادم کو اوسپر بھیجا۔ جب یہ مصر میں پہنچا تو اوس میں اور قایم میں کئی
لڑائیاں ہوئیں اسی کشتیاں افریقہ سے اسکندریہ میں واسطے مدد قایم کے بھیجیں مقتدر نے
بھی طرطوس سے ۲۵ کشتیاں واسطے لڑائی کشتیوں قایم کے روانہ کیں۔ جب دونوں طرف
کی کشتیاں رشید پر آکر ملیں تو آپس میں لڑائی ہونے لگی اور جنگل میں دونوں لشکروں کی
لڑائی ہوتی تھی آخر کار لشکر مہدی کا اور اوسی کی کشتیاں شکست پاکر افریقہ پھر آئیں اور بہت
لوگ مارے گئے اور قید ہوئے۔ اسی برس میں قاضی محمد بن خلف بن حیان الطی جو مشہور
بوکیع تھا فوت ہوا یہ شخص عالم تواریخ کا تھا اسکی اچھی تصنیفات ہیں اسی برس کی جمادی الاولی
میں امام ابو العباس احمد بن سریج فقیہہ شافعی فوت ہوا یہ شخص بڑا عالم شافعیہ کا تھا اور امام
مسلمانوں کا تھا اوسکو باز اشہب کہتے تھے شیراز میں مالک قضا کا تھا تصنیفات اسکی چار سو
ہیں اہنی کے سبب مذہب شافعی زمانہ میں مشہور ہوا۔ اسکے زمانہ میں لوگ کہتے تھے کہ خدا
نے عمر بن عبد العزیز کو سنہ ۱۰۰ ہجری میں ظاہر کیا کہ اوسنے سنت کو زندہ اور بدعت کو مٹایا
پھر خدا نے بندوں پر احسان کرکے شافعی کو پیدا کیا اوسنے سنت کو ظاہر کیا اور بدعت کو
چھپایا۔ اب احسان خدا نے کیا سنہ ۳۰۰ ہجری میں بسبب پیدا کرنے ابن سریج کے کہ اونے
ہر سنت کو قوی اور ہر بدعت کو ضعیف کیا۔ اسکا دادا سریج مشہور مرد صالح تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۰۳ ہجری
ذکر منقطع ہونے سلطنت سادات ادریسی کا

کتاب مغرب میں اور اخبار اہل مغرب میں یوں لکھا ہے کہ سلطنت ادراسہ سادات کی اس
برس میں منقطع ہوئی۔ میں کہتا ہوں کہ مینے اخبار سادات کو محمد بن ادریس تک سنہ ۲۱۴ ہجری
میں لکھا ہے۔ اور محمد جب حاکم ہوا تو اوسنے اپنے اکثر شہروں کو اپنے بہائیوں پر بانٹ دیا تھا
جیسے اوپر سنہ مذکور میں ذکر ہوا۔ اور اوسنے اپنے بہائی عمر کو صنہاجہ اور غمارہ دیا تہا اور محمد
مذکور امام تہا۔ اوسکی تاریخ وفات ہمیں نہیں پہنچی۔ جب محمد نے انتقال کیا تو اوسکا بھتیجا
علی بن عمر مذکور بن ادریس بن ادریس مالک ہوا۔ لیکن امامت علی مذکور کی ایسی ڈگمگانی

رہی کہ کوئی امر تمام نہ ہوا آخر کو خلع کیا بعد اوسکے اوسکا بھتیجا یحیی بن ادریس حاکم ہوا۔ یہ یحیی اخیر بادشاہ سادات ادریسیہ کا تہا فارس میں سلطنت سادات کی سنہ ۳۰۷ ہجری میں قطع ہوئی اسطرح کہ نضالہ بن حیوس انپر غالب آیا پہر ادریسیوں سے حسن بن محمد بن قاسم بن ادریس نے ظاہر ہوکر ارادہ پھر لینے سلطنت کا کیا لیکن ازبسکہ انکا ادبار اور دولت مہدی عبد اللہ کا اقبال تہا دو برس تک بادشاہ رہا مگر کچھ کام بن نہ پڑا یہانتک کے اونکی بادشاہت تمام بلاد مغرب سے جاتی رہی اور سردار ادارسہ اور اوسکی اولاد سب مقید ہوکر مہدی مذکور پاس گئے مگر جو کوئی پہاڑ میں چھپ رہا انہا وہ بچ رہا یہانتک کہ بعد سنہ ۳۴۰ کے ادریس اولاد محمد بن قاسم بن ادریس سے پیدا ہوا تب امامت پہر اس گہر میں آئی۔ پہر عبد الملک بن منصور بن ابی عامر برعدوہ پر غالب ہوکر ان شہروں میں خطبہ بن امیہ کا پڑھا جب عبد الملک اندلس کی طرف گیا تو اوسکی حکومت برعدوہ میں بگڑ گئی اور فارس پر بنو ابی العافیہ زناتیوں پر غالب ہوئی یہانتک کہ یوسف بن تاشفین امیر مسلمانوں کا ہوکر حاکم ان شہروں پر ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۰۸ھ اور سنہ ۳۰۹ ہجری

ذکر قتل حسین بن منصور حلاج کا

حسین بن حلاج صوفی اپنا زہد اور تصوف ظاہر کرتا تھا اور اپنی کرامات لوگوں کو دکہاتا اسطرح کہ میوے جاڑے کی گرمی میں اور گرمی کے جاڑے میں نکالتا اور ہاتھ ہوا میں لنبا کرکے لوگوں پر درہم سکہ دکہاتا جنپر لکہا ہوتا قل ہو اللہ اور اونکو درہم قدرتی کہتا اور لوگوں کو بتاتا کہ تمنے یہ کہایا اور یہ کیا اپنے گہر میں اور بتا دیتا تھا جو دل میں ہو اس امر سے بہت لوگ اوسپر فریفتہ ہوئے اور اعتقاد کرتے تھے کہ اوسمیں حلول کیا ہے اور ایسے لوگ اسکے مقدمہ میں مختلف جیسے حضرت عیسی کے باب میں مختلف ہیں بعضے کہتے ہیں کہ اسمیں جبرائیل گھسا ہے بعضے کہتے ہیں یہ ولی ہے اور یہ جو ظاہر ہے یہ اسکی کرامات ہے بعضے کہتے ہیں کہ یہ بازیگر نجومی جادوگر جہوٹا ہے یہ شخص خراسان سے عراق میں اور پہر مکہ میں گیا وہاں ایسی جائے رہا کہ چہت نہ تہی ہمیشہ روزہ رکہتا اور پانی سے افطار کرکے تین نوالے روٹی کے کہاتا اور سوائے

اِسکے کچھ اور نہ کھانا - پھر حسین بغداد میں آیا - تب حامد وزیر نے مقتدر سے عرض کی کہ حلاج کو مجھے دے اوسنے حکم کیا کہ لے لے حامد اوسکو اپنی مجلس میں بلاتا اور باتیں کرواتا لیکن کوئی امر خلاف شرع اوس سے نہ پاتا تاکہ اوسے قتل کرے اور اسی واسطے وہ کوشش کرتا تھا حامد پاس اوسکو ایک مدت گذری جسکا بیان موجب طول ہے آخر کار وزیر نے اوس پاس ایک کتاب دیکھی اوسمیں لکھا تھا کہ انسان اگر ارادہ حج کا کرے لیکن قدرت نہ رکھتا ہو تو اپنے گھر میں سے ایک گھر جدا کرے جو نجاست سے پاک ہو اوسمیں کسی کو جانے نہ دے - جب حج کے دن آویں تو اوسکے گرد پھرے اور جو کچھ حاجی مکہ میں کرتے ہیں وہاں کرے پھر تیس یتیم کو جمع کرکے اچھا کھانا موافق مقدور کے پکا کر اوس گھر میں اونہیں کھلاوے اور اون کو پوشاک دے اور ہر یتیم کو سات درہم دے جب ایسا کریگا تو اوس شخص کی مانند ہوگا جسنے حج کیا تب وزیر نے اس کتاب کے پڑھنے کا ابو عمر کے آگے حکم دیا - تب قاضی نے اوس سے پوچھا یہ تو کہاں سے لایا اوسنے کہا کتاب اخلاص سے جو حسن بصری کی تصنیف ہے قاضی نے کہا اے مباح الدم تو جھوٹا ہے میں نے اوس کتاب کو مکہ میں سنا ہے لیکن یہ اوسمیں نہیں اوس وقت وزیر نے قاضی ابو عمر سے چاہا کہ اپنے خط میں یہ جو کہا تھا یعنی مباح الدم ہونا اوسکا لکھے لیکن قاضی نے اوسکو دفع کیا پھر وزیر نے اوسکا قتل لازم جانکر مباح الدم ہونا حلاج کا لکھا پھر جتنے کہ حاضر تھے سب نے لکھا جب حلاج نے یہ سنا تو کہا میرا خون تمہیں حلال نہیں کیونکہ میرا دین اسلام ہے اور مذہب میرا سنت ہے اور میری اس میں کتابیں موجود ہیں اور وزیر نے لکھکر خلیفہ سے اوسکے قتل کا حکم چاہا اور فتوی اوس پاس بھیجا تب مقتدر نے اوسکے قتل کا حکم دیا وزیر نے پہلے اوس سے ہزار کوڑے لگوائے پھر ہاتھ کٹوائے پھر پانوں کٹوائے پھر قتل کیا - اور اوسکی لاش کو آگ سے جلایا اور سر کو بغداد پر نصب کیا - اسی برس میں ابو العباس احمد بن محمد بن سہل بن عطار صوفی بڑے مشایخوں اور علما سے ہے فوت ہوا اور ابراہیم بن ہرون طبیب حرانی فوت ہوا -

شروع ہوا ۳۱۰ سنہ ہجری - اس برس میں ابو جعفر محمد بن طبری نے بغداد میں راہی ملک بقا ہوا - پیدایش اوسکی ۲۲۴ سنہ ہجری میں نواح طبرستان میں ہوئی ...

حافظ قرآن جاننے والا قرائتوں کا عالم اور تابعین تبع تابعین کے اقوال سے تہا مقلد کسی کا نہ ہوا اور فقیہ عالم صحابہ کے قول زمانہ سے آخر سنہ ۳۰۲ ہجری تک ہی معانی کا اور مجتہدوں میں سے تہا مقلد کسی کا نہ ہوا اور فقیہ عالم صحابہ کے قول سے اور تابعین تبع تابعین کے اقوال سے تہا اوسکی تاریخ مشہور ہے جو اول زمانہ سے آخر سنہ ۳۰۲ ہجری تک ہی اور ایک کتاب اوسکی تفسیر میں ہے کہ کسی نے ویسی نہیں لکہی اور اصول فقہ اور فروع میں بہت کتابیں ہیں۔ جب یہ فوت ہوا تو تعصب کیا اوسپر عامہ نے اور متہم کیا اوسکو ساہند رفض کے باعث اسکا سوائے اسکے نہ تہا کہ اوسنے ایک کتاب میں اختلاف فقہا کا لکہا تہا مگر اوس میں احمد بن حنبل کا نہ ذکر کیا۔ جب اوس سے اوسکا سبب پوچہا تو اوسنے کہا کہ احمد بن حنبل فقیہ نہ تہا وہ البتہ محدث تہا یہ کلمہ حنبلیوں کو سخت معلوم ہوا۔ یہانتک کہ کثرت بغداد کو خیال نہ کر کر اوسکو جیسا چاہا برا کہنے لگے۔ اسی برس کی ذالحجہ میں ابوبکر بن محمد بن سری ابن سہل نحوی نے جو مشہور ابن سراج تہا انتقال کیا۔ یہ بہی مشہور اماموں میں سے تہا اسنے ابوالعباس مبرد سے علم پڑہا اور اوس سے ایک گروہ نے کہ جس میں سے ابوسعید سیرانی اور علی بن عیسی ربانی اور لوگ تہے علم نحو حاصل کیا جوہری اوسسے صحاح میں کئی جا نقل کرتا ہے تصنیفات اسکی کتنی ہی مشہور ہیں یہ شخص باوجود ان فضائل کے را کو غین پڑہتا ایک روز اوسنے اپنے کلام کو را سے پڑ کیا لوگوں نے اوسکو غین سے لکہا اوسنے کہا غین سے نہیں بلکہ غین سے۔ اسیطرح تکرر سہ کر رکہتا۔ سراج نسبت عمل سروج کی طرف ہے۔ بعضے کہتے ہیں کہ اسکی وفات سنہ ۳۱۵ ہجری میں ہوئی

پہر شروع ہوا سنہ ۳۱۱ ہجری

- اس برس میں قرامطہ رات کو بصرہ میں آئے اور سردار اونکا ابوطاہر سلیمان بن ابی سعید جنابی تہا اور دیواروں پر سے شہر میں آ نکرا اوسکے عامل کو قتل کیا اور سترہ دن تک واں رہکر قتل اور لوٹ رکہی اس برس میں ابومحمد احمد بن محمد بن حسین جریری کہ صوفیہ کے مشہور مشائخوں میں سے ہے فوت ہوا اور ابراہیم بن سری زجاج نحوی مصنف کتاب معانی قرآن کا فوت ہوا اور اسی سال میں محمد بن ذکریا رازی طبیب مشہور فوت ہوا۔ یہ شخص جوانی میں عود بجاتا تہا جب ڈاڑہی نکالی تو کہا کہ بجانا ڈاڑہی موچہوں والی سے اچہا نہیں معلوم ہوتا یہ کہہ کر اوسکو ترک کیا اور متوجہ مطالعہ

کتب طب اور فلسفہ کا ہوا عمر اسکی چالیس برس سے زیادہ ہوئی جن علوم کا کہ اوسنے شوق کیا اوس میں کمال کو پہونچا علم طب اور فلسفہ میں اپنے وقت کا امام تہا اِسنے طب میں کتابیں لکھیں جنمیں سے حاوی تیس جلد کی ہے اور منصوری جو مختصر بہت فایدہ مند ہے یہ کتاب واسطے بادشاہ ماورالنہر کے اِسنے تصنیف کی تہی۔

پہر شروع ہوا ۳۱۲ سنہ ہجری - اِس برس میں ابوطاہر نے حاجیان قرمطی کو گرفتار کرکے اونسے مال کثیر لیا اور اکثر کو بہوکہا پیاسا مارا۔ اِس برس میں مقتدر نے اپنے وزیر ابوالحسن بن فرات کو گرفتار کیا لوگوں نے عتاب سلطانی دیکہ کر اوسکے قتل میں سعی کی تب اوسنے حکم اوسکے قتل کا دیکر اوسے اور اوسکے بیٹے محسن کو قتل کیا عمر بن فرات کی اوسوقت اکہتر برس کی تہی اور بیٹا اوسکا تیس برس کا۔ مقتدر نے بعد اوسکے ابوالقاسم خاقانی کو وزیر بنایا۔ اِس برس میں ابوطاہر قرمطی نے کوفہ میں جاکر بزور تلوار اوسمیں اپنا دخل کیا اور رعایا کو قتل کرکے اسباب بہت لیکر چہہ روز وہاں رہ کر جس روز دن کو وہاں آیا تہا اوسی روز رات کو وہاں سے اپنے لشکر میں آیا اور اسباب اور مال میں سے جو کچہہ کہ اوس سے ہوسکا وہاں سے لاد لایا۔

پہر شروع ہوا ۳۱۳ سنہ ہجری - اِس برس میں عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز بغوی راوی ملک بقا ہوا اسکی عمر ایکسو سات برس کی تہی اِسی برس میں علی بن محمد بن بشار زاہد فوت ہوا۔

پہر شروع ہوا ۳۱۴ سنہ ہجری - اِس برس میں مقتدر نے یوسف بن ابی الساج کو نواحی مشرق دیکر حکم کیا کہ واسطہ میں جاکر قرامطہ سے لڑے یوسف مذکور آذربیجان میں تہا وہاں سے واسطے لڑائی قرامطہ کے واسطہ میں گیا اِس برس میں نصر بن احمد سامانی رَے پر حاکم ہوا اور بیمار ہوکر وہاں سے چلا گیا۔

پہر شروع ہوا ۳۱۵ سنہ ہجری

ذکر اخبار قرامطہ اور قتل ابی ساج کا

اس برس میں قرامطہ جب کوفہ میں پہنچے تو یوسف بن ابی الساج واسطہ سے معہ چالیس ہزار لشکر کے وہاں پہنچا قرامطہ اسوقت ایک ہزار پانسو آدمی تھے جس میں سے سات سو سوار اور آٹھ سو پیادے تھے ابو ساج نے اونکی جمعیت قلیل دیکھ کر کمال حقارت سے کہا کہ فتحنامہ خلیفہ کو لکھ بھیجو یہ سب میری دست قدرت میں ہیں جب باہم لڑائی ہوئی تو قرامطہ نے لڑائی اوٹھائی اور لشکر خلیفہ کو شکست ہوئی یوسف بن ابو ساج سردار لشکر کا اسیر ہو کر ابو طاہر قرمطی کے ہاتھ سے مارا گیا۔ ابو طاہر اونکا بہت اسباب لوٹ کر حاکم کوفہ کا ہوا مقتدر نے یہ حال سنکر مونس خادم کو معہ بہت لشکر کے قرامطہ پر بھیجا لیکن بہت آدمی تو وہاں تک پہنچنے سے پہلے بھاگ گئے اور باقیماندہ نے لڑ کر شکست پائی۔ اس معاملہ سے بغداد والے ایسے قرامطہ سے ڈرے کہ بھاگڑ ہو گئی۔ قرامطہ اکثر بھلے گئے ہوتے شہروں کو لوٹ کر بہت مال لیکر ہجر میں پھر آئے اس برس میں عبد الرحمٰن ناصر بن محمد اموی حاکم اندلس نے باشندگان طلبطلہ پر بعد ایک مدت کے محاصرہ کی فتیاب ہو کر اوسکی بہت عمارتوں کو ڈھایا۔

پھر شروع ہوا ۳۱۶ھ ہجری

اس برس میں قرامطہ نے رحبہ میں جا کر بندے پکڑا اور لوٹ پا کر پھر رقہ میں آئے وہاں بھی لوٹ کر اور بندے پکڑ کر سنجار میں داخل ہوئے وہاں کی رعایا نے اونکو اوتارا اور اون سے امان چاہی تب اونہوں نے امان دیکر جبال وغیرہ شہروں کو لوٹ کر ہجر میں پھر آئے اس برس میں مقتدر نے علی بن علیسے اپنے وزیر کو گرفتار کر کے عہدہ وزارت کا ابو علی بن مقلہ کو دیا۔

ذکر ابتدائے حکومت مرداویج کا

۳۱۵ھ ہجری میں گورگان پر حاکم اسفار بن شیرویہ تہا جسکے سرداروں میں سے ایک بڑا سردار مرداویج بن زیار دیلم سے تہا مرداویج نے اکثر لشکر سے سازش کر کے مخفی بیعت لیکر اسفار سے لڑنے کو نکلا اسفار تاب لڑائی کی نہ لا کر بھاگا مرداویج نے لگ اوسکی تلاش کو بھیجے جب وہ پکڑا آیا تو قتل کیا اسی برس میں مرداویج ملکوں کا مالک ہونے لگا۔ پہلے قزوین لیا پھر ری اور ہمدان و کنکور و دینور و یزدجرد و قم و قاشان لئے ایک سونے کا تخت اسکے لئے بنایا تہا کہ اوسپر جلوس کرتا اور لشکر تمام صف بستہ دور کھڑے رہتے یہ کسی سے بات نہ کرتا

مگر اون چوبداروں سے جنکو اسی واسطے مقرر کیا تہا پہر مالک طبرستان کا ہوا اس برس
میں دمشق کو رومی لشکر سے گہیر لیا رعایا نے صلح چاہی اونہوں نے صلح کو اس شرط پر قبول
کیا کہ منبر جامع مسجد کا اوکہیڑ کر اوسکی جائے صلیب بناویں رعایا نے یہی اسکو غنیمت جانکر
منبر کی بجائے صلیب بنایا پہر بدلیس میں گیا وہاں بہی ایسا ہی کیا۔ واضح ہو کہ دمشق خلیج
قسطنطنیہ کے شرقی شہروں کی نایب کا نام اس برس میں یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم اسفراینی
جسکے لئے مسند و مختصر صحیح مسلم پر ہے جان بحق تسلیم ہوا کنیت اوسکی ابو عوانہ حافظ تہی حدیث
سننے کو یہ شہروں میں گیا مسلم بن حجاج صاحب صحیح وغیر ابہ سے حدیث کو اوسنے سُنا۔

پہر شروع ہوا ۳۱۷ ہجری

ذکر خلع مقتدر کا

اس برس میں برخواست کیا مقتدر باللہ کو خلافت سے اسواسطے کہ لشکر اور سردار بسبب
شرکت عورتوں اور غلاموں کے امور سلطنت میں اور برباد کرنے مال و اسباب کے
اوس سے بدمزہ ہو رہے تہے اور مونس خادم کی بدمزگی باعث قوی ہوا کہ سب لشکر مونس کے
مونس ہوکر خلیفہ کے گہر پر چڑھ گئے مقتدر کو معہ اوسکی ماں اور خالہ اور اولاد اور خاص لونڈیاں
گہر سے نکال کر مونس کے گہر میں اونکو مقید کیا اور چاہا کہ مقتدر کے خلع پر گواہ ہوویں جب
قاضی ابو عمرو نے گواہی دی کہ اوسنے اپنے نفس کو خلع کیا تب اوسکے بہائی محمد بن معتضد سے
بیعت کرکے اوسکا لقب قاہر باللہ رکہا اور ایک قبر کی مٹی میں سے جسے مقتدر کی ماں نے
بنایا تہا سات لاکہ دینار نکالے۔

ذکر پہر خلیفہ ہونے مقتدر کا

سترہویں محرم اتوار کے دن کہ مقتدر کی خلع سے تیسرا دن تہا سب لوگ محل بادشاہی میں حاضر
ہوئے کہ وہ جائے فراغ پر ہو گئے کیونکہ وہ جلوس اور آرایش کا تہا لیکن مونس نہ آیا اور سپاہی
لوگ سب مسلح آئے اور حق بیعت کا مانگتے تہے جب غل اور شور بلند ہوا تب قاہر نے یار وک
کو اونکے دلجمعی کے لئے بہیجا جب اوسنے اونکے ہاتھوں میں ننگی تلواریں دیکہیں تو خوف کہا کر

پہر اسپاہیوں نے اوسکے پیچہے آن کر محل میں اوسکو قتل کیا اور یا مقتدر یا منصور کہہ کر رونے لگے جب یہ سب جمع ہو کر پہر آئے تو وہ بہاگ کر چہپ رہا سب لوگ اوس سے جدا ہوئے کوئی شخص محل میں باقی نہ رہا پہر لوگوں نے مونس خادم کی گہر جا کر مقتدر کو وہاں سے نکالا پیادوں نے وہاں سے اوسے اپنی گردن پر سوار کرا کے محل میں داخل کیا مقتدر نے اپنے بہائی قاہر پاس امان کا پیغام بہیجکر اوسے بلایا اور کہا کہ میں جانتا ہوں کہ تیرا کچہہ قصور نہیں اور اوسکی پیشانی چوم کر امن دیا اور اپنی ماپاس اوسکو قید کیا کہ وہ اوسکو آرام سے رکہے تب مقتدر اپنی حکومت پر مستقر ہوا اور فتنہ فرو ہوا واضح ہو کہ پہرنا خلافت مقتدر بہ سبب احسان مونس کے تہا اور خلع اوسنے واسطے موافقت لشکر کے کی تہی ۔

ذکر اون چیزوں کا جو قرامطہ نے مکہ میں کیا اور حجر اسود کا لینا

اِس برس میں ابو طاہر قرمطی ترویہ کے دن مکہ میں آیا اور حاجیوں کو کہ مکہ میں سلامت پہنچے تہے وہاں لوٹا اور مسجد حرام تک اونکو قتل کیا اور کعبہ شریف میں داخل ہو کر حجر اسود کو رکن سے اوکہیڑ کر ہجر میں لے گیا امیر مکہ ابن محلب اور اوسکے رفیقوں کو قتل کیا اور دروازہ وہاں کا اوکہیڑ کر ایک شخص کو واسطے اوکہیڑنے پرنالہ کے چڑہایا وہ اوپر سے گر کر مرگیا جو بہت زخمی تہے اونکو چاہ زمزم میں ڈلوایا اور باقیوں کو مسجد حرام اور جہاں قتل ہوئے تہے دفن کیا اور لباس خانہ کعبہ کا لیکر اپنے رفیقوں پر تقسیم کیا اِس برس میں بہ سبب تفسیر خدا تعالیٰ کے عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا اصحاب ابوبکر مروزی وغیرہ میں فتنہ عظیم برپا ہوا کہ اوسمیں لشکر اور رعایا سب شریک تہے اور آپس میں لڑائی ہوئی کہ بہت لوگ مارے گئے حقیقت اوسکی یوں تہی کہ ابوبکر مروزی حنبلی اور اوسکے رفیقوں نے کہا کہ معنے اس قول خدا تعالیٰ کے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نبی صلعم کو اپنے ساتھ عرش پر بٹہا دیگا دوسرے گروہ نے کہا کہ وہ سوائے شفاعت کے اور کچہہ نہیں بہ سبب اس اختلاف کے لڑنے لگے اِس برس میں محمد بن جابر بن سنان حرانے پیدائش بتانی خاسب مشہور نجومی صاحب زیچ صابی فوت ہوا ۔ اسکی رصدیں یقینی ہیں رصد اسے شروع کی سنہ ۲۶۴ ہجری سے سنہ ۳۰۶ ہجری تک اور کواکب بالتہ کو اپنے زیچ میں واسطے سنہ ۲۹۹ ہجری کے ثابت

کیا ہے اِسکے زیچ کے دو نسخے ہیں دوسرا چھپا ہے - واضح ہو کہ بتانی فتح بائے موحدہ سے اور
بعض نے کسرہ بھی پڑہا ہے منسوب بتان کی طرف جو ایک مکان ہے عمل حران میں اس برس
میں نصر بن احمد بن نصر بصری مشہور بخبزارزی شاعر مشہور فوت ہوا یہ شخص ادیب پر گو نا خواندہ
ایسا تہا کہ ہجے بہی نہ کرسکتا تہا اوسکے اشعار بہت فایق ہیں -

اب شروع ہوا سنہ ۳۱۸ ہجری - اس برس میں لڑنے والے لوگ بغداد سے
نکالے گئے کیونکہ وہ جس روز سے مقتدر کو پھر خلیفہ کیا تہا بہت بر خود غلط ہوئے تھے قول و فعل
میں اونمیں اور لشکر میں لڑائی ہوئی بہت آدمی مارے گئے آخر کار پیادہ با متعلقات واسطہ کو
بہاگ گئے وہاں چاہا حاکم ہوں کہ مونس خادم نے اونکو قتل اور باقیماندہ کو پریشان کیا اسی برس
میں اور لکہا ہے اس سے اگلے برس میں ابو بکر حسن بن علی بن احمد بن بشار مشہور ابن علاف
ضریر نہروانی فوت ہوا یہ سو برس کا تہا یہ ناظم اتی الہر کا تہا یہ قصیدہ جو مشہور ہے اسکے بنانے
میں اختلاف ہے بعضوں نے لکہا ہے کہ اسکی ایک بلی تہی کہ ہمسایہ نے اوسکو مار ڈالا تہا اوسکا یہ
مرثیہ لکہا تہا اور بعض نے کہا ہے کہ یہ مرثیہ ابن معتز کا ہے کہ مقتدر کے خوف سے اوسکا ذکر نہ کرسکا
تو بلی کو تعبیر کیا اور کہا ہے کہ علی بن عیسی کی لونڈی ابو بکر بن علاف کے غلام کو چاہتی تہی جب
علی بن عیسی اس سے مطلع ہوا تو اون دونوں کو قتل کیا تب ابو بکر مولائی غلام نے یہ قصیدہ لکہا
اور اوسے کنایہ بلی پر کیا -

شروع ہوا سنہ ۳۱۹ ہجری اس برس میں مقتدر نے لشکر واسطے لڑائی
مرداویج کے روانہ کیا دو لشکر نواحی ہمدان میں جب ملے تو خلیفہ کا لشکر شکست پاکر بہاگا اور
مرداویج تمام بلاد جبل پر حاکم ہوا اور لشکر نے نواحی حلوان تک لوٹا پہر مرداویج نے اصفہان
پر لشکر بہیجکر اوسے لیا اسی برس کے ذالحجہ میں مونس اور مقتدر میں وحشت زیادہ ہوئی -

شروع ہوا سنہ ۳۲۰ ہجری - اس برس میں مونس خادم مقتدر سے خفا ہوکر
موصل میں گیا اور مقتدر اوسکے ملک اور مال اور اوسکے یاروں کے مال پر قابض ہوا اور
بنی حمدان کے امیروں کو لکہا کہ مونس کو موصل میں گرفتار کرنا اور لڑنا وہاں کے امرا نے یہ
حال دیکہکر اوس سے لڑائی کی لیکن مونس فتحمند ہوکر موصل پر حاکم ہوا سب طرف سے لشکر

پہر اسپاہیوں نے اوسکے پیچھے آن کر محل میں اوسکو قتل کیا اور یا مقتدر یا منصور کہہ کر رونے لگے جب یہ سب جمع ہوکر پہر آئے تو وہ بہاگ کر چہپ رہا سب لوگ اوس سے جدا ہوئے کوئی شخص محل میں باقی نہ رہا پہر لوگوں نے مونس خادم کی گہر جاکر مقتدر کو وہاں سے نکالا پیادوں نے وہاں سے اوسے اپنی گردن پر سوار کراکے محل میں داخل کیا مقتدر نے اپنے بہائی قاہر پاس امان کا پیغام بہیجکر اوسے بلایا اور کہا کہ میں جانتا ہوں کہ تیرا کچھ قصور نہیں اور اوسکی پیشانی چوم کر امن دیا اور اپنی ماں پاس اوسکو قید کیا کہ وہ اوسکو آرام سے رکہنے تہی مقتدر اپنی حکومت پر مستقر ہوا اور فتنہ فرو ہوا واضح ہو کہ پہرنا خلافت مقتدر بہ سبب احسان مونس کے تہا اور خلع اوسنے واسطے موافقت لشکر کے کی تہی۔

ذکر اون چیزوں کا جو قرامطہ نے مکہ میں کیا اور حجر اسود کا لینا

اس برس میں ابو طاہر قرمطی ترویہ کے دن مکہ میں آیا اور حاجیوں کو کہ مکہ میں سلامت پہنچے تہے وہاں لوٹا اور مسجد حرام تک اونکو قتل کیا اور کعبہ شریف میں داخل ہوکر حجر اسود کو رکن سے اوکہیڑ کر ہجر میں لے گیا امیر مکہ ابن محلب اور اوسکے رفیقوں کو قتل کیا اور دروازہ وہاں کا اوکہیڑ کر ایک شخص کو واسطے اوکہیڑنے پرنالہ کے چڑہایا وہ اوپر سے گر کر مرگیا جو بہت زخمی تہے اونکو چاہ زمزم میں ڈلوایا اور باقیوں کو مسجد حرام اور جہاں قتل ہوئی تہے دفن کیا اور لباس خانہ کعبہ کا لیکر اپنے رفیقوں پر تقسیم کیا اس برس میں بہ سبب تفسیر خدا تعالی کے عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا حنابلہ وغیرہ میں فتنہ عظیم برپا ہوا کہ اوسمیں لشکر اور رعایا سب شریک تہے اور آپس میں لڑائی ہوئی کہ بہت لوگ مارے گئے حقیقت اوسکی یوں تہی کہ ابوبکر مروزی حنبلی اور اوسکے رفیقوں نے کہا کہ معنے اس قول خدا تعالی کے یہ ہیں کہ خدا تعالی نبی صلعم کو اپنے ساتھ عرش پر بٹہاویگا دوسرے گروہ نے کہا کہ وہ سوائی شفاعت کے اور کچھ نہیں بہ سبب اس اختلاف کے لڑنے لگے اس برس میں محمد بن جابر بن سنان خرانے پیدائش بتانی غاسب مشہور نجومی صاحب زیج صابی فوت ہوا۔ اسکی رصد بن یقینی ہیں رصد اسنے شروع کی ۲۶۴ سنہ ہجری سے ۳۰۶ سنہ ہجری تک اور کواکب بالثوکو اپنے زیج میں واسطے ۲۹۹ سنہ ہجری کے ثابت

کیا ہے اِسکے زیچ کے دو نسخے ہیں دوسرا چھپا ہے۔ واضح ہو کہ بتانی فتح ہائے موحدہ سے اور بعض نے کسرہ بھی پڑہا ہے منسوب بتان کی طرف جو ایک مکان ف سے عمل حران میں اس برس میں نصر بن احمد بن نصر بصری مشہور بخبز ارزی شاعر مشہور فوت ہوا یہ شخص ادیب پر گو نا خواندہ ایسا تہا کہ ہجے بہی نہ کر سکتا تہا اوسکے اشعار بہت فایق ہیں۔

اب شروع ہوا سنہ ۳۱۸ ہجری - اِس برس میں لڑنے والے لوگ بغداد سے نکالے گئے کیونکہ وہ جس روز سے مقتدر کو پہر خلیفہ کیا تہا بہت بر خود غلط ہوئے تھے قول و فعل میں اونمیں اور لشکر میں لڑائی ہوئی بہت آدمی مارے گئے آخرکار پیادہ بامتعلقات واسطہ کو بہاگ گئے وہاں چاہا حاکم ہوں کہ مونس خادم نے اونکو قتل اور باقیماندہ کو پریشان کیا اسی برس میں اور لکہا ہے اِس سے اگلے برس میں ابو بکر حسن ابن علی بن احمد بن بشار مشہور ابن علاف ضریر نہروانی فوت ہوا یہ سو برس کا تہا یہ ناظم اتی الہر کا تہا یہ قصیدہ پڑھا جو مشہور ہے اِسکے بنانے میں اختلاف ہے بعضوں نے لکہا ہو کہ اِسکی ایک بلی تہی کہ ہمسایہ نے اوسکو مار ڈالا تہا اوسکا یہ مرثیہ لکہا تہا اور بعض نے کہا ہے کہ یہ مرثیہ ابن معتز کا ہے کہ مقتدر کے خوف سے اوسکا ذکر نہ کر سکا تو بلی کو تعبیر کیا اور کہا ہے کہ علی بن عیسیٰ کی لونڈی ابو بکر بن علاف کے غلام کو چاہتی تہی جب علی بن عیسیٰ اِس سے مطلع ہوا تو اون دونوں کو قتل کیا تب ابو بکر مولائی غلام نے یہ قصیدہ لکہا اور اوسے کنایہ بلی پر کیا۔

شروع ہوا سنہ ۳۱۹ ہجری اِس برس میں مقتدر نے لشکر واسطے لڑائی مرداویج کے روانہ کیا دو لشکر نواحی ہمدان میں جب ملے تو خلیفہ کا لشکر شکست پاکر بہاگا اور مرداویج تمام بلاد جبل پر حاکم ہوا اور لشکر نے نواحی حلوان تک لوٹا پہر مرداویج نے اصفہان پر لشکر بھیجکر اوسے لیا اِسی برس کے ذالحجہ میں مونس اور مقتدر میں وحشت زیادہ ہوئی۔

شروع ہوا سنہ ۳۲۰ ہجری - اِس برس میں مونس خادم مقتدر سے خفا ہوکر موصل میں گیا اور مقتدر اوسکے ملک اور مال اور اوسکے یاروں کے مال پر قابض ہوا اور بنی حمدان کے امیروں کو لکہا کہ مونس کو موصل میں گرفتار کرنا اور لڑنا وہاں کے امراء نے یہ حال دیکہکر اوس سے لڑائی کی لیکن مونس فتحمند ہوکر موصل پر حاکم ہوا سب طرف سے لشکر

جمع ہوکر مونس پاس آئے مونس نے موصل میں نو مہینے اقامت کی۔

ذکر قتل مقتدر کا

جب مونس پاس لشکر سب طرف سے فراہم ہوئے نیت بغداد کو چلا پہلے تکریت میں آیا پھر باب شماسیہ میں مقتدر نے اپنا ضعف لشکر کا پھر جانا خیال کرکے ارادہ واسط کا کیا لیکن جو لوگ آس پاس باقی رہے تھے وہ مانع ہوئے اور مونس کی لڑائی پر مستعد ہوئے مقتدر نے یہ حال دیکھہ لاچار مونس سے لڑنے کو نکلا مقتدر پاس فقیہہ اور قاری تھے جنکے پاس قرآن پہلے ہوئے تھے وہ چادر اوڑھے تھے پھر چاکر کھڑا ہوا رفیقوں نے اوسکو مشورہ آگے بڑہنے کا دیا جب وہ آگے بڑھا تو رفیق سب بھاگ گئے مقتدر یہ حال دیکھہ کر قوم مغاربہ سے جا ملا اور اونسے کہنے لگا افسوس تمپر میں خلیفہ ہوں اونہوں نے کہا ہم تجھے پہچانتے ہیں ای کمینے تو خلیفہ شیطان کا ہے یہ کہکر ایک شخص نے اوسکو ایک تلوار ماری کہ وہ زمین پر گرا تب اوسکو ذبح کیا۔ مقتدر کا بڑا بیٹا گراں ڈیل جب اوسکو قتل کرکے اوسکے سر کو لکڑی پر چڑہایا تو تکبیر سب کہے جاتے تھے اور مقتدر کو لعنت کرتے تھے جو کچھ مقتدر پہنے تھا اوتار لیا پھر وہیں گڑھا کھود کر اوسے دفن کیا اور سر اوسکا مونس پاس رشیدیہ میں لے گئے مونس کو لڑائی میں حاضر نہ تھا جب مقتدر کو اس حال سے دیکھا تو آپکو تکی ماری اور رویا مقتدر نے زمانہ خلافت میں بادشاہت کو خراب کر دیا تھا عورتیں اور غلام حکم کرتے تھے اور خرچ کاہت تہو تھے۔ اسکی مدت سلطنت چوبیس برس گیارہ مہینے چھہ دن تھی۔

ذکر بادشاہت قاہر باللہ کا

یہ اونیسواں بادشاہ عباسیوں کا تھا مونس نے چاہا کہ ابو العباس مقتدر کا بیٹا بادشاہ ہو لیکن ابو یعقوب اسحق بن اسماعیل نوبختی نے کہا کہ یہ لڑکا ہے اور بادشاہ ایسا چاہیے کہ اپنی اور ہماری تدبیر کرسکے یعقوب بن اسحق نے اوسکے بادشاہ کرنے میں گویا اپنی موت آپ ڈھونڈی کیونکہ قاہر نے اوسکو قتل کیا جیسے ذکر ہوگا۔ جب یہ مشورہ ہوا تو قاہر باللہ محمد بن معتضد کو بلا کر اٹھائیسویں شوال کو سب نے بیعت کی قاہر نے مقتدر کی ماں کو بلا کر پوچھا کہ مال کہاں ہے اوس نے سب چیز کا جو اوس پاس زیور و پوشاک سے اقبال کیا تب اوسے خوب مارا۔ باوجودیکہ وہ بیماری

استقار رکہتے تہے پہر اوسکے پانوں باندہ کر لٹکایا اوسنے قسم کہائی کہ میں سوائے اشیائے مذکورہ کے
کچہہ نہیں رکہتے ابو علی بن مقلہ کو اپنا وزیر بنا کر موقوف کیا اور پہر بحال کیا اور چند عاملوں
پر قابض ہوا اسی برس میں قاضی ابو عمر محمد بن یوسف کہ فاضل تہا اور ابوالحسن بن صالح
فقیہہ شافعی کہ عابد تہا اور ابو نعیم عبد الملک فقیہہ جرجانی مشہور استر استرآبادی فوت ہوئے۔

پہر شروع ہوا ۳۲۱ ہجری - اس برس میں شغب مقتدر کی ماں
فوت ہوئی اور اپنی قبر میں جو رصافہ میں بنائی تہی دفن ہوئی اس برس میں مونس
اور قاہر میں نزاع ہوئی منشا اوسکا یہ تہا کہ مونس نے بلیق چوبدار کو داروغہ محل بادشاہی
کا کیا تہا اوسنے قاہر پر ایسی تنگی کی کہ کسی عورت کو بے دریافت کئے کہ یہ کون ہے کوئی جانے
نہ دیتا تہا قاہر نے پوشیدہ ایک گروہ کو بلیق حاجب اور مونس کے پکڑنے پر متفق کیا اور
طریف سکری جو بڑے سرداروں میں سے تہا وہ بہی اوس سے مل گیا۔

ذکر پکڑنے مونس خادم اور بلیق کا

اس برس میں پہلی شعبان کو قاہر باللہ نے بلیق چوبدار اور اوسکے بیٹے اور مونس کو گرفتار
کر لیا کیونکہ یہ سب قاہر کے خلع اور احمد بن مکتفی کے بادشاہ کرنے پر متفق ہوئے تہے ابن
مقلہ وزیر بہی اس میں شریک تہا قاہر نے طریف سکری اور گروہ ساجیہ کو متفق کرکے ابن
بلیق کے پکڑنے کا ارادہ کیا۔ ساجیہ کو رستوں پر بٹہایا ابن بلیق اپنی گروہ کو لیکر خلیفہ پر بلوہ کا
ارادہ کرکے وہاں آیا اور ظاہر یہ کیا کہ میں قرامطہ کے واسطے جمع کرتا ہوں۔ ہرچند اوسکا قصد
خلیفہ کا گرفتار کرنا تہا لیکن اوسکو قاہر کے سامان کی خبر نہ تہی جب وہ محل میں داخل ہوا تو گرفتار
ہو گیا جب اوسکے باپ بلیق کو یہ خبر پہونچی سرہنہ کہ وہ بیمار گہر میں پڑا تہا سوار ہو کر محل پر آیا
وہاں بہی گرفتار ہوا بعد اسکے قاہر نے مونس کو بلایا لیکن وہ نہ آیا تب قاہر نے قسم کہائی کہ تجہے
امن ہی میں چاہتا ہوں کہ بلیق اور اوسکے بیٹے کا متفق ہونا خلع پر دریافت کروں اگر جہوٹ
ہو تو اوہیں چہوڑ دوں جب اوسنے قسموں کا تار باندہا تو وہ آیا اور وہ بہی گرفتار کیا
اور ابو علی بن مقلہ کو وزارت سے موقوف کرکے ابو جعفر بن قسم عبید اللہ کو وزیر کیا
پہر ابو احمد بن مکتفی کو بہت تلاش سے بلوا کر اوسپر دیوار بنوائی کہ وہ مر گیا۔

ذکر قتل مونس اور بلیق اور اوسکے بیٹے کا

جب قاہر نے تینوں اشخاص مذکورہ بالا کو گرفتار کیا تو مونس کے دوستوں نے کہ اکثر لشکر تھا غل اور شور مچایا اور چاہا کہ مونس کو چھڑا دیں تب قاہر ابن بلیق کے پاس گیا اور اوسکو ذبح کرکے اوسکا سر طشت میں رکھا تینوں قیدیوں کو جدا جدا قید کیا تھا۔ پھر وہ طشت معہ سر کے اوسکے باپ بلیق پاس بھیجا وہ بمجرد دیکھنے کے سر پیٹتا اور رونا نکلا پھر اوسکو بھی قتل کرکے دونوں کا سر مونس پاس بھیجا۔ مونس نے جب دونوں سر دیکھے کلمہ شہادت پڑھا اور اونکے قاتل کو لعنت کی پھر اوسکو بھی قتل کرکے تینوں سروں کو تشہیر کیا اور منادی یہ ندا دیتا تھا کہ جو امام سے خیانت کرے اوسکی یہ جزا ہے پھر اون سروں کو جہاں اور سر تھے رکھوایا بموجب عادت کے پھر قاہر نے ابوجعفر وزیر کو موقوف کرکے خصیبی کو وزارت دی پھر طریف سبکری کو جو بڑا سردار تھا اور اوسکے ساتھ مونس کے گرفتار کرنے میں شریک تھا گرفتار کرلیا اگر یہ شریک نہ ہوتا تو وہ نہیں گرفتار نہ کرسکتا۔

ذکر ابتدائے سلطنت بنی بویہ کا

بویہ ایک شخص متوسط الحال دیلم میں تھا کینت اوسکی ابوشجاع تھی جب سلطنت بنی بویہ نے ترقی پکڑی تو لوگ لگے بویہ بن فناخسرو بن تمام بن کوہی بن شیرزیل اصغر بن شیرکندہ بن شیرزیل اکبر بن شیران شاہ بن شیرفنہ بن سستان شاہ بن سس فیروز بن شیرزیک بن سنتابن بہرام جور الملک بن یزدجرد ملک اور باقی نسب انکا اردشیر بن بابک تک جبار بادشاہان فارس اکاسرہ میں گذرا بویہ کے تین بیٹے تھے عماد الدولہ ابوالحسن علی اور رکن الدولہ حسن اور معز الدولہ ابوالحسین احمد یہ سب ماکان بن کالی دیلمی پاس رہتے تھے جب اسفار بن شیرویہ اور مرداویج دیلم کی اون شہروں پر جنکا ذکر ہوچکا قابض تو ماکان بن کالی دیلمی طبرستان کا حاکم ہوا۔ ابویہ کے یہ تینوں بیٹے اوسکے لشکر کے سردار تھے جب مرداویج ملک ماکان بن کالی کا جو طبرستان میں تھا حاکم ہوا تو ماکان طبرستان سے گیا اور دامغان پر حاکم ہوا پھر وہاں سے شکست پاکر نیشاپور میں بھاگ کر آیا تینوں بیٹے بویہ کے اوسکے ساتھ رہے کبھی جدا

نہ ہوئے جب اونہوں نے دیکہا کہ ماکان مرداویج کی لڑائی کی طاقت نہیں رکہتا اور عاجز ہے تب اونہوں نے کہا کہ ہماری ساتہہ ایک گروہ ہے اور بہت تنگ ہے مناسب یہ ہے کہ ہم تجہہ سے جدا ہوں تاکہ خرچ تیرا کم ہووے۔ جب پہر تو بادشاہ ہوگا ہم چلے آوینگے اوسنے کہا اچہا تب وہ تینوں اوس سے جدا ہوکر مرداویج پاس گئے یہ حال دیکہہ کر ایک گروہ سرداروں ماکان کا بہی اونکا تابع ہوا مرداویج نے بہت سلوک اوس سے کیا عمادالدولہ علی بن بویہ کو کرج کی حکومت دی عمادالدولہ نے کرج میں قوت پکڑی اور جمعیت اوسکی زیادہ ہوئی مرداویج نے اپنے چند سرداروں کو واسطے وصول زر کے کرج پر بہیجا جب وہ وہاں گئے عمادالدولہ اون سے بہت نیکی سے پیش آیا اور اونکو اپنے سے ملایا اون سبہوں نے اوسکی اطاعت قبول کی مرداویج یہ سنکر ابن بویہ پر بہت خفا ہوا ابن بویہ مذکور نے اصفہان کا قصد کرکے وہاں کے حاکم ابن یاقوت سے لڑائی کی اوسکو شکست ہوئی اور ابن بویہ اصفہان پر حاکم ہوا۔ اس لڑائی میں ابن بویہ کے ساتہہ نوسو مرد تہے اور ابن یاقوت کے پاس دس ہزار۔ جب ابن بویہ نے نوسو سے دس ہزار کو شکست دی تو اوسکا رعب سب پر چہا گیا اور ہیبت اوسکی سب پر غالب ہوئی مرداویج نے ابن بویہ کے پاس پیغام صلح بہیجا لیکن اوسنے عذر کیا اور اوسکے پاس نہ آیا ابن بویہ نے اصفہان میں دو شہروں میں اقامت کی اور تمام مال اوسکا جمع کرکے ارجان کو کوچ کر گیا۔ ارجان میں ابن یاقوت کہ نام اوسکا ابوبکر تہا بہاگ کر گیا تہا اوسکے آنے کی خبر سنکر بے لڑائی وہاں سے بہاگا ابن بویہ ارجان پر بہی ماہ ذوالحجہ سنہ ۳۲۰ ہجری میں حاکم ہوا پہر ابن بویہ نوبندجان پر ربیع الآخر سنہ ۳۲۱ میں حاکم ہوا۔ پہر عمادالدولہ نے اپنے بہائی رکن الدولہ کو کازرون وغیرہ فارس کی عملداری پر بہیجا اوس نے سب مال وہاں کا نکالا پہر اون سے وہ ہوا جو ہم انشاءاللہ تعالیٰ ذکر کرینگے۔ اس برس میں ابوبکر محمد بن حسین بن درید لغوی شعبان میں فوت ہوا یہ سنہ ۲۲۳ میں پیدا ہوا تہا یہ شاگرد ابی حاتم سجستانی اور ابی الفضل ریاشی وغیرہ کا تہا یہ فاضل شاعر تہا۔ قصیدہ مقصورہ جو مشہور مقصورہ ابن درید ہے اوسنے نظم کیا نحو اور لغت میں اسکی بہت کتابیں ہیں اونہیں سے کتاب جمہرہ ہے اور کتاب جمل بہی اوسی کی تصنیف ہے ابن درید شراب پینے اور راور عود سننے پر میلان رکہتا تہا ازہری کہتا ہے

ہیں ابن درید پاس گیا تو پینے اوسے نشہ ہیں پایا پھر ہیں اوسکے پاس نہ گیا۔ ابن شاہین کہتا ہے کہ ہم جب ابن درید پاس جاتے تو شرماتے تھے بندھا ہوا عود دیکھ کر اور شراب رکھکر عمر اوسکی نوے برس سے زیادہ تہی۔ اس برس میں ابوہاشم بن علی جبائی متکلم معتزلی نے انتقال کیا پیدایش اوسکی ۲۴۷ھ ہجری میں تہی اپنے باپ سے اسنے علم حاصل کیا اور ایسی محنت کی کہ باپ سے بہتر ہوا اور ہاشم کہتا ہے کہ میرا باپ مجہ سے اٹھارہ برس ٹہرا تہا۔ ابن ہاشم اور ابن درید ایک ہی روز راہی ملک بقا کے ہوئے لوگ اوس روز کہتے تھے کہ آج علم کلام اور علم لغت مدفون ہوا۔ یہ دونوں بغداد میں مقبرہ خیزران میں دفن ہوئے اس برس محمد بن یوسف بن مطر فربری مرگیا اسکی پیدایش ۲۳۱ھ ہجری میں ہوئی یہ وہ شخص ہے جس سے صحیح بخاری سیکھی گئی اور دس دس بار بخاری سے اُسنے سنا تہا فربر فا اور دو را اول بے نقطہ اور با موحدہ سے بخارا کی قریوں میں سے ایک قریہ ہے۔ ابن اثیر نے اپنی تاریخ کامل میں یہی لکہا ہے لیکن قاضی شمس الدین ابن خلکان نے لکہا ہے کہ فربر کنارے جیحون پر واقع ہے اس برس میں ابوجعفر بن محمد بن سلامہ ازدی طحاوی فقیہہ حنفی مصر میں فوت ہوا۔ ریاست اصحاب ابوحنیفہ کی اسپر منتہی ہوئی اور غلبہ پایا بہت کتابیں فایدہ مند اسنے تصنیف کیں از انجملہ احکام القرآن اور اختلاف العلماء اور معانی الآثار ہیں اور اوسکی ایک تاریخ بڑی ہے پیدایش اسکی ۲۳۲ھ میں تہی۔

پھر شروع ہوا ۳۲۲ھ ہجری اس برس میں عماد الدولہ شیراز پر حاکم ہوا۔

ذکر خلع قاہر باللہ کا

اس برس کے جمادی الاولی میں قاہر بہ سبب ظاہر کرنے عذر کے طریف سبکری سے اور خلاف کرنے اوس قسم کے جو باب امان میں اونکے قاتلوں کی کہائی تہی خلع کیا گیا۔ ابن مقلہ قاہر سے پوشیدہ سرداروں سے سازش رکہتا اور اونکو اوسکی خلع پر اغوا کرتا کبہی عجمی کی صورت بنتا اور کبہی مکی کا بہیس بدلتا اسنے نجموں کو سو دینار دیئے کہ سرداروں کو قاہر سے ڈراویں اور سیما سردار کی خواب کی تعبیر [illegible] ہی کہہ دیا تاکہ جب سیما اون کے

اونکے سامنے کوئی خواب بیان کرے تو ایسی تعبیریں دینے لگے وہ قاہر سے خائف ہوا اون لوگوں نے
ایساہی کیا سیما کہ سردار ساجیہ کا تہا قاہر سے ڈر کر قاہر کے گرفتار کرنے پر مستعد ہوا اور سب جمع ہوکر
قاہر پر آئے قاہر نے اوس رات شراب خواری بہت کی تہی اوس وقت نشہ میں پڑا تہا جب اونہوں نے
گھر کو گھیر لیا تو یہ ہر چند مست تہا لیکن بیدار ہوا اور بہ سبب بند ہونے دروازوں کے بہاگ کر
حمام میں جاکر چھپا لوگ اوسے ڈہونڈہ کر گرفتار کرکے جہاں طریف سبکری تہا وہاں لائے اور طریف
سبکری کو وہاں سے نکال کر قاہر کو اوسکی جاے قید کیا اور دونوں آنکہیں قاہر کی نکالیں اسکی
بادشاہت کل ایک برس چھ مہینے آٹھ دن تہی۔

ذکر بادشاہت راضی باللہ کا

یہ بائیسواں بادشاہ عباسیوں کا تہا جب قاہر قید ہوا تو ابو العباس احمد بن مقتدر اور ماموں
اوسکی دونوں قید تھے لوگوں نے اوسے نکال کر تخت پر بٹہایا اور بادشاہت اوسکو سپرد کی اوسکا
نام راضی باللہ رکہا بیعت اوسکی خلافت پر بدہ کے دن چہٹی جمادی الاولی ۳۲۲ ہجری میں ہوئی
سیما سردار نے ابن مقلہ کے وزیر کرنیکو عرض کیا تب راضی باللہ نے اوسے وزیر کیا اور قاہر
کے خلع پر چاہا کہ گواہ کریں لیکن وہ باز رہا گو کہ قید میں تہا اور راندہا تہا۔

ذکر سید مہدی حاکم افریقیہ کی مرنے اور اوسکے بیٹے قائم کے بادشاہ ہونے کا

اس برس کے ربیع الاول میں مہدی عبید اللہ سید بنی فاطمہ مہدیہ میں فوت ہوا اوسکے بیٹے
قائم ابو القسم محمد نے اوسکا مرنا برس روز تک واسطے تدبیر کار کے چھپایا عمر اوسکی ترسٹھ ۶۳
برس کی ہوئی بادشاہت اوسکی چوبیس ۲۴ برس ایک مہینے بیس ۲۰ روز رہی۔ جب اوسکے بیٹے
قائم نے اوسکا مرنا ظاہر کیا تو سبنے اوسکی بیعت کی اور حکومت اوسپر مستقیم ہوئی۔

ذکر ابن شلمغانی کے قتل کا اور بعضے عجائب اوسکے مذہب خبیث کا

اس برس میں محمد بن علی شلمغانی مقتول ہوا شلمغان ایک قریہ نواحی واسط میں ہے جسکی
طرف یہ منسوب ہے اوسنے ایک مذہب نکالا تہا جسکا مدار خدا کے حلول کرنے پر تہا اور تناسخ

پر اور تشیع پر کہتے ہیں کہ حسین بن قسم بن علبید اللہ جو وزیر مقتدر کا تہا وہ بہی مذہب میں اوسکا تابع ہوا اور ابو جعفر اور ابو علی یہ دونوں بیٹے بسطام بن ابی عون کے اور احمد بن محمد بن عبدوس بہی اوسکے پیرؤوں میں سے تہے پہلے شلمغانی اور اوسکے یار اپنے مذہب کو چہپاتے تہے لیکن ماہ شوال ۳۲۲ھ ہجری میں ظاہر کیا تب ابن مقلہ وزیر نے اونکو گرفتار کیا شلمغانی نے اپنے مذہب سے انکار کیا اوسکے معتقد اوسے خدا جانتے تہے جب اوسے قید کر کے مع ابن عون اور ابن عبدوس کے راضی پاس لائے تو اوسنے دونوں سے کہا کہ شلمغانی کی گردن مارو دونوں نے انکار کیا جب اوسنے زبردستی کہا تو ابن عبدوس نے اپنا ہاتہہ اوسکی گردن پر مارا اور ابن ابی عون نے بہی ہاتھ بڑہایا اوسکے مارنے کو لیکن اوسکا ہاتہہ کانپا اوسوقت اوسنے شلمغانی کی ڈاڑہی اور سر چومکر کہا اللہ میرے اور سردار میرے اور رازق میرے لوگوں نے یہ سنکر شلمغانی سے کہا کہ تو تو کہتا تہا کہ میں دعوی خدائی کا نہیں کرتا اوسنے کہا کہ مینے کبہی دعوی خدائی کا نہیں کیا اور ابن ابی عون کے کہنے سے مینے کیا اسوقت اون دونوں کو وہاں سے پہیر دیا اور شلمغانی کو کئی مرتبہ فقہا کے روبرو بلوایا آخر کو فقہا متفق ہوئے اوسکے خون کے حلال ہونے پر تب ابن شلمغانی اور ابن ابی عون کو اس برس کے ذیقعدہ میں سولی دیکر آگ میں جلایا اوسکا مذہب یہ تہا کہ خدا ہر شئے میں گہسا ہے جسقدر کہ وہ شئے اوٹہا سکے اور اللہ تعالی نے ضد کو واسطے دلیل ہونیکے مضد و د پر پیدا کیا ہے پس آدم اور شیطان کہ دونوں آپس میں ضد ہیں اونمیں خدا گہسا ہے اور مذہب اوسکا یہ تہا کہ دلیل حق کی حق سے بہتر ہے اور یہ کہ ضد شئے کی مشابہ شئے قریب زیادہ ہوتی ہے اور یہ خدا نے بدن انسانی میں داخل ہو کر قدرت اور عجز ظاہر کیا جس سے دریافت ہوا کہ یہ خدا ہے اور یہ کہ خدا ہی نوح اور اونکے شیطان میں جمع ہوئے تھے بعد اوسکے جدا ہوئے پہر صالح اور اونکے شیطان میں جنے ناقہ کے پاؤں کاٹے جمع ہوئے پہر جدا ہوئے پہر جمع ہوئے ابراہیم اور اونکے شیطان نمرود میں بعد اونکے پہر جدا ہوئے اسیطرح ہارون اور فرعون میں پہر سلیمان اور اونکے شیطان پہر عیسی اور اونکے شیطان میں پہر جدا ہوئے حواریوں میں پہر جمع ہوئے علی بن ابی طالب اور اونکے شیطانوں میں اور اونکا مذہب یہ تہا کہ جسکی طرف لوگ محتاج ہوں وہ خدا ہے اور اونکا مذہب ہے کہ موسی اور محمد صلعم کو خاین کہتے ہیں اسواسطے کہ ہارون اور علی نے موسی اور محمد کو بہیجا تہا اونہوں نے خیانت

کی اور یہ کہ علی نے کتنے برس اہل کہف کی جو ساڑھے تین سو تھی موسیٰ کو چھوڑ دیتی تھی جب وہ مدت گذری تو باد شاہت پھر آئی اور تمام روزہ کا ترک کرنا عمداً دل تہا اور سب عورتوں کو حلال سمجھتے تھے اور مباح جانتے تھے جماع کرنا عورتوں سے جو اوسکے صاحب حرم ہیں اور یہ کہ فاضل کو لازم ہے مفضول سے نکاح کرے تو نور او سمیں آوے اور یہ کہ جو اس سے باز رہیگا بشرطیکہ قایل تناسخ کا ہو وہ دور ثانی میں عورت بنے گا ۔ شاید مقالہ نصریہ ہیں ۔

ذکر باقی حوادث کا

اِس برس میں اسحاق بن اسماعیل نوبختی کو قاہر نے خلع سے پہلے قتل کیا ۔ نوبختی مذکور نے مشورہ اوسکے خلیفہ کرنیکا دیا تہا اِس برس میں دمشق نے بلاد اسلام میں جاکر ملطیہ کو ایک مدت محاصرہ کرکے بے لڑائی فتح کیا وہاں کے رہنے والوں کو نکال کر اونکی جای امن میں اونہیں بھیجا یہ واقعہ جمادی الآخر کی چاند رات کو ہوا ۔ روم نے مسلمانوں سے اقوال بد کرنے شروع کئے اکثر شہر اونکے قبضہ میں آئے تھے اِس برس میں ابونعیم فقیہہ جرجانی استر آبادی اور ابو علی محمد رودباری صوفی فوت ہوئے اِس برس میں حسین بن عبداللہ نساج صوفی رہنے والا سامرہ کا جو ابدال سے تہا اور محمد بن علی بن جعفر کتانی مشہور جو جنید کے یاروں میں سے تہا راہی ملک بقا ہوئے ۔

پھر شروع ہوا ۳۲۳ھ ہجری

ذکر قتل ہونے مرداویج بن زیار کا

اِس برس میں مرداویج دیلمی حاکم بلاد جبل وغیرہ کا مقتول ہوا سبب اِسکا یہ تہا کہ اس برس میں اوسکا دن پیدائش کا جب آیا تو حکم کیا کہ لکڑیاں اِس کثرت سے جمع کرو کہ پہاڑ اور ٹیلے چھپ جاویں اور نکل کر دو ہزار پرند جانور جنگل اصفہان سے جمع کرکے اونکے پانوں پر رال لگائی تاکہ یہ سب روشن ہوں تو اوسکی رات اور ایک ستر خوان بڑا جسپر ہزاری گھوڑے اور دو ہزار سر بیل کے اور بکریاں اور حلوے بہت ہوں تیار ہوا جب یہ بنا اور تیار ہوا اوسے دیکھا اور حقیر سمجھ کر اپنے ارکان دولت پر خفا ہوا یہ شخص اون ترکوں پر جو اوسکی خدمت میں رہتے تھے بہت غضب رکھتا تہا جبکہ وہ دستر خوان اور روشنی آگ کی ہو چکی اور صبح اصفہان

ہیں جانیکا ارادہ کیا لشکر خدمت کیواسطے جمع ہوا از بسکہ گھوڑے خیمہ کے پاس کثرت سے تھے اونکی آوازیں بہت بلند ہوئیں ایسی کہ وہ سنکر خفا ہوا پوچھا کہ یہ گھوڑے کس کے ہیں جواب پاس ہیں لوگوں نے عرض کی کہ ترکوں کے۔ اوسنے حکم دیا کہ ان گھوڑوں کی زین ترکوں کی پشت پر باندہا اور اسے طرح شہر میں داخل ہوں بموجب حکم ایسا ہی کیا۔ مرداویج ایسا بدصورت تہا کہ دیلم اور ترک اوسکو برا جانتے تھے اس حرکت سے غصہ ترکوں کا زیادہ ہوا جب مرداویج نے اصفہان کی طرف کوچ کیا تو بہت غصہ میں تہا حکم دیا اپنے نگہبانوں کے افسر کو آج میرے ساتھہ مت آؤ اور کسی اور کو بہی اپنے ساتھہ آنیکا حکم نہ دیا۔ اور حمام میں داخل ہوا ترکوں نے فرصت غنیمت جانکر اوسپر ہجوم کر کر حمام میں قتل کیا۔ مرداویج نے زمان بادشاہت میں جبر اور فساد بہت کئے اپنے یاروں کے واسطے کرسیاں چاندی کی اور اپنا ایک تاج مرصع مثل تاج کسریٰ کے بنوایا جب یہ مارا گیا تو بعد اسکے اوسکا بہائی وشمگیر بن زیار حاکم ہوا۔

ذکر حنابلہ کے فتنوں کا

اس برس میں حنابلہ نے لوگوں پر شدت کی کہ سرداران اور رعایا پر خاک ڈالتے اور جب شراب پاتے گرا دیتے اور گانے والوں کو مارتے اور اونکے سازوں کو توڑتے اور خرید فروخت چلنے پھرنے میں اعتراض کرتے۔ صاحب شرطہ نے یہ حال دیکھکر اونکو منع کیا اور حکم کیا کہ تم میں سے کوئی امام نماز نہ پڑہائے جب تک بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر نہ کہے لیکن اونکو کچھ مفید نہ ہوا۔ پھر راضی نے فرمان متضمن منع اور زجر کا اعتقاد تشبیہ سے لکھا از انجملہ یہ تہا کہ تم لوگ کبھی گمان کرتے ہو کہ صورتیں تمہارے موںہہ کی جو بری ہیں اوپر صورت رب العالمین کے ہیں اور ہیئت تمہاری اوسکی ہیئت پر ہے اور کہتے ہو تم اوسکے بال گہونگر یالے ہیں اور آسمان پر چڑھنے اور دنیا میں اوترنے کے تم قایل ہوا در عدد کی جس سے تمہارے [illegible] میں قباحت آتی ہے میں قسم کہاتا ہوں بڑی قسم کہ اگر تم منتہی نہ ہو گے تو میں تلوار تمہاری گردنوں پر اور آگ تمہارے گہروں اور محلوں میں لگاؤنگا

ذکر بادشاہت اخشید مصر کا

اس برس میں اخشید یعنی محمد بن طغج بن [illegible] مصر پر راضی کی طرف سے حاکم ہوا۔ اخشید مذکور اس سے پہلے رملہ کا حاکم تہا سنہ ۳۱۶ ہجری میں مقتدر کی طرف سے حاکم ہوا وہاں سنہ ۳۱۸ ہجری

ہیں برس تک حاکم رہا جب نامہ تقلید کا متضمن حاکم کرنے دمشق کا اوس پاس پہونچا تو وہاں گیا اور وہاں کا حاکم ہوا اوسوقت مصر کا متولی احمد بن کیلغ تہا جب راضی بادشاہ ہوا تو اوسنے احمد بن کیلغ کو معزول کیا اور اخشید کو مصر کا حاکم کرکے اکثر بلاد شامیہ بہی اوسکے ساتھ ضم کئے اخشید شام سے مصر میں جاکر بدہ کے روز ستیسویں رمضان ۳۲۳ ہجری کو حاکم مستقر ہوا

ذکر قتل ابی العلا بن حمدان کا

ناصر الدولہ حسن بن عبد اللہ بن حمدان موصل اور دیار ربیعہ کا امیر ناصر الدولہ حسن بن عبد اللہ بن حمدان تہا اس میں سے پہلے موصل پر ابو ناصر الدولہ مذکور ہوا نام اوسکا عبد اللہ اور کنیت ابو الہیجا تہی مکتفی نے اوسکو وہاں حاکم کیا تہا ابو الہیجا مذکور بغداد میں مارا گیا قاہر کی لڑائی میں جبکہ گرفتار کیا گیا تو اوسکا بیٹا ناصر الدولہ مذکور موصل میں نایب اوسکا تہا اسی طرح اس برس تک رہا بعد اسکے چچا ابو العلا بن حمدان نے قصد اس امر کا کیا کہ میں اپنے بہتیجے کے قبضہ سے خلیفہ کی کچہری میں جو مال ہے بہیجتا گیا یہ اقرار کرکے ابو العلا موصل میں گیا وہاں اوسکے بہتیجے ناصر الدولہ نے اوسکو قتل کیا جب یہ خبر خلیفہ کو پہونچی لشکر معہ وزیر ابن مقلہ واسطے لڑائی ناصر الدولہ کے بہیجا جب یہ موصل میں پہنچا ناصر الدولہ بہاگا ہر چند ڈہونڈا لیکن اوسے نہ پایا ابن مقلہ موصل میں ایک مدت رہا جب پہر بغداد میں آیا تو ناصر الدولہ نے موصل میں پہر آنکر خلیفہ کو ایک خط متضمن اپنی صفائی اور ضامن ہوتے اوس مال کا جو بہیجتا تہا لکہا خلیفہ نے اس شرط پر قبول کیا۔

ذکر فتح جنوہ وغیرہ کا

اس برس میں سید قایم حاکم مغرب لشکر کا افریقیہ سے بحر کو لے گیا اور شہر جنوہ کو فتح کیا اہل سردانیہ سے لڑائی ہوکر سلامت پہر آئے اس برس میں عماد الدولہ بن بویہ اصفہان پر حاکم ہوا اوہ اور وشمگیر دونوں آپس میں بلاد اصفہان اور ہمدان اور قم اور قاشان اور کرج اور ری اور کنکور اور قزوین وغیرہ پر لڑتے تہے اس برس میں لشکر نے شورش کرکے دار الوزارت میں نقب لگائی وزیر اور اوسکا بیٹا مغربی جانب بہاگا پہر بہیجے راضی ہونے کے اونکو وہاں رکہا اس برس میں ابراہیم بن محمد بن عرفہ مشہور ابن نفطویہ نحوی واسطی نے انتقال کیا اسکی

تصنیفات بہت ہیں یہ اولاد مہلب بن ابی صفرہ تہا پیدایش اسکی سنہ ۳۲۲ ہجری میں ہوئی

پھر شروع ہوا سنہ ۳۲۴ ہجری

اس برس میں حجریہ اور مظفر بن یاقوت نے وزیر بن مخلد کو قید کیا جسوقت وہ موافق عادت کے دارالخلافہ میں آیا اور خلیفہ کو اوس سے آگاہ کیا اوسنے بہی بہت ننگ جانا پہر علی بن عیسی کی وزارت پر اتفاق کیا لیکن اوسنے نہ قبول کی تب اوسکے بہائی عبدالرحمن بن عیسی کو وزیر کرکے اوسے گرفتار کرلیا اور ابوجعفر محمد بن قاسم کرخی کو حاکم کیا۔ اس برس میں موقوف کیا ابن رایق نے خراج دینا واسط اور بصرہ کا۔ اور بریدی نے خراج اہواز اور وہان کے عاملوں کا موقوف کیا اس امر سے بغداد میں مال کی تنگی ہوئی اور جعفر اوسکے بندوبست سے عاجز ہوکر معزول ہوا اسکی وزارت تین مہینے پندرہ دن رہی پہر سلیمان بن حسن کو وزیر کیا ہمیشہ اوسکی موقوفی کے ارادہ میں تہے خلیفہ نے محمد بن رایق کو واسط میں لکہا کہ آنکر امورات پر قایم ہوا اور سرداری لشکر کی اوسکو دی اور حکم کیا کہ منبر پر خطبہ اوسکا پڑہا جاوے ابن رایق بغداد میں اس برس کے آخر ذالحجہ میں آیا ابن رایق نے ساجیہ کو گرفتار کیا تہا بغداد میں آنے سے پہلے حجریہ یہ دیکہکر خوفناک ہوئی اور اوسکے بغداد میں داخل ہوتے ہی وزارت موقوف ہوگئی تمام امور کو رایق ملاحظہ کرتا عاملوں نے تغلب کرنا شروع کیا سوائے بغداد کے خلیفہ پاس کچہہ نہ رہا اسمیں بہی حکم ابن رایق کا تہا خلیفہ حکم نہ کرسکتا اور باقی اطراف کا یہ حال ہوا کہ بصرہ تو ابن رایق کے قبضہ میں اور خرستان بریدی پاس فارس عماد الدولہ بن بویہ کے ہاتہ میں کرمان ابی علی محمد بن الیاس پاس ری اصفہان جبل رکن الدولہ بن بویہ کے بدقدرت میں تہے اور بیدا اور شمکر بن زیاد مرداویج کا بہائی دونوں اوسپر لڑتے تہے دیار بکر اور مصر اور ربیعہ بنی حمدان کے حکم زیر ہوا مصر اور شام اخشید محمد بن طغج کے تحت حکومت مغرب اور افریقہ سید قاسم بن مہدی کے تصرف میں اندلس عبدالرحمن بن محمد ملقب بہ ناصر پاس خراسان ماوراءالنہر زیر حکم نصر بن احمد سامانی کی طبرستان جرجان دیلم پاس بحرین یمامہ ابی طاہر قرمطی کی حکومت میں آئے اس برس میں محمد بن رایق نے فضل بن جعفر بن فرات کو جو خراج مصر اور شام پر تہا بلایا یہ بغداد میں آتے ہی ابن رایق اور خلیفہ کی طرف سے وزیر ہوا۔ اس برس میں خلیفہ نے محمد بن طغج کو سند مصر اور وہان کے عاملوں کی شام تک دی بکر بن کیلغ کو

مصر سے معزول کیا اس برس میں جحظہ برمکی جو اولاد یحییٰ بن خالد بن برمک سے تہا اور بڑا
عالم علوم و فنون تہا فوت ہوا۔ اسی برس میں عبد اللہ بن احمد بن محمد بن مقلس فقیہ ظاہری
صاحب تصانیف مشہورہ کا راہی ملک بقا کا ہوا اور عبد اللہ بن محمد فقیہ شافعی نیشاپوری بہی
فوت ہوا ہبید الیش اونکی ۳۰۰ھ ہجری میں واقع ہوئی یہ حلبیں ربیع اور مزنی اور یونس کا
تہا جو اصحاب شافعی کے تہے اور یہ امام تہا۔

پہر شروع ہوا ۳۲۵ھ ہجری۔ اس برس میں محمد بن رایق نے علی راضی
کو حکم کیا کہ میرے ساتھ واسطے میں واسطے لڑائی ابن بریدی کے چل۔ وہ قبول کرکے وہاں
گیا ابن رایق نے لشکر حجریہ میں سے بعضوں کو گرفتار کرلیا ابن بریدی نے خائف ہوکر جو کچھ
یہ کہتے تہے قبول کرکے صلح کی پہر ابو عبد اللہ بریدی عہد شکنی کرکے اپنے عہد و پیمان سے پہر گیا
تب ابن رایق نے لشکر معہ حکم اوسپر بہیجا دونوں میں لڑائی ہوئی۔ ابن بریدی عماد الدولہ
بن بویہ کے پاس شکست کہاکر گیا اوسکو طمع عراق کی دیکر ہزیمت دینا خلیفہ کا اوسنے
بہت آسان ظاہر کیا۔ اس برس میں عامل صقلیہ سالم بن راشد نے جو سید قایم کی طرف سے
عامل تہا نافرمانی کی اور بدخصلت ہوکر ظلم کرنے لگا اسلئے رعیت جرجنت کی جو کہ ایک بلدہ
جزیرہ صقلیہ کا ہے اوس سے پہر گئی اور اپنے حال کی اطلاع قایم کو لکہہ بہیجی اوسنے لشکر
آراستہ کرکے وہاں روانہ کیا اوس لشکر نے جرجنت کا محاصرہ کیا اوسوقت باشندگان جرجنت
نے بادشاہ قسطنطنیہ سے مدد چاہی اوسنے اونکی کمک دی یہ حصار سنہ ۹ سے تک رہا کیونکہ
اس سال میں بعض وہاں کے رہنے والے جہاں سینگ سمائے چلے گئے اور باقی جو رہے
امان کے خواہاں ہوئے اونہوں نے بڑے بڑے امیروں کو اونہیں سے گرفتار کرکے ایک کشتی
میں سوار کرکے افریقیہ کی طرف واسطے ملاحظہ سلطان قایم کے روانہ کئے جب وہ کشتی سمندر
میں پہنچ گئی اوسوقت سپہ سالار لشکر سلطان قایم نے حکم دیا کہ انکو غرق کردو چنانچہ ایک سوراخ
کشتی میں کردیا گیا فوراً وہ کشتی ڈوب گئی۔ اور اسی سال میں عبد اللہ بن محمد الخراز نحوی جسکی
تصنیفات علم قرات اور قرآن میں مشہور ہیں فوت ہوا۔

پہر شروع ہوا ۳۲۶ھ ہجری۔ اس سال میں معز الدولہ بہ سبب حکم

اپنے بھائی عماد الدولہ بن بویہ کی طرف اور اون شہروں کے جاکر مستولی ہوا سبب اسکا صرف انا سمی یہ ہی کا طرف عماد آرو لہ کے تہا جیسا کہ ہم اوپر بیان کرچکے ہیں۔

بیان ہاتھ کاٹے جانے ابو علی بن مقلہ کا

پوشیدہ نہ رہے کہ ابو علی ابن مقلہ کے ہاتھ کاٹے جانے کا یہ سبب تہا کہ اوسنے علی ابن رایق کے پکڑوانے میں اور اوسکی جائے مسنے بجکم کے قایم کرنے میں سعی کی تہی۔ ابن رایق کو اس امر کی خبر ہو گئی اسلئے راضی نے واسطے اپنے رایق کے اوسکو قید کرلیا جب تک وہ قید میں رہا درمیان راضی اور ابن رایق خط وکتابت درباب ابن مقلہ کے رہی آخرش یہ ہوا اوہوں نے ابن مقلہ کو درمیان ماہ شوال کے قیدخانہ سے نکالکر اوسکے ہاتھ کاٹے اور پھر علاج بھی اوسکا کیا گیا چنانچہ وہ اچہا ہوگیا اور پھر عہدہ وزارت پر بحال ہوا چونکہ اوسکے ہاتھ کٹ گئے تھے اسلئے اپنے کٹے ہوئے شد پر قلم بند ہوا لیتا اور احکام لکھا کرتا۔ لیکن بعد ایک عرصہ کے ابن رایق کو خبر ہوئی کہ وہ مجھکو اور راضی کو بددعائیں دیا کرتا ہے حکم دیا کہ اوسکی زبان بھی کٹوائی جائے چنانچہ زبان بھی کاٹی گئی اور اول قید سے اور زیادہ بہ شدت اور بمشقت قید ہوا اور کوئی آدمی اوسکی خدمت کو بھی مقرر نہ ہوا اسطرحسے بہت تکلیف اوٹہا کر قیدخانہ ہی میں درمیان ماہ شوال ۳۲۸ھ ہجری میں مرگیا بعد مرجانے کے اوسکا لاشہ بادشاہ کے گہر میں دفن کیا گیا بعد ازاں اوسکے رشتہ دار دن نے اوسکا لاشہ مانگا وہاں سے اوکہیڑ کر اونکے حوالہ کیا گیا۔ اوہوں نے اپنے گھر میں دفن کیا پھر اوسکی بیوی نے وہاں سے بھی اوکہڑ واکر اپنے گہر میں لیجاکر دفن کیا۔ یہ بات عجائبات سے ہے کہ یہ شخص تین دفعہ عہدہ وزارت پر ممتاز ہوا۔ اور تین ہی بادشاہوں کی وزارت بدیں تفصیل کی کہ اول سلطان مقتدر کا وزیر ہوا۔ پھر سلطان قاہر کا۔ پھر سلطان راضی کا۔ اور تین ہی اوسنے سفر کئے دو دفعہ طرف شیراز کے ایک دفعہ طرف موصل کے اور بعد مرجانے کے تین ہی دفعہ تین جائے گاڑا گیا۔

بیان مستولی ہونے بجکم کا شہر بغداد پر

اس سال میں بجکم نے شہر واسطے طرف بغداد غرہ ذیقعدہ کو کوچ کیا۔ ابن رایق نے بھی اوسکے مقابلہ کو لشکر آراستہ کیا تہا لیکن بجکم نے اوسکو بھگا دیا بجکم بغداد کے قریب جا پہونچا اور سوقت

ابن رایق عکبشرا میں بہاگ جا چھپا۔ اور بحکم تیرہویں تاریخ ذیقعدہ کو بغداد میں داخل ہوا سلطان راضی نے اوسکو خلعت دیکر امیر الامرا مقرر کیا۔ ابن رایق نے ایک برس دس مہینے چھہ دن امارت کی۔ یہ بحکم وزیر ماکان بن کالی دیلمی کا غلام تہا مگر ماکان نے اوسکو وزیر سے لے لیا تہا پہر وہ ماکان سے مع بعض رفیق کے جدا ہوکر مرداویج سے ملا پہر مرداویج کے قاتلوں میں ہوا بعدہ عراق میں جاکر ابن رایق کی خدمت میں جاکر منسوب بخدمت ہوا یہانتک کہ اوسکے نشان پر رایقی لکہا گیا ابن رایق نے اہواز پہ اوسکو بہیجا وہاں جاکر ابن بریدی کو موقوف کرکے آپ حاکم ہوا۔ جب ابن بویہ اہواز پر حاکم ہوا بحکم واسط میں گیا پہر بغداد میں جاکر ابن رایق کو معزول کرکے آپ حاکم وہاں کا اور محل بادشاہی کا ہوا۔ اسی برس میں قرامطہ کی آپسمیں فتنہ اور فساد ہوکر حال ابتر ہوا اور ہجر میں رہنے لگے۔

پہر شروع ہوا ۳۲۷ ہجری اس برس میں بحکم و راضی موصل میں گئے ناصر الدولہ بن حمدان وہاں سے بہاگا آخر کار مال وہاں سے لیکر ناصر الدولہ سے صلح کی پہر خلیفہ اور بحکم بغداد میں آئے ابن رایق نے کچہہ لشکر بغداد سے جمع کرکے خلیفہ کے پہنچنے سے پہلے ظہور پایا تہا خلیفہ اور بحکم اس امر سے خایف ہوا اور حال مقتضی اسکا ہوا کہ حران اور رہا اور قنسرین و عواصم پر حاکم ہوا ابن رایق وہاں جاکر حاکم ہوا اس برس میں امیہ بن اسحاق نے عبدالرحمن اموی سے شنترین میں نافرمانی کی اور جلالقہ سے لڑائی ہوئی مسلمانوں نے شکست پائی لیکن دوسری لڑائی میں جلالقہ بہاگے اور بہت کشت و خون ہوکر امیہ مذکور نے عبدالرحمن اموی کی امان چاہی اوس نے امان دی اس برس میں عبدالرحمن بن ابی حاتم رازی صاحب جرح و تعدیل اور عثمان بن خطاب باب دنیا کا مشہور اشج مرے۔ اس شخص کے باب میں مشہور ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب سے ملا اسکا صحیفہ بہی روایت کیا گیا ہے ہرچند صحت نہیں اکثر محدثوں نے روایت کی ہی کہ ہمنے وہ صحیفہ دیکہا ہے مگر روایت ضعیف ہے۔ اس برس میں محمد بن جعفر شہریار فانبں فوت ہوا۔ یہ بہت سی مشہور کتب کا مصنف ہے مثل اعتلال قلوب وغیرہ کی اس برس میں علی معتزلی جسکا نام عبداللہ بن احمد بن محمود اور کنیت ابوالقاسم تہی مرگیا۔ یہ صاحب مقالہ ہے۔

پھر شروع ہوا ۳۲۸ سنہ ہجری

ذکر ابن رائق کے غلبہ پانے کا شام پر

اس برس میں ابن رایق نے شام پر غلبہ پاکر دمشق اور حمص پر حکومت پائی اور بدر نایب اخشید کو معزول کیا پھر عریش تک پہنچکر ارادہ مصر کے شہروں کا کیا اخشید نے یہ حال دیکھکر خروج کیا آپس میں بڑی لڑائی ہوئی تو اخشید کا لشکر بھاگا اور بھائی بھی مارا گیا تب ابن رایق نے اخشید کے بھائی کی تعزیت میں خط لکھکر مع اپنے بیٹے مزاحم کے اوس پاس بھیجا اور لکھا کہ تیرا بھائی میرے حکم سے قتل نہیں ہوا اگر تو چاہے تو میرے بیٹے کو اوسکے بدلے قتل کر اخشید نے اوسکے بیٹے مزاحم کو خلعت دیکر اوسکے باپ پاس بھیجا اخشید مصر میں اور ابن رایق شام میں رہنے لگے اسی برس میں سبکری ثغر میں مارا گیا۔ اسی برس میں محمد کلینی جو پیشوا امامیہ کا تھا اور محمد ابن احمد جو ابن شنبود مقری مشہور ہے اور ابو محمد مرتعش مشایخ صوفیہ کا تھا ان سبنے وفات پائی اور ابو بکر محمد بن قاسم جو انباری مشہور ہے اور کتاب الوقف والابتدا کا مصنف تھا اور نحو اور علم ادب میں امام مشہور ہے اسی برس میں فوت ہوا یہ ثقہ تھا پیدایش اسکی ۲۷۱ سنہ ہجری میں ہوئی تھی اسی برس میں ابو عمر احمد بن عبد ربہ بن حبیب قرطبی فوت ہوا یہ مولی تھا ہشام بن عبد الرحمن کا جو اندلس میں تھا ابو عمر احمد عالم جلیل القدر تھا اور کتاب عقد جو نہایت نفیس ہے اسنے تصنیف کی پیدایش اسکی ۲۴۶ سنہ ہجری میں ہوئی تھی۔

پھر شروع ہوا ۳۲۹ سنہ ہجری

ذکر مرنے راضی باللہ احمد بن مقتدر باللہ ابو الفضل جعفر بن معتضد باللہ ابو العباس احمد بن موفق طلحہ کا

چھ برس اور دس دن اسنے بادشاہت کی بتیس برس کی عمر اسکی تھی استسقا کی بیماری سے یہ فوت ہوا یہ شخص شاعر اور ادیب تھا ادیبوں اور فاضلوں کو دوست رکھتا تھا اور سنی بھی تھا سنان بن ثابت صابی طبیب راضی کے جلیسوں اور ہمنشینوں میں سے تھا اور راضی

گندم گوں گال پچکا تہا اسکی ما ظلوم نام ام ولد تہی یہ آخر اون خلیفوں کا تہا جنکے شعر مشہور ہیں اور جنہوں نے منبروں پر بہت خطبہ پڑہا اگرچہ اسکے بعد والوں نے بہی خطبہ پڑہا ہے مگر بسبب کمی کے اوسکا اعتبار نہیں اور آخر اون خلیفوں کا تہا جو ہمنشینوں میں بیٹہتے تہے اور اونکے خرچ اخراجات خزانہ باورچی خانہ وغیرہ باترتیب اور بندوبست کے تہے جیسے پہلے خلیفوں کے تہے۔

ذکر خلافت متقی اللہ کا

یہ اکیسواں خلیفہ عباسیوں کا تہا جب راضی فوت ہوا تو بادشاہت ابو عبد اللہ کوفی کے آنے پر واسطے سے موقوف رہی بجکم بہی واسطہ ہی میں تہا دار الخلافہ لوگوں نے گہیر لیا اتنے میں خط بجکم کا معہ آئی عبد اللہ کوفی کے جو کاتب بجکم تہا پہنچا اوس میں لکہا تہا کہ چاہیئے یہ ہے کہ ابو القاسم سلیمان وزیر راضی پاس سب وزیر اور اہلکاران کچہری اور سادات اور قاضی اور عباسی اور تمام شہر جمع ہوکر مشورہ کریں اور کوفی بہی اونمیں شریک ہو کہ کس شخص کو خلیفہ کریں بعد اجتماع کے سب نے ابراہیم بن مقتدر باللہ ابو الفضل جعفر پر متفق ہوئے اور اوسکی خلافت پر بیعت کی بیسویں ربیع الاول کو اسنے القابوں میں سے متقی باللہ پسند کیا جب اسپر بیعت ہوچکی تب خلعت اور نشان بجکم پاس واسطہ میں پہنچا۔ بجکم نے متقی کے خلیفہ ہونے سے پہلے دار الخلافہ سے فرش اور اسباب اچہا منگوا لیا تہا سلامت طولونی متقی کا چوبدار ہوا اور سلیمان بن حسن وزیر راضی کا برائے نام اسکا وزیر ہوا اور سب کاروبار کوفی بجکم کرتا تہا۔

ذکر قتل ماکان بن کالی کا

جب ماکان حاکم جرجان کا ہوا تب سامانیہ کے سرداروں میں سے ایک شخص نے جسکا نام ابو علی بن محمد بن مظفر بن محتاج تہا ساتہہ لشکر خراسان کی اسکا قصد کیا تب ماکان جرجان سے بہاگ کر طبرستان میں گیا وہاں رہنے لگا ابو علی بن محتاج مذکور جرجان سے رَی میں واسطے حکم کرنے کے گیا وہاں وشمگیر بن زیار بہائی مرداویج تہا تب وشمگیر نے ماکان بن کالی کو طبرستان سے بلایا جب ماکان بن کالی طبرستان سے آیا اور وشمگیر کے حال کا شریک ہوا و

دونوں ملکر ابو علی بن محتاج سے لڑے دفعتاً غرب کی طرف سے آکر ماکان کے سر میں تیر لگا کہ خود کو توڑکر پیشانی سے نکلکر پیچھے سے نکل گیا اور ماکان مرکر گرا اور وشمگیر طبرستان کی طرف بہاگا اور علی بن محتاج ری کا حاکم ہوا۔

ذکر قتل بجکم کا

اس برس میں بجکم مارا گیا اسطرح کہ اوسنے ابو عبداللہ بریدی پر لشکر واسطے لڑائی کے بھیجا تہا یہ واسط سے گیا تب خبر لشکر کے فتحیاب ہونے کی اور بریدی کے بہاگنے کی اوسے پہنچی یہ خبر سنکر قصداً واسط میں پہر آنیکا کیا راہ میں شکار کرتا پہرتا تہا ناگاہ نہر خور پر پہنچا وہاں سنا کہ یہاں اگرد ہیں مالدار اور صاحب ثروت ہیں یہ سنکر اوسکی آنکہیں طمع سے پہٹ گئیں اور اونپر تہوڑے سے لوگ لیکر چڑہ گیا لڑائی ہونے لگی تب ہمراہی بجکم کے بہاگ گئے اور ایک لڑکا اگرادوں کے بجکم کے پیچھے چپکے سے آیا اور بجکم کی کمر میں نیزہ مارا اگرا اوسے پہچانا نہیں بجکم مرگیا متقی کو جب بجکم کے مرنیکی خبر ہوگئی اوسکے گہر کی ضبطی کرکے بہت مال کہ اکثر دفینہ میں تہا لیا بریدی بجکم کے مرنے کی خبر سنکر ایسے خوش ہوئے کہ حساب سے باہر ہے دو برس آٹھ مہینے کچھہ دن یہ امیر رہا بریدی بعد مرنے بجکم بغداد پر مستولی ہوئے چند روز حکومت کی آخرکار رعایا نے بدسیرتی کے باعث نکال دیا اور وہاں کے کورتگین تہوڑی مدت حاکم رہے ابن رایق نے شام سے بغداد میں جاکر ابو الحسن احمد بن علی بن مقاتل کو اپنا خلیفہ شام میں کیا جب ابن رایق بغداد میں گیا وہاں کورتگین سے لڑائی ہوئی آخرکار ابن رایق کورتگین پر فتحیاب ہوا اور کورتگین بہاگے بعدہٗ ابن رایق نے کورتگین کو پکڑکر قید کیا متقی نے رایق کے بیٹے کو سرداری امراسی بغداد کی دی۔ اسی برس میں متی بن یونس حکیم فیلسوف اور بختشوع بن یحیی طبیب فوت ہوا

پھر شروع ہوا سنہ ۳۳۰ ہجری

بریدی کے بغداد پر حاکم ہونے کا احوال اور ابن رایق کے قتل ہونیکا بیان

اس برس میں بریدی نے عود کرکے بغداد پر حکومت کی اس حال سے ابن رایق اور خلیفہ متقی کا موصل کی طرف بہاگا بریدی نے بغداد کو لوٹ لیا اور نہایت ظلم اور تعدی رعایا پر ہوا کہ جسکی حد نہیں

ابن رایق اور متقی نے تکریت میں جاکر ناصر الدولہ ابن حمدان کو واسطے کمک کے بلایا اور موصل میں چلے
گئے ناصر الدولہ دوسرے رستے سے چلا متقی نے اپنے بیٹے ابو منصور اور ابن رایق کو اوس پاس بھیجا
ناصر الدولہ نے اونکی بہت تعظیم کی اور خلیفہ کے بیٹے پر دینار قربان کئے جب ابن منصور اور ابن
رایق وہاں سے اوٹھنے لگا ناصر الدولہ نے اپنے یاروں کو ابن رایق کے قتل کرنیکا حکم دیا اونہوں
نے اوسے قتل کیا پھر ابن حمدان متقی پاس گیا اوسنے اوسکو خلعت دیکر امیر الامرا کیا یہ معاملہ شعبان
کی چاند رات کو اسی برس میں ہوا اور اوسکے بھائی ابو الحسن علی کو خلعت دیکر سیف الدولہ
لقب کیا ابن رایق پیر کے دن تیئسویں تاریخ رجب کی اسی سن میں قتل ہوا یعنی سنہ ۳۳۰ ہجری
میں جب اخشید صاحب مصر کو قتل ابن رایق کی خبر پہونچی تب دمشق میں جاکر اوسپر مسلط ہوا
جب متقی اور ناصر الدولہ بغداد میں گئے ابن بریدی وہاں سے بھاگا لوگوں نے آپس میں
لوٹ کردی ابن بریدی نے بغداد میں تین مہینے بیس روز قیام کیا متقی بغداد میں معہ بنی
حمدان اور لشکر کثیر کے اس برس کے شوال میں داخل ہوا جب ناصر الدولہ بغداد میں مستقر ہوا
تھا تو اوسنے دیناروں کے درست کرنیکا حکم دیا تھا دینار دس درہم کے تھے پھر دینار تیرہ درہم
کو بیچے گئے اسی برس میں ابو بکر محمد بن عبد اللہ جابلی فقیہہ شافعی مارا گیا پیدایش اوسکی سنہ ۲۴۴ھ
میں ہوئی۔ اسی برس میں ابو الحسن علی بن اسمعیل بن ابی بشر اشعری فوت ہوا پیدایش اسکی
سنہ ۲۶۰ھ ہجری میں بغداد میں ہوئی اور مشرعۃ الروایا میں وہ دفن ہوا جب دفن کے اسکی قبر پھر
کھودی گئی اس خوف سے کہ مبادا حنابلہ اسے کھودکر جلادیں کیونکہ اونہوں نے کئی مرتبہ یہ قصد
کیا تھا مگر بادشاہ نے اونہیں منع کیا وہ اولاد ابو موسی اشعری سے ہے مدت دراز تک بموافق
مذہب معتزلہ کے علم کلام پڑھتا رہا پھر معتزلہ کے مخالف ہوکر مذہب میں جس میں اسنے اختیار کیا
اور ابو علا جبائی سے مقدمہ وجوب اصلح علی اللہ میں مناظرہ کیا ابو علی جبائی نے بموجب
قواعد اپنے مذہب کے ثابت کیا اشعری نے پوچھا تو کیا کہتا ہے اس مسئلہ میں کہ تین لڑکے
تھے اونمیں سے ایک کو اللہ نے بلوغ سے پہلے مار ڈالا اور دو باقیوں میں سے ایک ایمان
لایا دوسرا کافر ہوا اوس چھوٹے کے مار ڈالنے میں کیا سبب تھا جبائی نے کہا اوسکے مار ڈالنے
میں یہ سبب تھا اگر وہ حد بلوغ کو پہنچتا تو کفر اختیار کرتا اسواسطے اوسکا مار ڈالنا اوسکے حق

مصلحت تھی اشعری نے پوچھا کہ باقی دو میں سے ایک کو زندہ رکھا اور وہ کافر ہوا۔ جبائی نے کہا اوسکو واسطے پہنچانے حد بلوغ کے جو بڑا مرتبہ انسانیت کا ہے زندہ رکھا کیونکہ لڑکا اور حیوان مکلف نہیں مگر جب بالغ ہو تب اوسنے کہا کہ جس لڑکے کو خدا نے قبل بلوغ مار ڈالا تھا اوسے بھی مرتبہ اعلیٰ تک پہنچانے کو کیوں نہ زندہ رکھا جبائی نے کہا یہ وسوسہ ہے اشعری نے کہا میں وسوسہ نہیں کرتا مگر شیخ کا گدہا پل پر کہڑا ہے یعنی قطع کیا اس کلام کو۔ پہر اشعری نے اپنا مذہب ظاہر کیا اور ایسی تقریر کی کہ اوسکے کلام سب کلاموں میں مشہور ہیں اس درجہ پر کہ زمین کے مطابق اونکا ذکر ہے اور علمائے حنابلہ اوسکے کفر پر حکم کرتے تھے اور اوسکے مذہب والوں کے خون کو حلال جانتے تھے مگر یہ اونکے جہل کا باعث تہا ابو علی جبائی معتزلی شوہر ابو الحسن اشعری کی ماں کا تہا۔

پہر شروع ہوا ۳۳۱ہ ہجری اس برس میں ناصر الدولہ نے بغداد سے موصل میں جاکر دیلم اور اوسکے محل کو لوٹا اوسکا بہائی سیف الدولہ واسط میں تہا ترکوں اور اوسکے لوگوں نے اوسپر شعبان میں شب خون مارا سیف الدولہ ابو الحسن علی وہاں سے بہاگ کر اپنے بہائی ناصر الدولہ ابو محمد حسن بن عبد اللہ بن حمدان سے جاملا پہر سیف الدولہ نے بغداد میں آکر لشکر کے دینے کے واسطے متقی سے مال طلب کیا تاکہ تورون اور ترکوں کو بغداد میں آنے سے منع کرے متقی نے چار لاکھ دینار اوسے بھیجے اوسنے اپنے لشکر میں تقسیم کئے جب تورون بغداد میں داخل ہوئے۔ تورون ضمہ تاسے مثناۃ اور سکون واو اور ضمہ را مہملہ اور پہر واو دوسری اوسکے بعد نون یہ اسم ترکی ہے مشتق ہے اسماد باطیہ سے جسکے معنے کاسہ شراب کے ہیں کیونکہ کاسہ شراب کا نام ترکی میں ترد دبے تا اور را پر ضمہ اور دونوں واو ساکن۔

ذکر نصر بن احمد بن اسماعیل سامانی کے مرنے کا

ابو سعید نصر بن احمد بن اسماعیل سامانی حاکم خراسان اور ماوراءالنہر کا اسی برس میں انتقال ہوا مرض اسکو سل سے مراسل تہا تیرہ مہینے یہ بیمار رہا مدت حکومت اسکی تیس برس اور تینتیس دن تہی عمر اسکی سینتیس برس کی تہی یہ حلیم خوش خلق اور سخی تہا جب نصر بن احمد نے انتقال کیا تو اوسکا بیٹا نوح بن نصر حاکم ہوا شعبان کے مہینے میں آدمیوں نے اوسکی بیعت کی زیر حکومت اوسکے ملک خراسان اور ماوراءالنہر تہا۔ اس برس میں شاہ روم نے متقی سے

مندیل طلب کی اس گمان سی کہ حضرت مسیح نے اوسے اپنے منہہ سی پہوا تہا پس اونکے منہہ کی صورت اوس میں بن گئی تہی اور یہ مندیل بیت المہا ۸ میں ہے اور اگر مندیل آجاوے تو بہت سے مسلمان جو قید ہیں اونہیں چہوڑ دیویں گے متقی نے قاضیوں اور فقیہوں کو بلا کر اِس باب میں فتوی طلب کیا علمار نے آپس میں اختلاف کیا بعض نے کہا کہ اِس مندیل کو دیکر مسلمان قیدیوں کو چہوڑانا بہتر ہے اور بعض نے کہا کہ مندیل قدیم سے مسلمانوں کے شہر میں رہی ہے اور ملک روم نے کبہی طلب نہیں کی اسکا دینا اب مناسب نہیں اِس گروہ میں علی بن عیسی وزیر بہی تہا اوسنے کہا کہ خلاصی مسلمان قیدیوں کی اِس مندیل کے رکہنے سے بہتر ہے بادشاہ نے یہ سنکر حکم دیا کہ مندیل دیدو اور قیدیوں کو لے آؤ اونہوں نے قیدیوں کو چہوڑ دیا اس برس میں محمد بن اسماعیل فرغانی صوفی استاد ابو الدقاق کا جو علمار میں بہت مشہور ہے فوت ہوا اور اسی برس میں سنان بن ثابت بن قرہ بہی عارضہ ذریب سے جو امراض جگر میں سے ہے مرگیا ہرچند یہ بڑا طبیب تہا لیکن جب اجل قریب پہونچی کچہہ فایدہ نہ ہوا۔

پہر شروع ہوا ۳۳۲ ہجری اِس برس میں متقی بغداد سے بخوف توزون اور ابن شیرزاد کے ناصر الدولہ پاس موصل میں گیا سیف الدولہ متقی سے ملنے کو بطریق استقبال کے تکریت تک آیا بعدہ ناصر الدولہ بہی تکریت تک آیا اور خلیفہ کو موصل میں لے گیا خلیفہ اور بنو حمدان نے رقہ میں رہنا اختیار کیا۔ جب متقی پر فریادی ہونا بنو حمدان کا اور مفارقت اوسکی ظاہر ہوئی تب توزون کو صلح کے مقدمہ میں لکہا تاکہ پہر بغداد میں داخل ہووں تب زبان خلایق سے یہ نکلا جسکا ترجمہ کچہہ ضرور نہیں اسی برس میں ابو طاہر قرمطی سردار قرامطہ کا جدری میں فوت ہوا اس برس میں بغداد میں قحط عظیم تہا اس برس میں ناصر الدولہ بن حمدان بن محمد بن علی بن قاتل قنسرین اور حمص اور عواصم پر حاکم ہوا بعد اسکے اِسی سنہ میں حسین بن سعید بن حمدان اوسکے چچا کا بیٹا اوسپر حاکم ہوا۔

پہر شروع ہوا ۳۳۳ ہجری

ذکر متقی کے بغداد میں جانے اور اوسکی بیعت توڑنے کا

متقی نے اخشید حاکم مصر کے پاس اپنا حال لکھا اخشید نے مصر سے حلب میں جاکر رقہ میں نزول کیا اور متقی پاس آنکر اوسکو بہت تحفہ تحائف دیکر کہا کہ میرے ساتھ چل مصر یا شام میں اوسنے قبول نہ کیا پھر اوسنے کہا کہ رقہ میں رہا کر اور توزون سے ڈرایا اوسنے یہ بھی نہ کیا پہلے ہمنے لکھا ہے کہ متقی نے توزون کو صلح کے باب میں لکھا تھا توزون نے قسم کہا کر صلح کی اس سبب سے متقی چھبیسویں محرم کو بغداد میں آیا اخشید مصر میں پھر آیا جب متقی ہیت میں آیا تو واسطے تازہ کرنے قسم کے توزون کو لکھا توزون اسکے آنے کی خبر سنکر خلیفہ سے ملنے کو روانہ ہوا اور سندیہ میں اوسے ملا اور اوسپر پہرے مقرر کرکے مضربہ میں اوتارا اور اوسکی دونوں آنکھوں کو اندہا کیا متقی اور اوسکے ہمراہی نوکر چاکر فریاد زاری کرنے لگے توزون نے اونکی آواز بند کرنیکا حکم دیا کہ مبادا اوسکی آواز ظاہر ہو اور توزون متقی کو بعد اندہا کرنے کے بغداد میں لے گیا مدت بادشاہت متقی باللہ ابراہیم بن جعفر مقتدر بن معتضد کی تین برس پانچ مہینے بیس دن تھی ما اسکی لونڈی خلوب نامی تھی

ذکر مستکفی باللہ کی بادشاہت کا

یہ بائیسواں بادشاہ عباسیوں کا تھا جب توزون نے متقی کو گرفتار کیا تو مستکفی باللہ ابو القاسم عبد اللہ بن مکتفی باللہ علی بن معتضد احمد بن موفق طلحہ بن متوکل جعفر بن معتصم محمد بن رشید ہارون کی بیعت کی اور اوسکو سندیہ میں لایا سب خلقت نے اوسکی بیعت کی جس روز کہ متقی کی بیعت ٹوٹی اوسی روز یعنی ماہ صفر سال ہذا میں مستکفی باللہ پر بیعت ہوئی -

ذکر خروج کرنے ابی یزید خارجی کا قیروان میں

اس برس میں ابو یزید کی شوکت بسبب لشکروں کے شکست دینے کے بڑہ گئی ابو یزید قبیلہ زناتہ میں سے تھا اسکے باپ کا نام کنداد رہنے والا شہر توزر کا جو شہروں قسطیلیہ میں سے تھا ابو یزید اوسکے ہاں تودزمین لونڈی کے پیٹ سے پیدا ہوا پھر تاہرت میں گیا اور نکاریہ مذہب والے فرقہ اہل مذہب کو کافر اور اونکے مال اور خون کو حلال جانتے تھے وہاں جاکر اہل شہر کو دعوت دی اون سب نے اطاعت قبول کی فوج بڑہ گئی تب قسطیلیہ کو اسی برس میں گھیر لیا ابو یزید مذکور پست قامت بدصورت تھا اور جبہ صوف کا پہنتا تھا اسنے فتح تبسہ کی کرکے سبتہ بھی لے لیا اور اس کے عامل کو لوٹ لیا پھر اربس کو فتح کیا تب قایم نے لشکر رقادہ اور قیروان کی محافظت کے واسطے

بہیجا ابویزید نے اونکو شکست دیکر تونس پر پہر قیروان اور رقادہ پر حکومت حاصل کی پہر
ابو یزید قایم کی طرف متوجہ ہوا قایم نے اوسکے آنیکی خبر سنکر لشکر بہیجا دونوں میں لڑائی
خوب ہوئی آخر کار لشکر قایم کا بہاگا ابو یزید نے جاکر قایم کو مہدیہ میں ماہ جمادی الاولی میں
سنہ ہذا میں گہیر لیا اور بہت تنگی اوسپر کی کہ گرانی غلہ کی بلکہ نہ دینا قوت کا اختیار کیا اور خوب
طرح سے اوسے گہیرے رہا آخر کار اسی برس میں نکلکر مہدیہ سے ماہ صفر سنہ ۳۳۴ ہجری میں
روانہ ہوکر قیروان گیا اور قایم جب فوت ہوا تو اوسکا بیٹا اسماعیل منصور حاکم ہوا اون ملکوں
پر جنکا آگے ذکر ہوگا منصور لشکر درست کرکے آپ قیروان میں گیا اور قیروان کو اوسی
سنہ ۳۳۴ میں چہین لینا چاہا سنہ ۳۳۵ تک باہم لڑائی ہوئی آخر کار منصور نے ابی یزید کو شکست
دی ماہ ربیع الاول سنہ ۳۳۵ ہجری میں اوسکے پیچہے روانہ ہوا اور شہر کا غلبہ اوس سے پایا
ابو یزید وہاں سے آور جا ہی بہاگا یہانتک کہ طبنہ سے جاملا پہر وہاں سے بہاگ کر ... کی
پہاڑ سے جاملا نام اوس پہاڑ کا برزال ہے منصور اسیطرح اوسکے پیچہے جاتا تہا یہانتک
کہ اوسکے لشکر پر بہت سختی ہونے لگی یعنی ایک نان جو کی ڈیڑہ دینار کو اور ایک پیالہ پانی کا
ایک دینار کو ہاتہ آنے لگا تب منصور شہر ہاء صنہاجہ کی طرف پہر ایک جائے پہنچا اوسکا نام
قریہ عمرہ تہا وہاں منصور علوی امیر زیری صنہاجی نزدیک پہونچا وہ بادیس کے بادشاہوں
کا دادا تہا اسکا ذکر ہم آگے کرینگے انشاء اللہ تعالی۔ منصور نے اوسکی بہت تعظیم کی منصور
بہت بیمار رہا پہر اچہا ہوکر مسیلہ میں گیا دوسری رجب سنہ ۳۳۵ ہجری میں۔ ابی یزید پر کچہہ
لوگ پہر سے جمع ہوئے تہے اور منصور پہلے مسیلہ میں گیا اور ابو یزید اقلیم زنگیوں میں گیا پہر
وہاں سے کتامہ پہاڑ پر چڑہ گیا اور زنگیوں کے ملک کا قصد موقوف کیا منصور دسویں شعبان
کو وہاں گیا اور لڑائی بہی شعبان میں ہوئی بہت لوگ ابو یزید کے مارے گئے اور بہاگے
منصور اوسکے پیچہے روانہ ہوا پہلی رمضان کو وہاں بہی لڑائی ہوئی آخر کو ابو یزید بہاگا مال
اوسکا لوٹ لیا آخر کو قلعہ کتامہ میں جو بہت مضبوط ہے قلعہ بند ہوا منصور نے اوسے گہیر
لیا بعد ایک مدت کے منصور نے وہ بے لڑائی لے لیا اور ابو یزید قلعہ کی ایک جانب سے
جو بہت بلند تہا کود الوگوں نے اوسے گرفتار کرکے منصور پاس بہیجا منصور نے خدا کی

درگاہ میں سجدہ شکر کیا اور لوگوں نے بہی تکبیر اور تہلیل بہت کی ابو یزید قید خانہ میں زخمی قید رہا وہیں یکم محرم سنہ ۳۳۶ ہجری میں مرا۔ اس مُردہ کی جلد اوتار کر اوسمیں گہانس بہری منصور نے اس فتح کا حال اور ابو یزید کا مارا جانا سب شہروں میں لکہا۔ منصور وہاں سے مہدیہ کی جانب پہرا اور ماہ رمضان سنہ ۳۳۶ ہجری میں وہاں داخل ہوا۔ اسی سنہ ۳۳۳ ہجری میں مستکفی قاہر محل سے ابن طاہر کے گہر میں جا رہا قاہر پر کمال تنگی اور سختی اور مفلسی تہی کہ ایک جبہ روئی کا لپیٹے رکہتا تہا اور پانوں میں لکڑی کی کہڑاؤں ہوتی۔

ذکر حاکم ہونے سیف الدولہ کا شہر حلب اور حمص پر

اس برس میں جب متقی رقہ سے بغداد میں گیا اور اخشید وہاں سے مصر میں گیا جیسے ہم نے ذکر کیا سیف الدولہ ابو الحسن علی بن ابو الہیجا عبد اللہ بن حمدان حلب میں گیا وہاں یانس مونسی حاکم تہا سیف الدولہ نے وہاں جاکر حلب یانس سے لیلیا پہر حمص میں جاکر وہاں کا بہی بندوبست کیا وہاں سے دمشق میں گیا اوسکو چند گہیرے رہا قید رکہا اوسکی مالونڈی غصن نام تہی جب مستکفی گرفتار ہوا مطیع اللہ کی بیعت کی وہ تئیسواں بادشاہ عباسیوں کا تہا اسکا نام مفضل بن مقتدر تہا بیعت اسکی بادشاہت پر جمعرات کے دن بارہویں تاریخ جمادی الآخر سنہ ہذا میں ہوئی یعنی سنہ ۳۳۴ ہجری میں بادشاہت میں ادبار زیادہ ہوا حکومت ذرا باقی نہ رہی نواب معز الدولہ نے عراق تمام دیدیا خلیفہ کی زیر حکومت بجز اوس چیز کے جو معز الدولہ نے واسطے رفع حاجات کے دیا تہا باقی نہ رہا۔

ذکر لڑائی ناصر الدولہ بن حمدان اور معز الدولہ بن بویہ کا

اس برس میں ناصر الدولہ بغداد میں گیا معز الدولہ نے اوس سے لڑنے کو لشکر روانہ کیا مگر وہ لشکر اوسے روک نہ سکا یہانتک کہ ناصر الدولہ سامرہ سے بغداد میں دسویں رمضان کو آیا۔ معز الدولہ نے مطیع کو اپنے ساتہ لیکر تکریت میں جاکر اوسے لوٹا کیونکہ وہ ناصر الدولہ کا تہا پہر معہ خلیفہ بغداد میں آیا اور غرب کی جانب ڈیرہ کیا اور ناصر الدولہ شرقی طرف اوترا ہوا تہا اس عرصہ میں مطیع کا خطبہ بہی بغداد میں نہیں پڑہا گیا دونوں میں بغداد میں بہی لڑائی ہوئی آخرکار ناصر الدولہ معہ لشکر بہاگا معز الدولہ جانب شرقی پر بہی مسلط ہوا بعد اسکے خلیفہ کو اوسکے محل کی طرف محرم سنہ ۳۳۵ ہجری میں روانہ کیا اور معز الدولہ بغداد میں رہا اور ناصر الدولہ عکبرا میں ٹہیرا پہر موصل میں گیا پہر معز الدولہ اور ناصر الدولہ

کے درمیان محرم ۳۳۶ ہجری میں صلح ہوئی ۔

ذکر مرنے قائم علوی اور حاکم ہونے منصور کا

اسی برس میں قائم بامر اللہ ابو القاسم محمد بن مہدی عبید اللہ صاحب مغرب نے تیرہویں شوال کو انتقال کیا اوسکے بعد حکومت پر اوسکا بیٹا اسماعیل بن محمد جسکا لقب منصور باللہ تہا قایم ہوا اوسنے اپنے باپ کا مرنا ابو یزید خارجی کے خوف سے چھپایا اور مرنے کو پوشیدہ رکہا جب تک کہ ابو یزید کی امر سے فراغت منصور نے پائی جیسا ہمنے ذکر کیا ہے پہر خلیفہ کو دیدیا اور تمام ملک دولت ضبط کرلیا ۔

ذکر اخشید کے مرنے کا اور سیف الدولہ کے دمشق پر حاکم ہونیکا

اس برس میں اخشید مصر سے دمشق میں جاکر فوت ہوا یہ محمد بن طغج حاکم مصر اور دمشق تہا ۔ پیدائش اسکی ۲۶۸ ہجری کو بغداد میں ہوئی اخشید نے روانگی مصر سے پہلے اپنے گہر میں ایک رقعہ پایا اوس میں یہ لکہا تہا کہ تمنے قدرت پاکر نافرمانی کی اور مالک ہوکر خست اختیار کی اور جتنی تم پر فراخی ہوئی اوتنی ہی تمنے تنگی کی اور فراخ رزق ہوکر بندوں کے رزق میں تنگی کی اور ہمیشہ درپے آرام زمان حیات کے رہے فکر آخرت کا نہ کیا خواہشوں میں مشغول اور لذتوں کو جمع کرتے رہے نشانہ بنے تم صبح کے تیروں کا جو بہت توڑنے والے ہیں علی الخصوص اگر برآہ نکلیں اون دلوں سے جنہیں زخمی کیا تونے اور اون سینوں سے جنہیں دوکہایا تونے اور اون بدنوں سے جنہیں نگار کہا تونے اگر تم غور کرو حق غور کا ہے البتہ آگاہ ہوجاؤ تم اما نہیں جانتے تم کہ اگر دنیا عقلمند کے واسطے باقی رہی جاہل کو ہرگز نہ پہنچتی اگر مرنے والے کے ساتہ ہمیشہ رہتے تو باقیماندہ کو ہرگز نہ پہنچتی صاحب ملک کے واسطے یہی کفایت کرتا ہی کہ جب اوسکا ملک جاتا رہتا ہے تو عالم کو خوشی حاصل ہوتی ہے یہ امر نہیں ہوسکتا کہ سارے لوگ جو منتظر ہیں مرجاویں کوئی باقی نہ رہے اور جس چیز کا انتظار کرتے ہیں وہ باقی رہے جو چاہو کرو ہم صبر کرنے والے ہیں اور ظلم کرو ہم اللہ سے فریاد چاہتے ہیں اور اپنی قدرت اور زور سے تو محکم ہے ہم اللہ علی چاہتے ہیں وہ ہمیں کافی ہی اور اچہا وکیل ہے اخشید اس رقعہ کو سنکر فکر میں ہمیشہ رہا یہانتک کہ دمشق میں آنکر فوت ہوا اسکے بعد اوسکا بیٹا ابو القاسم ابو جور جسکی تفسیر محمود ہے حاکم ہوا اور کافور جو اخشید

کا غلام حبشی تہا وہ بہ سبب چھوٹا ہونی ابوجور کے حکمرانی کرتا کافور اخشید کی مرنے کے بعد مصر
کی طرف چلا سیف الدولہ دمشق میں آیا اور وہاں کا بندوبست کرکے وہیں رہنے لگا اتفاقاً سیف الدولہ
ایک روز سوار ہوا اوسکے ساتھ شریف عقیقی بہی تہا سیف الدولہ نے کہا یہ زمین ایک ہی شخص کے
لائق ہی عقیقی نے کہا یہ بہت قوموں کو لائق ہے سیف الدولہ بولا اگر قاعدے بادشاہی یہاں جاری
ہوں تو یہ جنگلی لایق تجلیں عقیقی نے اہل دمشق کو اس سے خبردار کیا اونہوں نے کافور کو لکہکر بلایا جب
وہ آیا تو سیف الدولہ کو وہاں سے نکالا سیف الدولہ وہاں سے حلب میں گیا اور کافور مصر میں
گیا اور دمشق پر بدر اخشید کو حاکم کیا ایک برس وہ حاکم رہا پہر مظفر بن طغج حاکم ہوا اس برس میں
بغداد میں قحط سالی ہوئی اسقدر کہ دیکہا ایک آدمی نے ایک لڑکا بہونتا ہے کہانا کے واسطے اور
بہت آدمی جان بحق تسلیم ہوئے اس برس میں علی بن عیسی بن جراح وزیر نوی برس کا ہوکر فوت ہوا
اسی برس میں عمر بن حسین خرقی حنبلی اور ابوبکر شبلی صوفی راہی ملک بقا ہوئے باپ شبلی کا چوبدار
معتضد کے بہائی کی بارگاہ کا تہا اور شبلی بہی چوبداری بارگاہ کی کرچکا تہا لیکن پہر توبہ کرکے
فقیروں کی صحبت اختیار کی پرہیزگاری اور تقوی میں اپنے زمانہ کا یکتا ہوا شبلی مالکی مذہب
تہا اسنے موطا حفظ کی اور حدیث کی کتابیں پڑہیں اوسکے حق میں جنید کہتا ہے کہ ہر قوم کے واسطے
تاج ہے شبلی قوم کا تاج ہے اسی برس میں محمد بن عیسی مشہور ابوموسی فقیہہ حنفی فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا ۳۳۵ ہجری اس برس میں ابوبکر صوفی جو ادب اور
اخبار کا عالم فوت ہوا یہ ابو العباس ثعلب وغیرہ روایت کرتا ہے اور دارقطنی وغیرہ اوس سے
روایت کرتے ہیں اس صوفی کی تصنیفات مشہور ہیں۔

پھر شروع ہوا ۳۳۶ ہجری اس برس میں منصور علوی حکومت جزیرہ
صقلیہ کی حسن بن علی بن ابی الحسین کلبی کو دی یہ مضمون تاریخ جزیرہ صقلیہ میں جو تصنیف ہے
صاحب تاریخ قیروان نے لکہا ہی حسن بن علی جزیرہ صقلیہ میں لڑتا تہا اور فتح کرتا تہا یہانتک کہ منصور
نے انتقال کیا اور معز حاکم ہوا جس نے صقلیہ پر اپنے بیٹے ابو الحسین احمد بن حسن کو خلیفہ اپنا کیا
حسن بن علی صقلیہ پر پانچ برس اور قریب دو مہینے کے حاکم رہا حسن صقلیہ سے افریقیہ میں ۳۴۱ھ
میں گیا جب افریقیہ میں پہنچا معز نے اوسکے بیٹے احمد بن حسن کے حاکم ہونے کے واسطے صقلیہ

پر لکہا اور احمد حاکم مستقر اوسکا ہوا اور سنہ ۳۵۰ ہجری میں احمد بن حسن صقلیہ سے آیا تیس آدمی سردار جزیرہ کے اوسکے ساتھ معز پاس آئے اور بیعت کی معز نے اونکو خلعت دیکر پہر صقلیہ ہی کو روانہ کیا اور سنہ ۳۵۱ ہجری میں خط معز کا امیر احمد پاس صقلیہ میں بھیجا اوسمیں حکم شمار کرنے لڑکوں کا جو جزیرہ میں رہتے تھے لکہا تہا اور اونکے ختنہ کرنیکا اور اونکے لباس دینے کا۔ جس روز کہ معز کے گہر لڑکا پیدا ہوا امیر احمد نے پندرہ ہزار لڑکے شمار کرکے لکہا احمد نے پہلے اپنے بیٹے اور بہائی کا چاندرات ربیع الاول کو ختنہ کیا پہر سب خاص و عام نے ختنہ کیا اونکو خلعت ملی معز نے ایک لاکہ درہم اور پچاس اونٹ تحفہ کے بھیجے وہ سب ختنہ شدہ لڑکوں پر بانٹ دیے اور سنہ ۳۵۲ ہجری میں امیر احمد نے طبرمین کو فتح کرکے وہاں کے قیدیوں کو کہ سب ایکہزار سات سو اور قریب ستر آدمی کے تہے معز پاس بہیجا اور سنہ ۳۵۳ ہجری میں معز نے لشکر عظیم صقلیہ پر بہیجا سردار اوسکا حسن بن علی بن ابی الحسین باپ امیر احمد کا تہا وہاں رومیوں سے اور اونسے بڑی لڑائی ہوئی مسلمانوں کو اللہ نے فتح دی اور دس ہزار آدمی سے زیادہ کفار کے مارے گئے مسلمانوں کے ہاتہ مال اور ہتہیار بہت لوٹ میں آئے از انجملہ ایک تلوار تہی اوسپر لکہا تہا یہ تلوار ہندی ہے وزن اوسکا ایک سو ستر مثقال کا ہے اکثر اس سے رسول اللہ کے آگے مارا ہے حسن بن علی اوسے معز کے پاس لے گیا اور اسی طرح سے قیدی اور ہتہیار بہی اوس پاس لیگیا حسن اس فتح کے بعد وہاں سے چلا اور صقلیہ میں اپنے محل میں مقیم ہوا اوسکو ایک مرض ہوا کہ ذیقعدہ سنہ ۳۵۴ ہجری میں فوت ہوا عمر اوسکی ترپن برس کی تہی سنہ ۳۵۸ ہجری میں معز نے امیر احمد کو صقلیہ سے بلایا وہ معہ اپنے تمام مال اور قبیلے اور اولاد کے وہاں گیا احمد صقلیہ میں سولہ برس نو مہینے امیر رہا روانگی کے وقت اپنے باپ حسن بن علی کے غلام کو کہ یعیش نام رکہتا تہا احمد نے اپنا خلیفہ کیا جب احمد افریقیہ میں آیا معز نے ابو القاسم علی بن حسن بن علی امیر احمد کے بہائی کو اوس جزیرہ کا امیر کیا نیابتاً احمد کیطرف ابو القاسم صقلیہ میں بیچ رہنے شعبان سنہ ۳۵۹ کو پہنچا اور سنہ ۳۵۹ میں امیر احمد معز پاس لشکر میں معز نے اوسے مصر کو روانہ کیا وہ طرابلس کے قریب پہنچکر بیمار ہوکر مر گیا اور سنہ ۳۶۰ ہجری میں معز نے ابو القاسم کو لکہا کہ تجہے حاکم مستقل کیا صقلیہ میں اور اوسکے بہائی احمد کی ماتم پرسی کی اور سنہ ۳۶۶ ہجری میں ابو القاسم دعدے سے ارض کبیرہ تک لڑا جب ابرحہ میں پہنچا تو دیکہا کہ اوسکے لشکر نے بیل اوس

بکریاں بہت جمع کی ہیں یہ بہت ناگوار اوسکو معلوم ہوا اونسے کہا کہ تمنے اپنے تئیں بہت بوجہل
کیا اور یہ امر لڑائی کو مانع ہوتا ہے اور حکم کیا کہ اونکو ذبح کرکے بانٹ دو۔ اس منزل کا نام منلخ البقر
تک اسواسطے مشہور ہے۔ مال اور اسباب لوٹ کا ارض کہیرہ میں دفن کیا پہر شہروں کو خراب کیا اور
صقلیہ میں فتحمند پہر آیا ابوالقاسم سنہ ۳۷۲ تک ہمیشہ لڑتا رہا بعدہٗ مسلمین و نصرانیوں میں لڑائی ہوئی ابوالقاسم اسمیں شہید ہوا اسیواسطے وہ
شہید مشہور ہے قتل اوسکا محرم سن مذکور میں ہوا صقلیہ پر یہ بارہ برس پانچ مہینے کچھ روز حاکم رہا بعد اسکی شہادت کے اسکا بیٹا جابر
بے اجازت خلیفہ کے وہاں کا حاکم ہوا جابر تدبیر مضبوط رکھتا تہا اور سنہ ۳۷۳ ہجری میں جعفر بن محمد
بن حسن بن علی بن ابی الحسین عزیز خلیفہ مصر کی جانب سے امیر صقلیہ پر ہوا جابر اس امر سے بہت
غمگین ہوا جعفر مذکور عزیز بادشاہ مصر کا ہموطن اور قرابت جدی رکھتا تہا عزیز کا ایک وزیر تہا
ابن کلس نام وہ جعفر سے عزت رکھتا تہا جب ابوالقاسم شہید ہوا ابن کلس نے جعفر کے امیر ہونے
کا اشارہ کیا عزیز نے بموجب اوس اشارہ کے اوسے روانہ کیا ہرچند کہ وہ اس حکومت کو برا
جانتا تہا جعفر صقلیہ پر امیر رہا یہانتک کہ سنہ ۳۷۵ ہجری میں مرگیا بعد اوسکے اوسکا بہائی عبداللہ
بن محمد حسن بن علی بن ابی الحسین امیر وہاں کا ہوا عبداللہ بہی وہاں امیر زندگی بہر رہا آخر
سنہ ۳۷۹ ہجری میں فوت ہوا اسکے بعد اوسکا بیٹا ابوالفتوح یوسف بن عبداللہ حاکم ہوا یہ شخص خوش
سیرت تہا یہ امیر تہا ہی کہ عزیز صقلیہ مصر نے انتقال کیا اور حاکم بادشاہ ہوا یوسف کے چچا کے
بیٹے کو وزیر کیا وہ حسن بن عمار بن علی بن ابی الحسین تہا حسن تو وزیر مصر میں ہوا اور اوسکے چچا کا
بیٹا صقلیہ میں امیر ہوا سنہ ۳۸۸ ہجری میں یوسف بن عبداللہ ابوالفتوح پاس فریادی آیا اوسنے
اوسکی داہنے جانب کاٹی جعفر بن یوسف اسکا بیٹا حاکم کی طرف سے حکومت نامہ لاکر باپ کی
زندگی میں حاکم ہوا اور تاج الدولہ لقب پایا ایک مدت حاکم رہا جب صقلیہ کی رعایا پر ظلم کرنے
لگا اونہوں نے سرکشی اختیار کرکے اوسے گہیر لیا محل میں یوسف اوسکا باپ باوجود مفلوج ہونے
کے کجاوہ میں بیٹہکر آیا اور خلقت کو اوس سے دور کیا اور وعدہ کیا کہ میں جعفر کو معزول کرونگا بموجب
وعدہ کے اوسے موقوف کرکے اوسکی جائے تائید الدولہ احمد اکحل بن یوسف جعفر کے بہائی کو حاکم کیا
اکحل محرم سنہ ۳۹۴ ہجری میں حاکم ہوا اور سنہ ۳۹۷ ہجری میں اوسے قتل کیا بعد اوسکے قتل کے اوسکے
بہائی حسن صمصام الدولہ کو امیر کیا اسکے زمانہ میں اہل جزیرہ کے آپس میں اختلاف ہوا اور خوارج

نے اونپر ایسا غلبہ پایا کہ فرنگیوں کو دبا جیسے ہم آگے بیان کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

پھر شروع ہوا ۳۳۷ سنہ ہجری۔ اس برس میں معزالدولہ موصل میں فوت ہوا ناصر الدولہ موصل سے نصیبین میں آیا کہ اخبار سے معلوم ہوا کہ لشکر خراسان کا معزالدولہ کے شہروں پر آتا ہے یہ سنکر پھر گیا۔

پھر شروع ہوا ۳۳۸ سنہ ہجری

ذکر عماد الدولہ بن بویہ کے مرنے کا

اس برس میں عماد الدولہ ابوالحسن بن بویہ شیراز میں جمادی الآخر میں فوت ہوا۔ مرض اوسے یہ تہا کہ اوسکے گردہ میں قرحہ تہا اس سبب سے اوسے بیماریاں متواتر آتیں عماد الدولہ کا کوئی بیٹا نہ تہا جب یہ قریب مرنے کے ہوا تو اپنے بہائی رکن الدولہ کو اوسنے لکھا کہ اپنے بیٹے عضد الدولہ کو بھیجدے تاکہ اوسے اپنا ولیعہد کروں اور وارث ملک کا بناؤں یہ معاملہ مرنے سے ایک برس پہلے ہوا عضد الدولہ بموجب طلب عماد الدولہ کے اپنے چچا کی خدمت میں گیا عماد الدولہ نے اوسے اپنی زندگی میں اپنی جائے امیر کیا اور لوگوں کو حکم کیا کہ عضد الدولہ کی اطاعت کریں جب عماد الدولہ فوت ہوا تو عضد الدولہ فارس میں رہا لشکر اوسکے مخالف ہوا رکن الدولہ اس سے خبردار ہوکر رے سے اوس پاس آیا اور عضد الدولہ کے واسطے قاعدہ معین کیا جب رکن الدولہ شیراز میں گیا پہلے اپنے بہائی کی قبر پر اصطخر میں گیا روتا تہا اور کلمات حسرت کہتا تہا اوسکے ساتھ لشکر بہی اسی حال سے تہا تین روز قبر پاس رہا آخر سرداروں نے پوچھا کہ شہر کب تشریف لے چلوگے تب شہر کی طرف رجوع کی عماد الدولہ حالت حیات میں امیر الامرا تہا جب وہ راہی ملک بقا ہوا تو اوسکا بہائی رکن الدولہ امیر الامرا ہوا اور معزالدولہ عراق میں بمنزلہ ان دونوں کے نائب تہا اسی برس میں مستکفی جسکی بیعت توڑکر قید کیا تہا اور اندھا ہوگیا تہا فوت ہوا

پھر شروع ہوا ۳۳۹ سنہ ہجری اس برس میں وزیر معزالدولہ کا محمد صیمری مرگیا معزالدولہ نے ابومحمد حسن مہلبی کو وزیر بنایا اسی برس میں سیف الدولہ نے بلاد روم میں جاکر غلبہ پایا اور لوٹا اور خونریزی کی جب وہاں سے قصد پہرنے کا کیا اہل روم نے اوسپر

کمال سختیاں کیں کہ اوسکے ہمراہی اور لشکر میں سے بہت آدمی مرگئے اور سیف الدولہ نجات پاکر بذات خود تہوڑے دن بیمار نکلا اس برس میں قرامطہ نے حجر اسود کو جو ۳۱۷ ہجری میں لیا تہا پہر مکہ میں رکہدیا اون کے پاس حجر اسود بائیس برس رہا

ذکر اور حادثوں کا

اس برس میں ابو النصر محمد بن طرخان فارابی فیلسوف مرگیا یہ ترکی نژاد تہا پیدایش اسکی فاراب میں جسکو اب اطرار کہتے ہیں ہوئی لفظ اُطرار میں ہمزہ کو پیش اور مہملہ کو سکون اور دونو را مہملہ کے درمیان الف ہے یہ بڑے شہروں میں سے ہے فارابی اپنے شہر سے بغداد میں آیا اور وہ مشہور ترکی زبان میں تہا مگر کئی زبانیں جانتا تہا۔ زبان اسنے وہاں سیکہی پہر علوم حکمیہ علی ابی البشر متی بن یونس حکیم سے جو منطق میں مشہور ہے پڑہی فارابی ایک مدت اسی طور پر رہا پہر شہر حران میں گیا اور علی ابی حیا حکیم نصرانی سے پڑہا پہر بغداد میں گیا اور علوم فلسفہ اور ارسطو کی کتابیں اور علم موسیقی حاصل کیا اور بغداد میں بہت کتابیں تصنیف کیں پہر دمشق میں گیا مگر وہاں رہا نہیں مصر میں چلا گیا پہر دمشق میں آیا وہاں سیف الدولہ بن حمدان کے زمانہ حکومت تک رہا سیف الدولہ اوس سے نیکی کرتا تہا اوسنے اپنی وضع صورت ترکوں ہی کی رکہی اوسے بدلا نہیں ایک روز فارابی سیف الدولہ کے پاس دمشق میں گیا فضلا دمشق بہی اوسوقت حاضر تہے مگر کلام فارابی کا کلام بلندی پر اور اونکے کلمات پستی پر رہے آخر کار وہ سب چپ ہوے اور فارابی کی باتوں کو لکہنے لگے فارابی اکیلا رہتا اور مجمع میں جانے سے پرہیز رکہتا تہا دمشق میں جبتک رہا سوای حوض اور باغ کے کہیں نہیں گیا زہد بہی سب آدمیوں سے زیادہ تہا سیف الدولہ نے چار درہم روز اوسکے مقرر کئے تہے اوسنے اوسی پر قناعت کی دمشق میں ہمیشہ رہا یہانتک کہ وہیں ۳۳۹ھ میں انتقال کیا دروازہ صغیر کے پاس دفن ہوا

ذکر زجاج نحوی کا

اس برس میں زجاجی نحوی ابو القاسم عبد الرحمن بن اسحق یار ابراہیم بن اسری زجاج کا فوت ہوا اوسکے یار اسکے باعث زجاج کو ساتہہ نسبت اور شہرت پائی یہ اپنے وقت کا امام تہا اسنے جملہ نحو میں تصنیف کئے اسی برس میں ابو اسحق ابراہیم بن احمد بن اسحق المروزی فقیہہ

شافعی مصر میں گیا ریاست عراق کے بعد ابن سریج کی اسی کی طرف منتقل ہوئی اسنے بہت کتابیں
تصنیف کیں اور مختصر مزنی کی شرح لکھی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۴۱ ہجری

اس برس میں یوسف بن وجیہ صاحب
عمان خشکی اور تری کے راستے بصرہ میں گیا اور قرامطہ کی مدد سے اوسے گھیر لیا بہت لوگ قرامطہ
کے ہو سکے مددگار ہوئے اور وہیں رہے۔ جب مہلبی وزیر معزالدولہ کا اونپر لشکر لیکر آیا تب بصرہ
سے کوچ کر گئے۔

ذکر منصور علوی کے مرنے کا

اس برس میں منصور باللہ علوی ابوطاہر اسماعیل بن قایم بامر اللہ ابوالقسم محمد بن مہدی عبید اللہ
پہلی شوال کو فوت ہوا با دشاہت اوسکی سات برس سولہ روز رہی عمر اوسکی اونتالیس برس
کی تھی یہ خطبہ پڑھنے والا فصیح تہا اپنی طبیعت سے اسنے خطبہ بنایا ہے حال اوسکی شجاعت کا
ابو یزید خارجی کی لڑائی میں گذرا اسنے اپنے بیٹے ابو تمیم معد بن منصور اسماعیل کو ولیعہد اپنا کیا اسکا
نام معزالدین اللہ ہوا جس روز اسکا باپ مرگیا اوسی روز اوسکی خلافت پر بیعت ہوئی یعنی یکم
شوال اسی برس میں ساتویں ذالحجہ تک تدبیر امور میں مصروف رہا بعدہ اہلکاروں کو اپنے
پاس آنیکا حکم دیا۔ سب اہلکار آئے اور سلام کیا عمر معز کی اوسوقت چوبیس ۲۴ برس کی تہی
اس برس میں اہل روم نے شہر سروج کو لیلیا اور وہاں لوٹا اور بندی پکڑے اور مسجدوں کو
توڑ ڈالا اسی برس میں ابو علی اسماعیل بن محمد بن اسماعیل صغار نحوی محدث نے انتقال کیا
مرد کابار تہا پیدایش اسکی ۲۴۷ ہجری میں ہوئی یہ مرد ثقہ تہا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۴۲ و ۳۴۳ ہجری

ذکر امیر نوح بن نصر بن اسماعیل کے مرنے اور اوس کے بیٹے عبدالملک کے امیر ہونے کا

اس برس میں امیر نوح بن نصر سامانی ربیع الآخر میں فوت ہوا حکومت اوسکی ۳۳۱ ہجری میں ہوئی
لقب اوسکا امیر حمید تہا یہ خوش خصلت خوش اخلاق تہا بعد اسکے مرنے کے عبدالملک بن نوح

اسکا بیٹا امیر ہوا اسی برس کے ربیع الاول میں سیف الدولہ بن حمدان رومیوں سے لڑا بعد لڑائی اور قتل و قمع کے کہ دونوں طرف سے بہت لوگ قتل ہوئے سیف الدولہ فتحیاب ہوا اس برس میں معز الدولہ نے سبکتگین کو معہ لشکر شہرزور پر بھیجا لیکن وہ پھر آیا اور فتحیاب ہوا اس برس میں محمد بن عباس ابن نحوی فقیہہ مشہور اور محمد بن قاسم کرخی فوت ہوئے۔

پھر شروع ہوا ۳۴۴ ہجری اس برس میں ابو علی بن محتاج صاحب لشکر خراسان جسکو امیر نوح نے معزول کیا تھا خراسان سے مع سبب معزول کرنے نوح کے نوح کی اطاعت سے نکلکر رکن الدولہ ابن بویہ سے ملا اور اوسی پاس مر گیا۔

بیان اون چیزوں کا جو اس برس میں معز علوی اور عبد الرحمن اموی صاحب اندلس کے درمیان ہوئیں

اس برس میں عبد الرحمن ناصر اموی نے کشتیاں بہت بڑی کہ کسی نے ایسی نہیں بنائیں تیار کر کر اسباب تجارت کا بھر کے بلاد مشرق کیطرف روانہ کیں اور عوض اون اشیاء کی وہاں سے تحفہ چیزیں منگوائیں درمیان راہ کی ایک کشتی میں ایک ایلچی صقلیہ کا تھا جو معز علوی پاس جاتا تھا اوسکے پاس خطوط بھی تھے اندلس کی کشتی والوں نے اوسکی کشتی کو لوٹ لیا یہ خبر معز کو پہونچی تب لشکر اندلس پر بھیجا اور حسن بن علی عامل صقلیہ کو حاکم کیا جب بریہ میں پہنچے سب کشتیوں کو جلا دیا اور بڑی کشتیوں کو اسکندریہ سے پھر نے ہوئے چھین لیا اوس میں گانیوالی لونڈیاں اور اسباب عبد الرحمن کا تھا بعد اسکے لشکر معز کا بریہ پر چڑھ گیا اور قتل اور لوٹ کر کے صحیح و سالم مہدیہ میں آیا جب ... ہوا عبد الرحمن نے لشکر بلاد افریقیہ پر روانہ کیا جب وہاں پہنچا تو لشکر معز کا اونکی طرف ... ایک لڑائی کہا کر پھر اندلس میں آئے۔

پھر شروع ہوا ۳۴۵ ہجری اس برس میں سیف الدولہ بن حمدان ... روم میں گیا وہاں لوٹ مار کر کے قلعے فتح کئے پھر اذنہ میں آیا وہاں چندے رہا پھر ... گیا۔ اسی برس میں ابو عمر محمد بن عبد الواحد غلام ثعلب کا جو مشہور مطرز ہے فوت ... کے اماموں میں مشہور ہے ایک مدت ابو العباس ثعلب کی رفاقت میں

یہ عرف اوسکا ہوا تصنیفات اسکی بہت ہیں پیدائش اسکی ۲۶۱ھ ہجری میں ہوئی اور شوق تحصیل علوم مانع تلاش رزق کا ہوا ہمیشہ تنگی سے گذران کرتا اسکی وسعت روایت و مزید حفظ کی سبب فضلاء اوسکے زمان کے اکثر نقل لغت میں جہٹلاتے تھے اور کہتے کہ اگر جانور اوڑتا ہے تو ابو عمر مذکور کہتا ہے کہ روایت کی مجہسے ثعلب نے ابن اعرابی سے اور اُن سے کہا کہ کچھہ بہی وہ کہتے اور راز لیکہ وہ بہ سبب حفظ کے گویا تصانیف کراتا تہا چنانچہ لغت میں تیس ہزار ورق لکہہ ڈالے اس کثرت کی تصنیف کے سبب کذب کیطرف منسوب ہوا۔

پہر شروع ہوا ۳۴۶ھ ہجری

اس برس میں سالار مرزبان حاکم آذربیجان کا فوت ہوا اسکے بعد اسکا بیٹا جستان حاکم ہوا مرزبان کا بہائی وہشوذان نام تہا اوسنے اپنے بہائی کی اولاد میں فتنہ برپا کیا یہانتک کہ آپس میں لڑائی ہوئی اور وہشوذان اونکے چچا نے جو ارادہ کیا تہا پورا ہوا ابن اثیر نے اس برس کے حوادث میں یہ بیان کیا ہے کہ دریا سمندر کا پانی کم ہو گیا اور جنگل کی جیزا اوس میں ظاہر ہوئی باوجودیکہ اوسمیں پہاڑ پہلی معلوم نہ ہوتے تہے اس برس میں ابو العباس محمد بن یعقوب اموی نیشاپوری مشہور اصم فوت ہوا یہ حدیث میں عالی اسناد تہا ہم صحبت ربیع بن سلیمان صاحب شافعی کا اور ابو اسحق ابراہیم ... فقیہ شافعی اوسی برس فوت ہوا

پہر شروع ہوا ۳۴۷ھ ہجری

ذکر معز کے لشکر کی اطراف مغرب میں جانیکا

اس برس میں ابی الحسن جوہر معز کے غلام کا ایسا مرتبہ بڑہا کہ مرتبہ وزارت پر پہنچا اور معز نے اوسے مع لشکر کثیر اطراف مغرب میں بہیجا وہ پہلی تاہرت میں پہر وہاں سے ماہ جمادی الآخر میں فاس میں گیا۔ حاکم فاس کا احمد بن بکر تہا اوسنے اوسکے آنیکی خبر سنکر شہر بندی اختیار کی جوہر جب وہاں پہونچا اور جدال قتال کیا لیکن اوسپر فتحیاب نہ ہوا آخر کو جوہر وہاں سے کوچ کرکے بحر محیط کی طرف گیا اوسکے سب شہروں میں پہرا پہر وہاں سے فاس میں آیا اور اوسکو بغیر لڑائی لیلیا۔ جوہر کے ساتہہ زیری بن مناد صنہاجی تہا یہ دونو امیر لشکر میں شریک تہے فتح فاس کی رمضان ۳۴۷ھ میں ہوئی اسی برس میں ابو الحسن علی بن بوشنجی صوفی نیشاپوری

اسکا بیٹا امیر ہوا اسی برس کے ربیع الاول میں سیف الدولہ بن حمدان رومیوں سے لڑا بعد لڑائی
اور قتل و قمع کے کہ دونوں طرف سے بہت لوگ قتل ہوئے سیف الدولہ فتحیاب ہوا اس برس میں
معز الدولہ نے سبکتگین کو مع لشکر شہرزور پر بھیجا لیکن وہ پھر آیا اور فتحیاب ہوا اس برس میں محمد بن
عباس ابن نحوی فقیہہ مشہور اور محمد بن قاسم کرخی فوت ہوئے۔

پھر شروع ہوا ۳۴۴ہجری اس برس میں ابو علی بن محتاج صاحب لشکر خراسان جسکو امیر نوح نے معزول کیا تھا خراسان سے موا بہ سبب معزول کرنے نوح کے نوح کی اطاعت سے نکلکر رکن الدولہ ابن بویہ سے ملا اور اوسی پاس مرگیا۔

بیان اون چیزوں کا جو اس برس میں معز علوی اور عبد الرحمن اموی صاحب اندلس کے درمیان ہوئیں

اس برس میں عبد الرحمن ناصر اموی نے کشتیاں بہت بڑی کہ کسی نے ایسی نہیں بنائیں تیار کر کر
اسباب تجارت کا بھر کے بلاد مشرق کیطرف روانہ کیں اور عوض اون اشیاء کی وہاں سے تحفہ
چیزیں منگوائیں درمیان راہ کی ایک کشتی میں ایک ایلچی صقلیہ کا تھا جو معز علوی پاس جاتا تھا اور اوسکے
پاس خطوط بھی تھے اندلس کی کشتی والوں نے اوسکی کشتی کو لوٹ لیا یہ خبر معز کو پہونچی تب لشکر
اندلس پر بھیجا اور حسن بن علی عامل صقلیہ کو حاکم کیا جب بریہ میں پہنچے سب کشتیوں کو جلا دیا
اور بڑی کشتیوں کو اسکندریہ سے پھیر نے ہوئے چھین لیا اونمیں گانیوالی لونڈیاں اور اسباب عبد الرحمن
کا تھا بعد اسکے لشکر معز کا بر پر چڑھ گیا اور قتل اور لوٹ کر کے صحیح و سالم مہدیہ میں آ[illegible]
ہوا عبد الرحمن نے لشکر بلاد افریقیہ پر روانہ کیا جب وہاں پہنچا تو لشکر معز کا اونکی طرف [illegible]
ایک لڑائی کہا کر پھر اندلس میں آئے۔

پھر شروع ہوا ۳۴۵ہجری اس برس میں سیف الدولہ بن حمدان
[illegible] روم میں گیا وہاں لوٹ مار کر کے قلعے فتح کئے پھر اذنہ میں آیا وہاں چندے رہا پھر [illegible]
گیا۔ اسی برس میں ابو عمر محمد بن عبد الواحد غلام ثعلب کا جو مشہور مطرز ہے فوت [illegible]
[illegible] کے اماموں میں مشہور ہے ایک مدت ابو العباس ثعلب کی رفاقت میں

بہ عرف اوسکا ہوا تصنیفات اسکی بہت ہیں پیدائش اسکی ۲۶۱ھ ہجری میں ہوئی اور شوق تحصیل علوم مانع تلاش رزق کا ہوا ہمیشہ تنگی سے گذران کرتا اسکی وسعت روایت و مزید حفظ کی سبب فضلاء اوسکے زمان کو اکثر نقل لغت میں جھٹلاتے تھے اور کہتے کہ اگر جانور اڑتا ہے تو ابوعمر مذکور کہتا ہے کہ روایت کی مجھسے ثعلب نے ابن اعرابی سے اور ان معنے کرا ذرکچھ بہی وہ کہنے اور از بسکہ وہ بہ سبب حفظ کے گویا تصانیف کراتا تہا چنانچہ لغت میں تیس ہزار ورق لکھہ ڈالے اس کثرت کی تصنیف کے سبب کذب کیطرف منسوب ہوا۔

پھر شروع ہوا ۳۴۶ھ ہجری اس برس میں سالار مرزبان حاکم آذربیجان کا فوت ہوا اسکے بعد اسکا بیٹا جسان حاکم ہوا مرزبان کا بہائی وہشوذان نام تہا اوسنے اپنے بہائی کی اولاد میں فتنہ برپا کیا یہانتک کہ آپس میں لڑائی ہوئی اور وہشوذان اونکے چچا نے جو ارادہ کیا تہا پورا ہوا ابن اثیر نے اس برس کے حوادث میں یہ بیان کیا ہے کہ دریا شور کا پانی کم ہو گیا اور جنگل کی جزائر اس میں ظاہر ہوئی باوجودیکہ اوسمیں پہاڑ پہلے معلوم نہ ہوتے تھے اس برس میں ابوالعباس محمد بن یعقوب اموی نیشاپوری مشہور اصم فوت ہوا یہ حدیث میں عالی اسناد تہا ہمصحبت ربیع بن سلیمان صاحب شافعی کا اور ابواسحق ابراہیم مروزی فقیہہ شافعی بھی فوت ہوا

پھر شروع ہوا ۳۴۷ھ ہجری

ذکر معز کے لشکر کی اطراف مغرب میں جانیکا

اس برس میں ابی الحسن جوہر معز کے غلام کا ایسا مرتبہ بڑہا کہ مرتبہ وزارت پر پہنچا اور معز نے اوسکے ساتھ لشکر کثیر اطراف مغرب میں بھیجا وہ پہلی تاہرت میں پہر وہاں سے ماہ جمادی الآخر میں فاس میں گیا۔ حاکم فاس کا احمد بن بکر تہا اوسنے اوسکے آنیکی خبر سنکر شہر بندی اختیار کی جوہر جب وہاں پہنچا اور جدال قتال کیا لیکن وہ سپر فتحیاب نہ ہوا آخر کو جوہر وہاں سے کوچ کرکے بحر محیط کی طرف گیا اوسکے سب شہروں میں پہرا پہر وہاں سے فاس میں آیا اور اوسکو بغیر لڑائی لیلیا۔ جوہر کے ساتہہ زیری بن مناد صنہاجی تہا یہ دونو امیر لشکر میں شریک تھے فتح فاس کی رمضان ۳۴۷ھ میں ہوئی اسی برس میں ابوالحسن علی بن بوشنجی صوفی نیشاپوری

...ں مرگیا یہ صوفیوں میں مشہور تہا اسی برس میں ابوالحسن محمد جد اولاد ابوالشارب قاضی بغداد سے
تہا فوت ہوا پیدائش اوسکی ۲۹۲ھ ہجری میں ہوئی تہی اور ابو علی حسین بن علی نیشاپوری اور ابو محمد
عبداللہ فارسی نحوی جسنے نحو مبرد سے پڑہی تہی فوت ہوا۔

پہر شروع ہوا ۳۴۸ھ ہجری اس برس میں ابوبکر بن سلیمان فقیہ حنبلی
بہی دمشہور مرگیا عمر اوسکی پچانوے برس کی تہی ابوجعفر بن محمد جلدی صوفی جو جنید کے یاروں میں
تہا فوت ہوا اس برس میں مینہ برسنا موقوف ہوا اور اکثر شہروں میں نرخ گراں ہوگیا۔

پہر شروع ہوا ۳۴۹ھ ہجری اس برس میں اولاد مرزبان کی آپس میں
مخالف ہوئی لوگ مضطرب ہوکر اونکے چچا دہشوذان کی مدد پر مستعد ہوئے اور اوسکو صلح نامہ
لکہہ بہیجا اور خود بہی اوس پاس گئے تب وہ اونکے ساتھ آیا اور حسان اور ناصر اپنے بہتیجوں اور دونو
کی ماؤں کو گرفتار کیا اور پہر اونکو قتل کیا۔ اسی برس میں سیف الدولہ بن حمدان لشکر کثیر لیکر
روم سے لڑا وہاں فتحیاب ہوکر قتل اور لوٹ کر چلا پہر خرشنہ میں آیا وقت پہرنے کے رومیوں
نے اوسپر تنگی کرکے جو کچھ کہ یہ لوٹ کر لیگیا تہا پہیر لیا اور اوسکا اسباب بہی چہین لیا بہت اوسکے
یاروں کو قتل کیا سیف الدولہ ہمراہ تین سو آدمیوں کے وہاں سے نکل آیا راہ شناسوں نے
بروقت اوسکے پہرنے کے منع کیا تہا کہ اس سنہ مت جا لیکن اوسنے قبول نہ کیا سیف الدولہ
خود رائے اور ہٹ کو دوست رکہتا تہا اور کسی سے مشورہ نہ کرتا کہ مبادا کوئی کہے کہ یہ غیر کی رائے پر
چلتا ہے اس برس میں قریب دو لاکہہ ترک مسلمان ہوئے اسی برس میں حجاج مصر حج سے پہرکر
ایک جنگل میں رات کو رہا ناگہاں رات کو رو آئی اور اونکو مع اسباب اور بار برداری کے
بہا کر دریا میں ڈالا۔ اسی برس میں یا اس برس کے قریب ابوالحسن بتینانی جو منسوب تہا بتینات
کی طرف فوت ہوا عمر اوسکی ایک سو بیس برس کی تہی اسکی کرامات مشہور ہیں اس برس میں انوجور
بن اخشید حاکم مصر راہی ملک عدم کا ہوا بہائی اوسکا اوسکی جگہ ہوا۔

پہر شروع ہوا ۳۵۰ھ ہجری
ذکر حاکم خراسان کے مرنے کا

اس برس میں گیارہویں شوال جمعرات کے روز امیر عبدالملک بن نوح سامانی کو گہوڑے

نے گرایا عبد الملک زمین پر گر کر مر گیا خراسان میں اسکے مرنے کے بعد فتنہ عظیم برپا ہوا اسکی جاے اسکا بھائی منصور بن نوح بن نصر بن احمد بن اسمٰعیل بن احمد بن اسد بن سامان مقرر ہوا۔

ذکر صاحب اندلس کے مرنے کا

اس برس میں عبد الرحمن ناصر بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمن بن حکم بن ہشام بن عبد الرحمن داخل رمضان میں فوت ہوا یہ پچاس برس چھ مہینے امیر رہا عمر اوسکی تہتر برس کی تھی۔ یہ گورا بیش چشم خوبصورت تہا اندلس کے حاکم جو اموی تھے اونمیں سے اسی نے لقب خلیفہ کا پہلے پہل پایا۔ یہ مشہور امیر المومنین تہا خطبہ میں اونکو امیر او خلیفہ کے بیٹے پڑہتے تہے عبد الرحمن ہی اسیطرح ستائیس برس امارت میں رہا مگر جب خلفا کا ضعف عراق میں اور ظہور خلفاء علویوں کا افریقیہ میں دیکہا اور اونکے امیر المومنین ہونے کی خبر سُنی اوسوقت حکم کیا کہ مجھے ناصر الدین اللہ کہیں اور خطاب امیر المومنین کا دیا اسکی ماں لونڈی مدنہ نام تہی جب یہ فوت ہوا بعد اوسکے اوسکا بیٹا حکم بن عبد الرحمن اوسکی جاے ہوا لقب اوسکا مستنصر ہوا عبد الرحمن گیارہ بیٹے چھوڑکر مر گیا اس برس میں ابو العباس عبد اللہ بن حسن بن ابو الشوارب قاضی القضاۃ ہوا اور ہر برس میں دو لاکہہ درہم ادا کرنا لازم اپنے پر کیا پہلے پہل یہی قضا کا ضامن ہوا یہ معز الدولہ بن بویہ کے زمانہ میں ہوا اسے پہلے یہ سُنا نہ گیا تہا اسکے بعد حسبہ اور شرطہ کا بعد اوسیں ضامن ہوا۔ اس برس میں ابو شجاع فاتک رومی مر گیا اخشید حاکم مصر نے اوسکو رملہ میں اوسکے سردار سے لیا تہا اور اوسکا مرتبہ بلند کیا یہ رفیق کافور کا بیٹا نا یک دوست فاتک کا ہوا جو امر اوس ضلع کا تہا وہاں گیا اور وہاں رہا یہ سبب ناموافقت وہاں کے سرداران کے مرض اوسکا زیادہ ہوا تب مصر میں جبراً پہر آیا اوسی مرض کے سبب کا فور اوس سے ڈرتا تہا اور اوسکی خدمت کرتا تہا جب یہ مصر میں تہا متنبی نے اسکے پاس آکر اوسکے حکم سے فاتک مذکور کی تعریف میں قصیدہ لکہا کہ جسکے شعروں کا مضمون لکہنا موجب طول ہے اور جب وہ فوت ہوا تو متنبی نے ایک قصیدہ بنابر اسکے مرثیہ کے لکہا کہ مضمون اوسکا بہی باعث مسبوق سے ترک کیا گیا۔

شروع ہوا سنہ ۳۵۱ ہجری اس برس میں روم نے ہمراہی دمشق کی
ہے لڑائی لے لیا اور بعض کو وہاں قتل کیا اور اکثروں کو امان دی۔

ذکر روم کے غلبہ پانے کا حلب پر اور وہاں سے اونکا پھر آنا

اس برس میں اہل روم شہر حلب پر سوائے اوسکے قلعہ کے مستولی ہوئے دمستق ہی اوس طرف
تھا سیف الدولہ کو یہ حال بعد اوسکے وہاں پہنچنے کے معلوم ہوا اوس حال میں لشکر کو جمع
جتنے آدمی اوسکے پاس تھے اونہیں سے خروج کیا اور دمستق کے ساتھ لڑائی ہوئی بہت
اوسکے مارے گئے تب سیف الدولہ اپنے باقیماندہ لشکر کو لیکر بھاگا دمستق نے فتحیاب ہوکر
گھر میں سے کہ شہر حلب سے باہر دار بن نام تھا تین سو بدرہ درہموں کے پائے اور ایک ہزار
خچر سیف الدولہ کی اور ہتھیار لا انتہا ہاتھ آئے اہل روم نے قلعوں کو لیکر شہر کو گھیر لیا اور
لوٹکر اہل حلب سے خوب لڑے روم جوسن پہاڑ تک پھر آئے پھر اہل حلب اور شرطہ کے
لوگوں میں لڑائی ہوئی یہ سبب اسکے کہ اونہوں نے شہروں میں لوٹ ڈال دی تھی اس سبب
آدمی جمع ہوئے اور دیوار فصیل پر کوئی باقی نہ رہا روم نے دیوار خالی پاکر ہجوم کیا اور دروازہ
کھولکر حلب میں قتل عام کیا دس ہزار لڑکا لڑکی کا اسباب لوٹا اور قتل کیا اور جب اسباب لادنے
سے بچ رہا دمستق نے حکم دیا کہ اوسے پھونک دو دمستق نو روز وہاں رہا پھر اپنے شہر میں پھر گیا۔
دیہات وغیرہ کی لوٹنے کا حکم نہیں دیا بلکہ حکم دیا کہ کھیتی کریں اسواسطے کہ وہ لوگ جو وہاں رہنے کی
نیت میں وہاں پھر آجاویں۔ اس برس میں رکن الدولہ بن بویہ جرجان اور طبرستان کا حاکم
اسی برس میں عوام شیعہ نے معز الدولہ کے حکم سے تمام مسجدوں پر کتبے اس صورت کے
کرلگائے کہ لعنت خدا معاویہ بن ابی سفیان پر اور لعنت خدا ہو اوس شخص پر جسنے فاطمہ کی
فدک چھین لیا اور اوس شخص پر لعنت ہو جسنے حسن کو اوسکے نانا کی قبر کے پاس دفن کرنے سے
منع کیا لعنت خدا ہو اوسپر جسنے ابو غفاری کو تغیر کیا اور لعنت اوسپر ہو جسنے ابو العباس کو
شوریٰ سے نکالا۔ جب رات ہوئی تب وزیر مہلبی نے معز الدولہ سے عرض کی کہ اس جائے یہ لکھنا چاہیے
لعنت خدا کی ہو اون لوگوں پر جنہوں نے آل رسول اللہ پر ظلم کیا اور کسی کا نام لکھنا مناسب
نہیں معاویہ کا نام لکھنا البتہ ضرور ہے اوسنے ایسا ہی کیا اسی برس کے ذیقعدہ میں لشکر مسلمانوں کے

صقلیہ میں گئے اور طبرمین کو فتح کیا طبرمین سب قلعوں میں بلند تر و محکم تھا
روز اسکا محاصرہ رہا طبرمین کا نام معزیہ یعنے منسوب معز علوی کی طرف رکھا
روم نے قلعہ دلوک کو مع تین اور قلعوں کے جو متصل اس سے تھے بزور لیلوا
روم نے ابو فراس حرث بن سعید بن حمدان کو منبج میں قید کیا وہیں رہتا تھا
محمد بن حسن نقاش مقری مصنف کتاب شفاء الصدور کا فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا ۳۵۲ ہجری اس برس میں مہلبی و
برس تین مہینے یہ وزیر رہا یہ سخی دانا صاحب فضل تھا۔ اسی برس امیر
معز الدولہ نے لوگوں کو حکم کیا کہ اپنی دوکانوں کے دروازے بند کریں او
اور عورتوں کو اسطرح نکالیں کہ بال پراگندہ ہوں مونہہ سیاہ ہوں۔ کپڑے
اور اپنے مُنہہ پر طمانچے مارتی ہوں واسطے مصیبت حسین بن علی علیہما السلام کے
حکم کے ایسا ہی کیا اور اہل سنت منع نہ کرسکے کیونکہ شیعہ بہت تھے اور باد
تھا اسی برس میں ابن ابی شوارب قضا سے معزول ہوا اور جو کچھ اسنے ضمان
ہو لی اس برس میں روم نے اپنے بادشاہ کو قتل کرکے غیر کو اپنا بادشاہ کیا
دستق ہوا۔ اس برس کے اٹھارہویں ذالحجہ کو معز الدولہ نے حکم کیا کہ جیسے
اور زینت بالاعلان کرتے ہیں ویسے ہی آج تہنیت عید غدیر خم کی کریں اور

پھر شروع ہوا ۳۵۳ ہجری اس برس میں باد
میں گیا اور اوسکو محاصرہ کرکے ہفتہ کے دن تیرہویں رجب کو بعد تلوار کی
فتح کیا وہاں کی رعایا کو قتل عام کیا پھر باقیماندہ کو گرفتار کرکے روم میں لے گ
وہاں کے قریب دو لاکھ آدمیوں کے تھے پھر طرسوس میں گیا۔ اہل طرسو
اوسنے امان دی اور طرسوس دیا باشندے اوسکے دریا اور جنگل میں نکلا
روم نے اونکے ساتھ محافظ کئے جب تک وہ انطاکیہ پہنچے جامع مسجد طرسوس میں
منبر کو جلا دیا اور طرسوس کی تعمیر کرکے وہاں قلعہ بنایا اور وہاں کے قدیم
پھر آئے پھر بادشاہ روم قسطنطنیہ میں آیا۔

ذکر اہل انطاکیہ کی مخالفت کا سیف الدولہ بن حمدان سے

اس برس میں اہل انطاکیہ نے ان لوگوں کی جو طرسوس سے آئے تھے اور سیف الدولہ کے مخالف تھے اطاعت کی نام اوس سردار کا جسکی اطاعت اونہوں نے کی رشیق تھا وہ اطراف حلب میں گیا اور فرعویہ اور سیف الدولہ کے عامل سے لڑا سیف الدولہ میافارقین میں تھا سیف الدولہ نے لشکر معہ بشارت اپنے غلام کے بھیجا فرعویہ عامل حلب کا بشارت خادم سے ملا۔ اور دونوں نے ملکر رشیق سے لڑائی کی اوسکے یار بھاگ کر انطاکیہ میں گئے اسی برس میں متنبی شاعر اور اوسکا بیٹا دونوں اعراب کے ہاتھ سے مارے گئے اور جو کچھ اونکے پاس تھا وہ لوٹے گئے نام اوسکا احمد بن حسین بن حسن بن عبد الصمد کندی ہے پیدائش اسکی ۳۰۳ہجری میں کوفہ میں محلہ کندہ میں ہوئی اسی واسطے اوسکی طرف منسوب ہوا یہ نہیں کہ یہ قبیلہ کندہ سے تھا بلکہ یہ جعفی قبیلہ سے تھا کہتے ہیں کہ متنبی کا باپ کوفہ کا سقہ تھا اسواسطے بعض شعراء نے اسکی ہجو میں شعر لکھے ہیں متنبی کوفہ سے شام میں بچپن میں گیا اور فنون ادب میں مشغول ہوا اوس سے خوب واقفیت حاصل کی یہ نقل لغت اور نکات لغت میں کامل تھا کوئی کلمہ زبان سے ایسا نہ کہتا مگر یہ کہ اوسکی سند کلام عرب سے لاتا اس مرتبہ پر کہ کہتے ہیں کہ شیخ ابوعلی مصنف کتاب الایضاح نے متنبی سے پوچھا کہ کتنے جمع فعلی کے وزن پر ہیں متنبی نے بے تامل کہا کہ حجلی اور ظربی ۔ ابوعلی کہتا ہے کہ تین روز تک میں لغت کی کتابوں کا مطالعہ کیا کہ کوئی تیسرا وزن اوسکا پاؤں لیکن نہ پایا متنبی اوسکو اسواسطے کہتے ہیں کہ اوسنے بوبیہ سماوہ میں دعوی نبوت کا کیا اور بہت لوگ بنی کلب وغیرہ اوسکے تابع ہوئے تب لولو نایب اخشیدیہ نے اوسپر خروج کیا حمص میں متنبی کو قید کیا اور اوسکی جمعیت کو منتشر کیا ایک مدت وہ قید رہا پھر اوسنے توبہ کر لی کر چھوڑ دیا وہ جاکر سیف الدولہ بن حمدان سے ۳۳۷ میں ملا پھر جدا ہو کر اوسکی ہجو کر کے عضد الدولہ پاس بلاد فارس میں گیا اور اوسکی مدح کی پھر کوفہ کی جانب رجوع کی تب اثنا راہ میں نعمانیہ کے پاس جو عربی جانب بغداد کی دیر عاقول پاس ہے مارا گیا۔ عرب وہاں قتل کر کے اوسکا مال لے گئے۔ اسی برس میں محمد بن حسان ابوحاتم بن احمد بن حبان البستی صاحب تصانیف مشہورہ کا فوت ہوا۔

لفظ جان کسرہ حاء مہملہ اور باء موحدہ اور الف دونوں سے ہے۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۵۵ ہجری

ذکر خروج رومیوں کا بلاد اسلام پر

اس برس میں اہل روم نے خروج کرکے آمد کا محاصرہ کرلیا پھر وہاں سے پھرے نصیبین تک پھر جزیرہ کی طرف سے شام کی طرف گئے اور انطاکیہ میں اقامت کی مدت تک پھر وہاں سے طرسوس میں گئے۔ اسی برس میں سیف الدولہ بن حمدان نے اپنے چچا کے بیٹے ابو فراس بن حمدان کو قید سے چھڑانا چاہا اوسکی اور روم کی درمیان فدا تھا اوسنے چند قیدی مسلمان بھی چھڑائے۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۵۶ ہجری

ذکر معز الدولہ کے مرنے اور اوسکے بیٹے بختیار کے حاکم ہونیکا

اس برس میں معز الدولہ واسط میں گیا اور لشکر واسطے لڑائی عمران بن شاہین صاحب بطیحہ کے روانہ کیا اتفاقاً اوسکو دست آنے لگے جب مرض نے قوت پائی تو لشکر کو لڑائی عمران بن شاہین میں چھوڑ کر بغداد میں پھر آیا بغداد میں جب پہنچا تو مرض اوسکا بہت شدید ہوا سبب قریب مرگ ہوا تو اپنے بیٹے بختیار کو ولیعہد کرکے عز الدولہ لقب دیا معز الدولہ نے اوٹھا توبہ کیا اور بہت مال خیرات کیا اور اپنے لونڈی غلام آزاد کئے سترہویں ربیع الآخر اس برس میں مرض اسہال سے بغداد میں فوت ہوا مقابر قریش میں جو دروازہ تبن پر ہے دفن کیا سرداری اوسکی اکیس برس گیارہ مہینے رہی جب یہ مرگیا تو اوسکا بیٹا عز الدولہ بختیار امیر ہوا بختیار نے لشکر کو لکھا کہ عمران بن شاہین سے صلح کرکے پھر آؤ بغداد میں اونہوں نے ایسا ہی کیا معز الدولہ کا ہاتھ کٹا ہوا تھا لکھا ہے کہ اوسکا ہاتھ کرمان کی لڑائی میں کٹا تھا معز الدولہ وہ شخص ہے جسنے قاصد بغداد میں بھیجے تھے تاکہ اپنے بھائی رکن الدولہ کو اون حالات کی خبر ہو اوسکے زمانے میں فضل یہ مرقوش کہ سب قاصدوں سے بالا تھے ہر ایک قریب چالیس فرسخ کے چلتے تھے تیار ہوئے تھے اور وہ دونوں ستی کہ لوگ تعصب کرتے ایک اون دونوں میں

سے سنی کا ساعی تہا دوسرا شیعہ کا بختیار جب امیر ہوا تو بد اطوار ہو گیا کہیل کود اور عورتوں اور
گانیوالوں میں مشغول رہتا بڑے سردار دیلم کے اپنے قلعوں کی آرزو میں یغی ہوئے ۔

ذکر ناصر الدولہ بن حمدان کے قید ہونے کا

اس برس میں ناصر الدولہ کے بیٹے نے ابو تغلب اپنے باپ ناصر الدولہ کو گرفتار کیا باعث اس قید
کرنے کا یہ تہا کہ ناصر الدولہ بسبب بڑہاپے کے بد خلق ہو گیا تہا اور اولاد اور احباب پر بہت تنگی
کرتا اور اونکی غرض کی مخالفت کرتا سب اوس سے برگشتہ ہو گئے آخرکار اوسکے بیٹے ابو تغلب نے
آخر ماہ جمادی الاولی سنہ ہذا میں اوسے قید کرلیا اوسکے واسطے خدمتگار مقرر کیا جب ابو تغلب نے یہ
حرکت کی تو اوسکے بعضے بہائی اس سے پہر گئے اسواسطے ابو تغلب نے بختیار سے صلح کی تاکہ مدد کرے
اور بارہ لاکہ درہم بختیار کو دینے مقرر کئے ۔

ذکر وشمگیر کے مرنے کا

اس برس میں وشمگیر بن زیار بہائی مرداویج کا فوت ہوا اسطرح کہ وہ شکار میں تہا کہ ایک سور زخمی
اوس پاس لائے گھوڑا سور دیکھ کر کہڑا ہو گیا وشمگیر اوپر سے زمین پر گرا اور مر گیا اسکے بعد اوسکا
بیٹا بیستون بن وشمگیر زیار امیر ہوا بعض نے لکہا کہ وشمگیر محرم ۳۵۷ھ ہجری میں ہی ہلاک ہوا ۔

ذکر کافور کے مرنے کا

اس برس میں کافور اخشیدی کہ حبشی خوجہ محمد بن طغج اخشید حاکم مصر کے غلاموں میں سے تہا فوت
ہوا اخشید کی اولاد کے بعد کافور مصر اور دمشق پر حاکم ہوا کیونکہ بعد اخشید کے اوسکا بیٹا انوجور حاکم ہوا تہا
مگر مالک سب حکم احکام کا کافور تہا ۔ جب انوجور ۳۴۹ھ ہجری میں مر گیا کافور نے اوسکے بہائی
علی بن اخشید کو ریاست پر قایم کیا ۔ جب علی بن اخشید مذکور کہ لڑکا تہا ۳۵۵ھ ہجری میں انتقال کیا
تو کافور مستقل مملکت پر ہوا کافور نہایت سیاہ رنگ تہا اخشید نے اوسکو اٹھارہ دینار کو خرید تہا متنبی اوس
پاس گیا اور اوسکی تعریف میں قصیدہ پڑہا متنبی سے حکایت ہے کہ میں کافور پاس گیا تب اوسکے پیش شعر
پڑہا کہ وہ ہنسنے لگا اور وہ مجہ سے اسطرح کشادہ پیشانی سے پیش آتا کہ میں غلبتا اوسکے آگے شعر
پڑہنے لگا متنبی کہتا ہے پہر کبھی میرے سامنے ویسا نہیں ہنسا یہانتک کہ میں جدا ہوا ۔ مجہے اوسکی تیزی
ذہن اور دانائی سے نہایت تعجب ہوا ۔ کافور امیر مستقل رہا یہانتک کہ اسی برس منگل کے دن بیسویں

جمادی الاولیٰ کو مصر میں انتقال کیا کہ ابوصغرائی میں دفن ہوا خطبہ اسکا منبروں پر مکہ اور حجاز اور تمام شہروں مصر اور شام کے پڑھا جاتا تہا اندازہ اوسکی عمر کا پینسٹھ برس تہی بعد اسکے تقرر امیر کے باب میں آپسمیں اختلاف ہوا سب ابوالفوارس احمد علی بن اخشید پر متفق ہوئے اوسی کا خطبہ جمادی الاول ۳۵۷ھ میں پڑہا گیا۔

ذکر سیف الدولہ کے مرنے کا

اس برس میں سیف الدولہ ابوالحسن علی بن عبداللہ بن حمدان بن حمدون تغلبی ربیع ماہ صفر میں حلب میں فوت ہوا تابوت اوسکا میافارقین میں لیجاکر دفن کیا پیدائش اسکی ذوالحجہ ۳۰۳ھ میں ہوئی تہی بیماری اسکی یہ تہی کہ پیشاب بند ہوگیا تہا اسنے بنی حمدان میں سے ابتدائی حلب کے بنانے میں کی حلب اسنے احمد ابن سعید کلابی نایب اخشید سے لیا بعضے کہتے ہیں کہ بنی حمدان میں سے حسن نے بغداد ابتدا لیا ہے یہ حسن بیٹا سعید کا وہ بہائی ابوفراس بن حمدان کا تہا سیف الدولہ ولاور سخی تہا اوسکے شعر بہت ہیں جب سیف الدولہ فوت ہوا تب اوسکا بیٹا سعد الدولہ شریف ابن سیف الدولہ بن حمدان جسکی کنیت ابوالمعالی تہی اپنے باپ کے ملک پر قابض ہوا اسی برس میں ابوعلی محمد بن الیاس حاکم کرمان نے انتقال کیا اسی برس میں ابوالفرج علی بن حسین بن محمد بن احمد بن ہیثم بن عبدالرحمن بن مروان بن عبداللہ بن مروان بن محمد بن مروان بن حکم بن ابوالعاص بن امیہ بن عبدالشمس بن عبدمناف اموی کاتب صاحب کتاب اغانی فوت ہوا دادا اوسکا مروان بن محمد بن امیہ کا اخیر خلیفہ اصفہانی پیدائش تہا اور بغداد میں بڑا ہوا ہے بہت عالموں سے روایت کرتا ہے نسب اور تواریخ کا بڑا جاننے والا تہا اور باوجود اموی کے شیعہ تہا کہتے ہیں کہ اسنے کتاب اغانی پچاس برس میں جمع کرکے سیف الدولہ پاس بہیجی اوسنے ہزار دینار اوسے دیئے اور عذر بہت کیا سوائے کتاب اغانی کے اور بہت تصنیفات اسکی ہیں ایک کتاب بنی امیہ کی واسطے جو صاحب اندلس تہی تصنیف کرکے پوشیدہ اونکے پاس بہیجی اونہوں نے بہی پوشیدہ انعام بہیجا یہ وزیر مہلبی سے منقطع تہا اوسکے واسطے اس میں بہت تعریفیں ہیں پیدائش اسکی ۲۸۴ھ میں ہوئی کتابیں جو بنی امیہ کے واسطے اسنے تصنیف کی تہیں نسب بنی عبدشمس اور ایام عرب ہیں جن میں ایک ہزار سات سو دن ہیں اور

اور جمہرۃ النسب اور نسب بنی شیبان نام رکھی ہیں۔

پھر شروع ہوا ۳۵۷ ہجری

اِس برس میں عضد الدولہ بن رکن الدولہ بن بویہ علی بن الیاس کرمان کے حاکم کے مرنے کے بعد کرمان کا حاکم ہوا۔

ذکر ابو فراس بن حمدان کے قتل کا

اِس برس میں ربیع الآخر میں ابو فراس مارا گیا یہ حمص میں رہتا تھا اس میں اور ابو المعالی بن سیف الدولہ میں رنجش ہو گئی ابو المعالی نے اوسکو بلایا ابو الفراس صدد میں گیا ابو المعالی نے لشکر معہ فرعویہ ایک اپنے سرداروں کے روانہ کیا اونہوں نے ابو فراس حرث بن ابی العلا سعید بن حمدان بن حمدون پر دوڑ کی یہ چچا کا بیٹا ناصر الدولہ کا تہا سیف الدولہ تیغ میں مقید ہو کر قسطنطنیہ میں بھیجا گیا چار برس مقید رہا قید خانہ میں بہت شعر کہے تیغ قسطنطنیہ کے متعلق تہا ابن خالو یہ کہتا ہے کہ جب سیف الدولہ فوت ہوا ابو الفراس نے حمص کے لوٹنے کا ارادہ کیا یہ خبر ابو المعالی اور اوسکے باپ کے غلام فرعویہ کو پہنچی اوسنے فرعویہ کو اوسپر روانہ کیا جب لڑائی ہوئی تو ابو الفراس صدد میں مارا گیا اور کہتے ہیں کہ وہ چند روز زخمی رہکر جان بحق تسلیم ہوا۔ پیدایش اسکی ۳۲۰ ہجری میں ہوئی وہ جو صدد میں قتل ہوا تو بعضے شاعروں نے کہا ہے لیکن ترجمہ اوس مقولہ کا زاید تصور کیا گیا۔ اسی برس میں متقی اللہ ابراہیم بن مقتدر اپنے گھر میں معزول اور اندہا ہو کر فوت ہوا وہیں مدفون ہوا۔ اسی برس میں علی بن قید امر صوفی نیشاپوری نے انتقال کیا

پھر شروع ہوا ۳۵۸ ہجری

اس برس میں معز الدین اللہ ابو تمیم معد بن اسماعیل منصور بالله بن قایم محمد بن مہدی عبید اللہ نے لشکر اپنے باپ منصور کے غلام ابو الحسین جوہر کے ساتہہ دیار مصر کی جانب روانہ کیا جوہر وہاں جاکر اوس ملک پر مستولی ہوا سبب اسکا یہ تہا کہ جب کافور اخشیدی فوت ہوا تو بہ سبب مختلف خواہشوں کے عقلیں مختلف ہوئیں یہ خبر جب معز کو پہونچی تو اوسنے لشکر اسطرف روانہ کیا ہنوز لشکر جوہر کا وہاں نہ پہنچا تہا کہ لشکر اخشیدیہ بہاگا لشکر جوہر کا دیار مصریہ میں سترویں شعبان کو پہنچا خطبہ معز کا جامع مسجد عتیق میں پڑہا گیا۔ خطیب ابو محمد عبد اللہ بن حسین شمشاطی تہا اور جمادی الاولی ۳۵۹ ہجری میں جوہر جامع

مسجد ابن طولون میں آیا اور حکم کیا کہ اذاں حی علی خیر العمل کہو پھر مسجد جامع عتیق میں بھی اذان کہلائی اور نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر کہی جب جوہر مصر میں مستقر ہوا تو قاہرہ کے بنانے کا حکم دیا۔

ذکر معز کے لشکر کے مالک ہونیکا دمشق وغیرہ شہروں میں

جب جوہر مصر میں مستقر ہوا تو لشکر کثیر ہمراہ بن فلاح کے شام میں بھیجا جب رملہ میں پہنچا وہاں حسن بن عبداللہ بن طغج تھا اون دونوں میں لڑائیاں ہوئیں آخر کو لشکر معز کا فتحمند ہوا ابن طغج کو معہ اور سرداروں کے جوہر نے قید کر کے معز پاس بھیجا معز کا لشکر اون شہروں پر مستولی ہوا اور بہت مال وہاں سے ہاتھ آیا پھر جعفر بن فلاح معہ لشکر طبریہ میں گیا تو دیکھا وہاں کی رعایا نے بیعت معز کی قبل اسکے پہنچنے کے وہاں کی کی ہے تب وہاں سے دمشق میں گیا دمشق والے اوس سے لڑے آخر اوسنے دمشق لیلیا اور بعض رعایا کو لوٹا اور باقیوں کو چھوڑ دیا جمعہ کے روز خطبہ معز الدین اللہ کا پڑھا گیا کچھہ دن محرم کے گذرے تھے ۳۵۹ ہجری میں یہ امر ہوا عباسیوں کا خطبہ موقوف ہوا اسی برس میں جب خطبہ علویہ کا قایم ہوا تو اہل دمشق اور جعفر بن فلاح میں فتنہ واقع ہوا اور ایسی لڑائیاں ہوئیں کہ خطبہ علویہ موقوف ہوا تب جعفر بن فلاح نے مدد منگوا کر دمشق پر استقرار پایا اور فتنہ فرو ہوا دمشق معز الدین اللہ علوی کے قبضہ میں آیا۔

ذکر ناصر الدولہ کے مرنے اور اوسکی اولاد کے مختلف ہونیکا

ابو تغلب اور ابو برکات اور فاطمہ اون دونوں کی بہن یہ اولاد ناصر الدولہ کی فاطمہ کے شکم سے تھی جو اوسکی جورو اور احمد کردیہ کی بیٹی تھی یہ ناصر الدولہ کے سرداری کی مالک تھی یہ اپنے بیٹے ابو تغلب سے مل گئی اور ناصر الدولہ اپنے شوہر کو گرفتار کر لیا اوسکا ذکر ہم کر چکے ہیں ناصر الدولہ کا ایک بیٹا حمدان نام اور تھا اوسے ناصر الدولہ نے رحبہ ماردین وغیرہ دیا تھا جب ناصر الدولہ قید ہوا تو حمدان کو لکھا تاکہ اوسکے سبب اونکے شر سے بچوں جب اوسکی اولاد نے اوس خط کو دیکھا تو باپ کو ڈرایا یہ خبر حمدان کو پہونچی بھائیوں کا دشمن ہوگیا وہ اون سب سے زیادہ شجاع تھا ابو تغلب اپنے باپ ناصر الدولہ سے ڈرا اور قلعہ فواشی میں اوسے قید

گیا کئی مہینے وہاں قید رہا آخرکار ناصر الدولہ حسن بن عبداللہ بن حمدان بن حمدون بن حرث
بن لقمان تغلبی مذکور قلعہ کواشی میں ربیع الاول سنہ ہذا میں فوت ہوا حمدان بن ناصر الدولہ اور
اوسکے بھائیوں ابوتغلب اور ابوالبرکات میں بہت لڑائیاں ہوئیں ابوالبرکات اپنے بھائی
حمدان کے ہاتھ سے مارا گیا اور ابوتغلب حمدان پر غلبہ پاکر اوسکے ملک پر مستولی ہوا اور اوسے
ملک سے نکال دیا لقب ابوتغلب بن ناصر الدولہ کا عدۃ الدولہ غضنفر ابوتغلب تھا۔

روم اور شام کی لڑائیوں کا ذکر

اس برس میں بادشاہ روم شام میں داخل ہوا چونکہ اوسکا کوئی مانع نہ ہوا وہ طرابلس
تک گیا اور قلعہ عرقہ کو بزور شمشیر فتح کیا پھر حمص میں گیا رعایا وہاں کی شہر چھوڑکر بھاگ
گئی اور آگ لگا گئی وہاں سے بلاد ساحل میں آیا وہاں بھی لوٹا اور خراب کیا اور اٹھارہ
منبر کا مالک ہوا شام میں دو مہینے رہا پھر اپنے شہر کو مع قیدیان اور بہت مال غنیمت کے مراجعت کی

ذکر قرعوبہ کے حلب پر غلبہ پانے کا

اس برس میں قرعوبہ غلام سیف الدولہ نے حلب پر غلبہ پایا اور ابن استنادہ ابوالمعالی
شریف بن سیف الدولہ بن حمدان کو وہاں سے نکالا۔ ابوالمعالی اپنی ماں کے پاس میا فارقین
میں گیا وہاں چند روز رہا۔ باپ بیٹے میں کچھ رنجش پیدا ہوگئی لیکن پھر مل گئے پھر ابوالمعالی حماۃ
کے ارادہ میں قرارہ سے گذرا اور وہیں رہا اس برس میں سابور بن ابوطاہر قرمطی نے اپنے
چچاؤں سے ریاست طلب کی اونہوں نے اوسے قید کرلیا پندرہویں رمضان اوسکا مردہ نکلا

۳۵۹ ہجری اس برس میں رومی شام میں گئے انطاکیہ
پر شروع ہوا سنہ
بزور تلوار فتح کیا وہاں کی رعایا کو مارا اور لوٹا اور قید کیا پھر حلب کو چلے قرعوبہ غلام سیف الدولہ
بن حمدان کا وہاں غلبہ کہتا تھا ابن استنادہ ابوالمعالی کو اوسنے وہاں سے نکالا تھا اونکے آنے سے
قرعوبہ قلعہ بند ہوا رومیوں نے شہر حلب لیکر قلعہ کا محاصرہ کیا بعد ازاں قرعوبہ نے کچھ سالیانہ
بادشاہ روم کو مقرر کرکے صلح کی۔ یہ عہد ہوا کہ اسقدر مال بھیجنے سے حلب اور متعلقات اوسکے
یعنی حماۃ و حمص و کفرطاب اور معرہ و فامیہ و شیزرا اور جو اوسکے درمیان ہے تعرض نہ ہو
اہل حلب نے بابت عوض مال مقرر کرکے بطور رہن کے روم کو دیا روم حلب سے کوچ کرگئے

مسلمان پھر آئے۔ اسی برس میں بادشاہ روم نے ملاذ کرد پر جو ارمینیہ سے متعلق ہے لشکر روانہ کرکے اوسے گھیر لیا اور بزور تلوار اوسے فتح کیا تمام شہروں میں رومیوں کا کوئی مانع نہ تھا۔

ذکر بادشاہ روم کے قتل کا

نام اس بادشاہ کا نیقفور تھا یہ بادشاہ خاندانی نہ تھا بلکہ پہلے بادشاہ پر اوسنے غلبہ پاکر اوسے قتل کیا اور اوسکی جورو کو اپنی جورو بنایا اوسنے بلاد اسلام پر خروج کیا اور شام وغیرہ سے جسکا ذکر ہوچکا فتح کیئے تمام ملک شام لینے کی آرزو رکھتا تھا بہت ہیبت والا تھا اوسنے چاہا کہ پہلے بادشاہ کی اولاد کو جو خاندانی بادشاہزادے تھے خصی کرے تاکہ اونکی نسل قطع ہو اور بادشاہت نسل نیقفور میں رہے یہ امر اوسکی جورو پر جو اون شاہزادوں کی ماں تھی بہت ناگوار ہوا تب اوسکی جورو نے دمستق سے ملکر اوسکے قتل کا ارادہ کیا ایک روز دمستق مع ایک گروہ کے لباس عورتوں کا پہنکر گرجا گھر میں جو نیقفور کے محل کے قریب تھا گھس گیا جب نیقفور سو یا اور دروازے بند ہوئے اوسکی جورو نے اوٹھکر وہ دروازہ جو متصل گرجا گھر کے تھا کھولا اور دمستق کو بلایا اوسنے آنکر نیقفور کو سوتا پاکر قتل کیا اللہ نے مسلمانوں کو اوسکے شر سے آرام دیا دمستق نے اوس عورت کی اولاد میں سے جو پہلے بادشاہ کی اولاد تھی تخت نشین کیا پوشیدہ نہ رہے کہ رومی دمستق اوس شخص کو کہتے ہیں جو روم کے اون شہروں سے متصل ہو جو خلیج قسطنطنیہ کے شرق میں ہیں۔

ذکر ابو تغلب بن ناصر الدولہ کے حران پر غالب ہونیکا

اس برس میں ابو تغلب نے حران میں جاکر اوسے گھیر لیا ایک مدت تک پھر بغیر لڑائی فتح پائی پر تعدی کو جو بنی حمدان کے بڑے یاروں میں تھا حران پر عامل کیا اور آپ موصل میں پھر آیا۔ اس برس میں قرطوبہ نے اپنے استاد ابو المعالی سے صلح کی اور خطبہ حلب اور حمص میں معز الدین اللہ علوی صاحب مصر کا پڑھوایا اور مکہ میں مطیع کا اور مدینہ نبی میں معز کا اور مدینہ کے باہر ابو محمد موسوی خطیب والد شریف رضی نے مطیع کا خطبہ پڑھا اس برس میں محمد بن داؤد دینوری رقی معروف جو مشائخ صوفیہ میں مشہور ہے اور قاضی ابو العلا

محارب بن محمد بن محارب فقیہہ شافعی کہ فقہ اور کلام میں عالم تہا فوت ہوئے۔

پھر شروع ہوا ۳۶۰ھ ہجری اس برس کے ذیقعدہ میں قرامطہ دمشق میں گئے جعفر بن فلاح نایب معزالدین اللہ کو جب یہ خبر پہونچی اوسنے ایک طرف توجہ کی اور دوڑ کرکے دمشق سے باہر اونکو قتل کیا اور دمشق میں عمل کرکے رعایا کو امن دیا قرامطہ وہاں سے رملہ میں گئے وہاں عمل کرلیا لشکر اخشیدیہ بہی اونکے ہمراہ ہوا تب مصر کے لینے کا قصد کیا عین شمس میں اوترے اونمیں اور مغاربہ اور جوہر میں لڑائی ہوئی قرامطہ فتحیاب ہوئے پھر مغاربہ فتحیاب ہوے اور قرامطہ شام کو پھر گئے۔ سردار قرامطہ کا اوسوقت حسن بن احمد بن بہرام تہا۔ اسی برس میں مویدالدولہ بن رکن الدولہ نے صاحب ابوالقاسم بن عباد کو وزیر بنایا۔ اسی برس میں ابوالقاسم سلیمان بن ایوب طبرانی حاکم معاجم ثلثہ کا اصفہان میں فوت ہوا۔ عمر اوسکی سو برس کی تہی اسی برس میں سری الرفا شاعر موصلی بغداد میں فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا ۳۶۱ھ ہجری اس برس میں اہل روم جزیرہ اور رہا اور نصیبین میں گہسے خوب لوٹ مار مچائی کہ مسلمان بغداد تک فریادی آئے عامہ جمع ہوئے بغداد میں بڑے فتنے ہوئے جب یہ لوگ بختیار پاس گئے وہ شکار میں تہا اوسنے وعدہ کیا اون سے لڑنے کا اور مطیع خلیفہ سے مال طلب کیا خلیفہ نے کہلا بہیجا میرے پاس سوائے خطبہ کے کچہ نہیں جو تم اسے دوست رکہتے ہو تو میں معزول ہوجاؤں جب بختیار نے اوسے ڈراوا دکہایا تب خلیفہ نے اپنے اسباب وغیرہ کو بیچکر چار لاکہہ درہم بختیار پاس بہیجے بختیار نے وہ سب لیکر اپنی ذات کی خرچ میں صرف کئے وعدہ لڑائی کا بہول گئے سب میں مشہور ہوا کہ خلیفہ نے مال غیر کا کہایا۔

ذکر معزالدین اللہ کے مصر میں جانے کا

اسی برس میں معز نے افریقیہ سے آخر شوال میں نکل کر بلاد افریقیہ یوسف پر عمل کیا جسکا بلکین نام ہے بن زیری بن مناد صنہاجی صقلیہ پر ابوالقاسم علی بن حسن بن علی بن حسین کو طرابلس مغرب پر عبداللہ بن یخلف کتامی کو مقرر کیا معز نے اپنے اہل خزانہ کو اپنے ساتھ لیا اسکے خزانہ میں مال بہت تہا یہانتک کے دینار وں کو گلا کر صورتیں درندہ جانوروں کی بنائیں اور

اونٹوں پر لادیں جب برقہ میں معہ محمد بن ہانی شاعر اندلسی پہنچا تو محمد بن ہانی مذکور دفعتہ
مارا گیا اوسکا قاتل معلوم نہ ہوا یہ بڑا شاعر تہا معز کی تعریف میں یہانتک زیادتی کرتا کہ کفر
لازم آتا پھر معز آخر شعبان ۳۶۲ ہجری کو اسکندریہ میں گیا اہل مصر اور وہاں کے سردار
اسکے پاس آئے اُسنے اونسے نہایت عزت و تکریم سے ملاقات کی پھر پندرہویں رمضان
۳۶۲ ہجری میں قاہرہ میں داخل ہوا اسی برس میں منصور بن نوح سامانی حاکم خراسان
اور رکن الدولہ بن بویہ میں صلح ہوئی اس بات پر کہ رکن الدولہ اوس پاس ڈیڑہ لاکہہ دینار
ہر برس بہیجے اور منصور سے عضد الدولہ کے بیٹی کا نکاح کردے - اس برس میں ابو تغلب
بن ناصر الدولہ بن حمدان نے قلعہ ماردین پر عمل کیا اس قلعہ کو اوسکے بہائی حمدان کی نائب
نے اسے دیدیا جو کچھہ اوسکے بہائی کا مال ہتہیار تھے سب ابو تغلب نے لیا -

پھر شروع ہوا ۳۶۲ ہجری - اسی برس میں دمستق نے اطراف
میا فارقین جاکر مسلمانوں کو لوٹا اور خوار کیا - جب دونوں باہم ملے تب رومی بہاگ گئے اور
دمستق قید ہوا - مدت تک ابو تغلب پاس دمستق قید رہا پھر یہ بیمار رہوا - ہرچند علاج
کیا فایدہ نہ ہوا آخر قید ہی میں مرگیا - اسی برس میں عز الدولہ نے بختیار محمد بن بقیہ کو اپنا وزیر
کیا لوگوں نے تعجب کیا اسواسطے کہ ابن بقیہ بذات خود اپنے باپ اور اہل سے اچھا
تھا لیکن اسکا باپ کہیتی کرنیوالوں میں تہا - اسی برس میں بختیار اور اوسکے یاروں میں
جو ترکی اور [illegible] کی تھے رنجش ہوئی -

پھر شروع ہوا ۳۶۳ ہجری
ذکر مطیع کے خلع اور اوسکے بیٹے طائع کی خلافت کا

جب بختیار اہواز میں گیا تو سبکتگین ترکی کو اپنی طرف سے بغداد کا خلیفہ کر گیا بختیار
نے حسب اپنے ترکوں کے ہمراہ سے لڑائی کی اور سب قطع سبکتگین کے گھیر لئے تب سبکتگین
معہ اپنے ترکوں کی نکلا بختیار کا گہر جو بغداد میں تھا لوٹ لیگیا جب سبکتگین نے مطیع کو بسبب
بیماری کے کہ زبان ثقیل ہوگئی تھی اور حرکت دشوار تھی عاجز پایا ہرچند کہ بیماری اوس سے
چھپاتا تہا تب اوسنے اوسے بلایا اور کہا کہ تو اپنے نفس کو خلافت سے خلع کر اور اپنے بیٹے

طائع کو خلیفہ کر کے اوسنے تحویل کیا اور چہارشنبہ ذیقعدہ سنہ ہذا میں اپنے نفس کو خلافت سے خلع کیا اوسکی خلافت کے اونتیس برس پانچ مہینے کچھہ دن کم تھے اور طائع اللہ کہ چوبیسواں بادشاہ عباسیوں کا تہا خلیفہ ہوا نام اوسکا عبد الکریم بن مفضل مطیع اللہ بن جعفر مقتدر تہا کنیت اوسکی ابو بکر تہی اسنے خلافت مستقر کی۔

ذکر معز علوی کے احوال کا

اس برس میں قرامطہ مصر میں گئے وہاں اونسے اور معز سے بہت لڑایاں ہوئیں آخر کو قرامطہ بھاگے اور بہت لوگ اونکے مارے گئے معز نے اونکے پیچھے دس ہزار سوار روانہ کئے قرامطہ بھاگے احسا اور قطیف میں گئے بعد بہاگنے قرامطہ کے اور شام سے جانے کی معز نے لشکر ظالم بن موہوب عقیلی دمشق میں بھیجا جب لشکر وہاں پہنچا تو بد حال اور بہوکے تھے پہر اہل دمشق اور مغاربہ اور اونکے عامل مذکور میں لڑایاں ہوئیں تہوڑے سے دمشق کو جلادیا ۳۶۴ھ تک ونکے درمیان فتنہ رہا

ذکر حالات بختیار کا

جب بختیار اور سبکتگین اور ترکوں میں جیسا ہمنے اوپر بیان کیا واقعات گذرے سبکتگین مع ترکوں کے واسط میں گیا اور خلیفہ طائع اور دوسرے خلیفہ معزول مطیع کو اپنے ساتھہ لیا مطیع تو دیر عاقول میں فوت ہوا اور سبکتگین بھی بیمار ہوکر جان بحق تسلیم ہوا اون دونوں کو بغداد میں بھیجا ترکوں نے افتگین کو جو اونکا بڑا سردار تہا اپنا سردار بنایا اور واسط میں گئے وہاں بختیار تہا اوسی کے قریب اونرے اونمیں اور بختیار میں لڑائی ہوئی پچاس دن لڑائی رہی آخر تنگ مجتاب ہوئے بختیار نے اپنے چچا کے بیٹے عضد الدولہ کو جلدی آنے کے باب میں لکہا اوس خط میں یہ شعر تہا ع ان کنت ماکولا فکن انت آکلی ٭ والا فادرکنی قبلما امزق یعنی اگر میں لایق کہانے کے ہوں تو توہی میرا کہا ہو الاابن اور اگر تو میرا کہانا قبول نہیں کرتا تو میری خبر لے اوس سے پہلے کہ میں چبایا جاؤں عضد الدولہ اوسکی طرف روانہ ہوا یہہ سال تمام ہوا اور حال الیسا ہی رہا۔ اسی برس میں تاریخ ثابت بن قرہ کی تمام ہوئی ابتدا اوسکی خلافت مقتدر سے ۲۹۵ھ ہجری سے

شروع ہوا ۳۶۴ ہجری

ذکر عضد الدولہ کے عراق پر غلبہ پانیکا اور بختیار کو قید کرنیکا

اس برس میں عضد الدولہ مع لشکر فارس کے بعد پہنچنے خط طلب بختیار کے جیسا ذکر ہوا روانہ ہوا جب واسط کے قریب پہنچا افتکین اور ترک بغداد میں پھر آئے عضد الدولہ جانب شرقی سے آیا اور بختیار سے کہا کہ تو غربی جانب سے بغداد میں آنا ترک بغداد سے نکلے اور عضد الدولہ سے لڑے آخر کار ترک بھاگے اور بہت لوگ اونکے مارے گئے یہ واقعہ چودہویں جمادی الاول سنہ ہذا میں ہوا عضد الدولہ نے بغداد میں جا کر عمل کر لیا ترکوں نے خلیفہ کو جو اپنے ساتھ لیا تھا عضد الدولہ نے اوسے بغداد میں پھیر دیا خلیفہ بغداد میں آٹھویں رجب سنہ ہذا میں پہنچ گیا جب عضد الدولہ مستقر ہوا لشکر نے بختیار پر واسطے تنخواہ کے بلوہ کیا بختیار کے پاس کچھ مال باقی نہ رہا تھا عضد الدولہ نے بختیار سے کہا کہ اپنا دروازہ بند کر لے اور امارت سے برأت کرنا کہ فوج کے ہاتھ سے چھوٹے بختیار نے یہی کیا اپنے منشی اور چوبداروں کو اوٹھا دیا عضد الدولہ نے لوگوں کے آگے گواہی دی کہ بختیار عاجز ہے اور بہ سبب اسی عجز کے امارت ترک کی ہے پھر عضد الدولہ نے بختیار اور اوسکے بھائی کو بلا کر قید کر لیا چھبیسویں جمادی الآخر سنہ ہذا میں بغداد میں مستقر ہوا اوسنے خلیفہ کی امارت کو بھی ترقی دی اور مال و اسباب بہت اوسکے پاس بھیجا۔

ذکر بختیار کے ملک میں پھر آنے کا

جب بختیار گرفتار ہوا اوسکا بیٹا مرزبان بصرہ میں حاکم تھا اوسکو جب اپنے باپ کے قید ہونے کی خبر پہونچی رکن الدولہ کو اوسنے ایک خط شکایت میں لکھا جب رکن الدولہ کو یہ خبر پہونچی ناگوار گذرا اپنے آپکو زمین پر گرا دیا اور کھانا پینا موقوف کیا یہانتک کہ بیمار ہو گیا عضد الدولہ کو بہت سخت سست لکھ بھیجا۔ عضد الدولہ نے اوس سے پوچھا کہ بختیار عوض اپنے ملک کے فارس کے ملکوں میں سے لیوے تو بہتر ہے رکن الدولہ نے یہ سنکر ارادہ ناصر کے مار ڈالنے کا کیا اور کہا کہ اگر بختیار کو اوسکا ملک نہ دیگا تو میں تیرے پاس آونگا عضد الدولہ نے ابو الفتح بن عمید کو اپنے باپ رکن الدولہ پاس واسطے درستی کار کے بھیجا تھا رکن الدولہ نے اوسکو بہت بری طرح سے پھیر دیا جب عضد الدولہ نے خرابی امور اطاعت باپ کے خفا ہونے

سے ملاحظہ کی مضطر ہو کر اتباع اپنے باپ کے امر کا کیا بختیار کو قید خانہ میں سے نکال دیا اور اوسکے ملک پر اوسے پھر بحال کیا پھر عضد الدولہ اس برس کے شوال میں فارس میں گیا

ذکر افتگین کے دمشق پر غلبہ پانے کا

افتگین معز الدولہ ابن بویہ کے دوستوں میں تہا جب یہ بختیار سے وقت عضد الدولہ کے آنے کی بہاگا جیسے بیان ہوا پہلے حمص پہر دمشق میں گیا سردار وہاں کا زمان خادم معز علوی کی طرف سے تہا اہل دمشق نے افتگین سے ملکر زمان خادم کو نکال دیا اور معز کا خطبہ شعبان میں موقوف کیا افتگین دمشق پر عامل ہوا معز علوی نے مصر سے افتگین کی لڑائی کے واسطے شام کا ارادہ کیا حسب اتفاق معز اون روزوں میں فوت ہوا جیسے ہم بیان کرینگے اوسکا بیٹا عزیز حاکم ہوا اوسنے لشکر جوہر کا شام پر بھیجا اوسنے دمشق میں جاکر افتگین کو گھیر لیا افتگین نے قرامطہ کو لکہا وہ دمشق میں آئے جب اوسکے قریب پہنچے جوہر مصر کو پہر گیا افتگین معہ قرامطہ اوسکے پیچہے روانہ ہوئے اونکے ساتھ اور لوگ بہی بہت جمع ہو گئے تہے رملہ میں جاکر جوہر سے ملے جوہر اپنے کو اونسے ضعیف جانکر عسقلان میں گیا اونہوں نے اوسی گھیر لیا یہانتک کہ جوہر بہوکہہ سے قریب بہلاکت پہنچا اوسوقت افتگین کے پاس بہت سامال بھیجکر کہلا بھیجا کہ تو احسان کرکے چھوڑ دے افتگین وہاں سے کوچ کر گیا اور جوہر مصر میں گیا عزیز کو صورت حال سے مطلع کیا عزیز بذات خود شام کی طرف چلا جب ظاہر رملہ میں پہنچا تو افتگین معہ قرامطہ اوسسے ملے اون دونوں میں لڑائی ہوئی افتگین معہ قرامطہ کے بھاگا بہت لوگ اوسکے مارے گئے اور قید ہوئے عزیز نے حکم دیا کہ جو افتگین کو پکڑ کر لاویگا اوسے ایک لاکہہ دینار انعام ملیگا افتگین بھاگا پھرتا تھا جب مفرح بن دغفل طائی کے گھر میں اوترا اوسنے باوجود یارانہ کے اوسے گرفتار کیا اور عزیز کو آگاہ کیا کہ میں نے افتگین کو قید کیا ہی انعام مقررہ میرے پاس بھیجدے اوسنے مال انعام بھیجا اور اوسکو بلوایا جب افتگین بندہا ہوا عزیز کے آگے آیا اوسنے اوسے کہولدیا اور ایک خیمہ اوسکے واسطے ایستادہ کروایا اور اوسکے یاروں کو بہی جو قید تہے کہولکر اوسکے پاس بھیجا اور مال اور خلعت اوسکے پاس بھیجا پھر عزیز مصر میں آیا افتگین بہی اوسکے ساتھ کمال عزت اور توقیر سے رہتا تہا عزت اوسکی ہمیشہ رہی یہانتک کہ وہ مصر میں راہی ملک بقا کا ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۶۵ ہجری

ذکر معز علوی کے مرنے اور اوسکے بیٹے عزیز کے حاکم ہونیکا

اس برس میں معز الدین اللہ ابو تمیم معد بن منصور باللہ اسماعیل بن قایم بامر اللہ ابو القاسم محمد بن مہدی عبید اللہ علوی جسنے مصر میں سترھویں ربیع الاول کو وفات پائی پیدائش اسکی گیارھویں ماہ رمضان سنہ ۳۱۹ ہجری کو مہدیہ میں جو افریقیہ سے متعلق ہے ہوئی بس اسکی عمر پنتالیس ۴۵ برس چھ مہینے کی تقریبا ہوئی یہ بجوم میں کمال رکھتا تہا اقوال نجومیوں پر عمل کرتا اور فاضل بھی تہا جب یہ مرگیا اوسکے بیٹے عزیز نے اوسکی موت چھپائی اور اس برس کی عید قربان کے روز ظاہر کیا لوگوں نے اوسکی بیعت کی اس برس کے اخیر اور سال آیندہ کے اول میں ابو القاسم بن حسن بن علی بن ابو الحسین امیر صقلیہ کا واسطے لڑائی کے گیا اور شہر مسینا کو فتح کیا پھر کشا میں گیا اوسے بھی فتح کیا اور قلعہ جلوی بھی لیا نشان اسکے نواحی قلوریہ میں پہلے لوٹ مار بہت کی سواے انکے اور شہروں کو بھی فتح کیا۔ اسی برس میں عزیز علوی کا خطبہ مکہ میں پڑہا گیا اسی برس میں ثابت بن سنان بن قرہ صاحب تاریخ جان بحق تسلیم ہوا۔ اسی برس میں اور کہتے ہیں سنہ ۳۶۶ ہجری میں اور بعضے سنہ ۳۶۷ھ میں بھی کہتے ہیں ابو بکر جسکا نام محمد تھا بن علی بن اسماعیل قفال شاشی فقیہہ شافعی مرگیا یہ ایسا امام تہا کہ علماے ماوراء النہر میں اسکے زمانہ میں کوئی اوسکا مثل نہ تہا یہ عراق و شام و حجاز میں گیا فقہ اسنے ابن سریج سے پڑہی روایت کرتا ہے محمد بن جریر طبری سے اور اوسے حاکم بن مندہ اور جماعت کثیر روایت کرتے ہیں ابو بکر قفال باپ قاسم کا مصنف کتاب تقریب کا ہے جسے نہامہ اور وسیط اور بسیط میں نقل کرتے ہیں۔ غزالی نے باب ثانی کتاب مذہب میں اوسکا ذکر کیا ہی لیکن اوسنے غلطی سے ابو القاسم لکہا ہے حقیقت میں وہ قاسم ہے یہ تقریب وہ تقریب نہیں ہے جو سلیم رازی کی ہے قاسم بن قفال شاشی منسوب شاش کی طرف وہ ایک شہر اور اقلیم ہے نہر سیحون کے پاس زمین ترک میں اور ابو بکر محمد شاشی مذکور غیر ہے ابو بکر محمد شاشی صاحب عدہ اور کتاب مستظہر ہے۔ حال اسکا انشاء اللہ تعالی ہم ۵۰۷ ہجری میں لکھیں گے یہ شاشی قفال مذکور سے پیچھے ہے۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۶۶ ہجری

ذکر رکن الدولہ کے مرنے کا

محرم میں رکن الدولہ حسن بن بویہ فوت ہوا اسکا بیٹا عضد الدولہ اسکے بعد خلیفہ ہوا اوسکی حکومت تھی وقت عمر رکن الدولہ کی ستر برس سے بڑھ گئی تھی امارت اوسکی چوالیس برس ہی چونکہ اسنے نیکی بہت کی تھی اسواسطے اوسنے دین و دنیا دونو لئے اسنے اپنے بیٹے فخر الدولہ کو ہمدان اور اعمال جبل دیا اور موید الدولہ پر اصفہان اور اعمالات اوسکے دیے اور ان دونوں کو اونکے بھائی عضد الدولہ کے تابع کیا ان شہروں میں

ذکر عضد الدولہ کے عراق جانے کا

اس برس میں بعد مرنے رکن الدولہ کے عضد الدولہ عراق میں گیا بختیار اوس سے لڑنے کو نکلا اہواز پر لڑائی ہوئی بختیار کے لشکر سے اکثر مل گئے یہ دیکھ کر بختیار بھاگا واسط میں عضد الدولہ لشکر لیکر بصرہ پر عامل ہوا پھر بختیار بغداد میں گیا اور عضد الدولہ بصرہ اور اوس نواحی میں گیا وہاں کا بندوبست کرلیا اسی حالت میں سال تمام ہوا

ذکر ابتدائے دولت سبکتگین کا

اس برس میں سبکتگین شہر غزنہ پر حاکم ہوا سبکتگین ابو اسحاق بن تبکین غلاموں میں سے تھا تبکین سردار لشکر غزنہ کا تھا جو سامانیہ میں تھا سبکتگین اپنے آقا کے آگے بہ سبب عقلمندی اور شجاعت کے بہت مقرب تھا جب ابو اسحاق مرگیا اوسکا کوئی بیٹا نہ تھا لشکر نے متفق ہوکر سبکتگین کو اپنا سردار بنایا کیونکہ اوس میں اچھی صفتیں تھیں اوسکی اطاعت قبول کی اور قسم کھائی پھر سبکتگین کی شان بڑھتی گئی اور قدر زیادہ ہوتی گئی بلاد ہند سے لڑکر بست اور قصدار پر حاکم ہوا۔ اسی برس میں منصور بن نوح بن نصر بن احمد بن اسماعیل بن احمد بن اسد بن سامان حاکم خراسان اور ماوراء النہر کا پندرہویں شوال کو بخارا میں فوت ہوا پندرہ برس یہ حاکم رہا اسکے بعد اسکا بیٹا نوح بن منصور تیرہ برس کی عمر میں حاکم ہوا۔ اس برس میں قاضی منذر بن سعید بلوطی قاضی قضاۃ اندلس مرگیا یہ امام فقیہ خطیب شاعر دیندار تھا۔ اس برس میں عضد الدولہ نے علی ابو الفتح بن عمید اپنے باپ کے وزیر کو گرفتار کیا ایک آنکھ اوسکی کانٹری کی اور ناک اوسکی کاٹی

ابو الفتح جس رات قید ہوگا نہایت خوش تھا اپنے مصاحبوں کو بلوا کر سونے کے برتن اور شیشے کے اور خوشبویات اقسام اقسام کی جو کسی کو میسر نہ ہو سکیں تھیں منگوائیں اور شراب پی اور شعر بنا کر گائے اور یہانتک عالم خوشی میں شراب پی کہ نشہ میں بیہوش ہو گیا۔ اسی رات کی صبح کو قید ہوا۔

ذکر حکم اموی حاکم اندلس کے مرنیکا جسکا لقب منتصر تھا

اس برس میں حکم بن عبد الرحمن ناصر بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمن بن حکم بن ہشام بن عبد الرحمن داخل بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک بن مروان اموی حاکم اندلس کا فوت ہوا امارت اسکی پندرہ برس پانچ مہینے رہی عمر اسکی تریسٹھ برس سات مہینے کی تھی یہ فقیہ عالم تواریخ وغیرہ کا تھا اسنے اپنے بیٹے ہشام بن حکم کو اپنا ولیعہد کیا۔ دس برس کی عمر میں اوس کا لقب موید باللہ رکہا جب وہ مر گیا تو سب نے اوسکے بیٹے ہشام کی بیعت کی جب موید ہشام کی خلافت پر بیعت ہوئی عمر اوسکی دس برس کی تھی ابو عامر محمد بن عبد اللہ بن ابی عامر محمد بن عبد اللہ بن یزید معافری قحطانی اجرائے احکام اور کاروبار کرتا ابو عامر مذکور کا لقب منصور تھا یہ تمام دولت پر مستولی ہوا موید کو چھپا رکہا کسی کو اوسکے پاس جانے نہ دیا اور نہ دیکھنے دیتا اور اپنی حکومت چاہی ابو عامر مذکور رہنے والا جزیرہ خضرا کا جو اندلس کے متعلقات سے ہے تھا نام اوسکا طرش تھا منصور نے قرطبہ میں علوم پڑھے یہ بہت پاک نفس تھا اور مرتبہ علوم پر پہنچا فضلا اوسکے پاس جمع ہوئے یہ اکثر فرنگیوں سے لڑا یہانتک کہ پچاس لڑائیاں لڑا عجائبات سے یہ تھا کہ صاعد بن حسن لغوی نے منصور کے پاس ایک شیر کہ اوسکی گردن میں ایک رسی بندھی ہوئی تھی بھیجا اور کچھ شعر منصور کی تعریف میں بھیجے اوسی زمانہ میں منصور نے لشکر واسطے لڑائی فرنج کے بھیجا تھا اتفاقاً وہ فتحمند ہوا اسواسطے نام اوسکا غرسیہ بن سانجہ کہا وہ شعر بہت تھے خدا تعالیٰ کی قدرت کاملہ دیکھو کہ اوسکا لشکر غرسیہ مذکور میں اوسی دن قید ہوا جس روز کہ شیر کا ہدیہ کیا تھا قید کرنا غرسیہ کا اور یہ واقع ربیع الآخر ۳۸۵ھ ہجری میں ہوا منصور اپنی مرتبہ پر رہا یہانتک کہ ۳۹۳ھ ہجری میں فوت ہوا اسکا بیان آگے آویگا۔

ذکر شریف کے ملک حلب میں پھر آنے کا

سبب اسکا یہ تہا کہ جب قرعویہ اور ابو المعالی شریف میں جو کچھ کہ ہمنے پہلے لکہا تہا گذرا جسے قرعویہ حلب پر عامل ہوا اور ابو المعالی حماۃ میں رہا۔ ابو المعالی حماۃ میں تہا کہ بارقطاش غلام اوسکے باپکا قلعہ برزیہ سے اس پاس پہنچا اوسکی بہت خدمت کی اور شہر حمص اوسکے واسطے بنایا اوسکو رومنے پہلے ویران کیا تہا قرعویہ کا ایک غلام جسکا نام بکجور تھا قرعویہ نے اوسکو اپنا نایب بنایا تھا اوسنے قوت پاکر اپنے مولا قرعویہ کو پکڑ لیا اور قلعہ حلب میں اوسکو قید کیا اور حلب میں سنہ ... کرلیا وہاں کی رعایانے ابو المعالی کے پاس یہ حال لکہا ابو المعالی حلب میں آیا بکجور کو امان دی اور قسم کہائی کہ میں تجہے حمص دونگا جب بکجور آیا تو اوسنے اوسے حکومت حمص کی دی اور ابو المعالی حلب کا مالک رہا اسی برس بیستون بن وشمگیر بن زیار فوت ہوا۔ اسی برس میں یوسف بن حسن جنابی قرمطی صاحب ہجر نے انتقال کیا پیدائش اسکی سنہ ۲۸۰ ہجری میں ہوئی تہی قرامطہ کی حکومت چھہ نفر پر بالاشتراک ہوئی اونکا نام سادہ تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۶۷ ہجری

ذکر عضد الدولہ کے غلبہ کا عراق وغیرہ پر اور قتل بختیار کا

اسی برس میں عضد الدولہ عراق میں گیا اور بختیار کو لکہا کہ ان شہروں سے نکل جو تُو شہر چاہو نگا تجہے دونگا بختیار نے یہ قبول کیا عضد الدولہ نے اوسے خلعت بھیجا اوسنے پہنا اور شام کی طرف گیا عضد الدولہ بغداد میں آیا وہاں رہکر وزیر بختیار کو قتل کیا جسکا نام ابن بقیہ تہا اوسکا گھر لوٹا ابو الحسن انباری نے اپنے قصیدہ میں اوسکا مرثیہ کہا ہے بختیار کے ساتہہ حمدان بن ناصر الدولہ نے بہی کیا تہا اوسنے بختیار کو ملک موصل کی طمع دی اور اوسکی تنگی اور سہولت اوسکے سامنے بیان کی اور ابو تغلب کی حکومت اوسکی آنکہہ میں بڑی کروائی بختیار موصل کی طرف روانہ ہوا ابو تغلب نے بختیار کو کہلا بہیجا اگر تو حمدان کو مجہے دیتا ہیں تیرے ساتھ ہوتا اور عضد الدولہ سے ... بدلہ اوسے عراق سے نکالتا تب بختیار نے حمدان اور اوسکے متعلقات پر قبضہ کرکے اپنے بہائی ابو تغلب کو دیا اس عرصہ میں اسی ایک امر نالایق سرزد ہوا بہائی ابو تغلب نے اوسے قید کرلیا ابو تغلب اپنے اور بختیار کے لشکر کو لیکر عضد الدولہ پر چلا عضد الدولہ بہی بغداد سے اونکی طرف آتا تہا قصر جص پر جو نواح تکریت میں ہے اٹھارہویں شوال اس برس میں یہ دونوں ملے

عضد الدولہ نے اون دونوں کو شکست دی اور بختیار کو پکڑ کر قتل کیا پہر عضد الدولہ موصل کی طرف گیا ابو تغلب میافارقین کی طرف بہاگا عضد الدولہ نے اوسکے پیچھے لشکر مع ابو الوفا کے روانہ کیا جب یہ میافارقین میں پہنچا ابو تغلب بدلیس میں گیا لشکر عضد الدولہ کا جب وہاں گیا تو بلاد روم کی طرف بہاگا لشکر اوسکے پیچھے وہاں بہی گیا تب وہاں اون دونوں میں لڑائی ہوئی ابو تغلب نے فتح پائی اور لشکر عضد الدولہ کا بہاگا پہر ابو تغلب قلعہ زیاد میں جو خرت برت مشہور ہے گیا وہاں سے آمد گیا وہاں رہا اسی برس میں محمد بن عبد الرحمن معروف ابن قریعہ بغدادی جو قاضی سندیہ تہا جو متعلقات بغداد سے ہے فوت ہوا یہ شخص حاضر جوابی میں یکتا اور یگانہ تہا خواہ سوال فصاحت الفاظ سے ہو یا ملاحت سے یہ شخص مہلبی کا مصاحب خاص تہا سب سردار اوس زمانے کے اوس سے کہیلتے اور باتیں کی اوس سے پوچہتے یہ اونکا جواب بے توقف لکہتا وزیر مہلبی بہی اوس گروہ کو جو مسایل اوس سے پوچہتے تہے حریص کرتا تہا یہ سبکا جواب بتاتا یہ سند یہ قریہ ہے پہر علیبی پہ بغداد اور انبار کے درمیان حالت نسبت میں سند والے کہتے ہیں تاکہ اوسکی طرف منسوب میں اور سند کی طرف منسوب میں فرق ہو جائے۔

پہر شروع ہوا سنہ ۳۶۸ ہجری

اس برس میں ابو الوفا سردار لشکر عضد الدولہ نے میافارقین کو امن سے فتح کیا ابو تغلب نے یہ حال فتح کا جب سنا اندلس رحبہ میں آیا لشکر عضد الدولہ کا چلا گیا اور دیار بکر پر مستولی ہوا پہر دیار مضر پر حاکم ہوا بجز فساد مجمہ سے ہے عضد الدولہ بہی بغداد میں گیا ابو تغلب دمشق میں آیا اوس زمانہ میں قسام جو افتگین سے سازش رکہتا اور اوسے سردار اپنا جانتا تہا دمشق پر غالب ہوگیا تہا دمشق پر مستولی ہوا خطبہ وہاں عزیز صاحب کا پڑہا جاتا تہا جب ابو تغلب دمشق میں آیا قسام اوسے آنے سے مانع ہوا اور لڑائی ہوئی تغلب طبریہ میں چلا گیا اسی برس میں قاضی ابو سعید حسن بن عبد اللہ سیرافی نحوی مصنف شرح کتاب سیبویہ کا جان بحق تسلیم ہوا یہ فاضل فقیہ مہندس منطقی تہا عمر اوسکی چوراسی برس کی ہوئی اسکے بعد ابو محمد معروف حکم جانب شرقی بغداد پر حاکم ہوا۔

پھر شروع ہوا ۳۶۹ھ ہجری

ذکر ابوتغلب بن ناصر الدولہ بن حمدان کے مرنے کا

ابوتغلب دمشق سے طبریہ میں گیا جیسا بیان ہوا پھر رملہ میں گیا اس برس کے محرم میں
اس جہہ میں دغفل بن مفرح طائی اور ایک سردار عزیز کے سرداروں میں سے جسکا نام
فضل تہا معہ لشکر کے جسے عزیز نے شام پر بھیجا تھا وہاں تہا یہ سب ابوتغلب سے لڑنے کو چلے۔
ابوتغلب کے پاس سوائے سات سو مرد کے کہ اوسکے اور اوسکے باپ کے غلام تھے نہ تہا اس سبب سے
تغلب بہاگا اونہوں نے اوسکا تعاقب کرکے اوسے قید کیا دغفل نے اوسے قتل کیا اور اوسکا
سر عزیز مصر کے پاس بھیجا اوسکے ساتھ اوسکی بہن جمیلہ بنت ناصر الدولہ اور اوسکی جورو جو اوسکے
چچا سیف الدولہ کی بیٹی تہی اوسکے ساتھ تھیں اون دونوں کو بنوعقیل نے حلب میں ابن
سیف الدولہ کے پاس بھیجا اوسنے اوسکی بہن کو اپنے پاس کہا اور جمیلہ بنت ناصر الدولہ کو
بغداد میں بھیجا اوسنے اوسے عضدالدولہ کے گھر کے حجرے میں بند کیا۔

ذکر عمران بن شاہین حاکم بطیحہ کے مرنے اور اوسکی خبر میں اور اوسکے بیٹے حسن بن عمران کے حاکم ہونے کا

عمران بن شاہین جامدہ کا رہنے والا تہا اوس سے از بسکہ خطائیں سرزد ہوئیں تہیں بادشاہ سے
ڈر کر بطیحہ کو بہاگا۔ قصب اور اجام کی درمیان میں رہنے لگا اور معاش یہ مقرر کی کہ مچھلیاں اور
دریائی جانور پر گذارا کرتا اوسکے پاس بہت شکاری اور راہ زن جمع ہوئے اور قوت پکڑی
جب اوسکی ریاست اور حکومت کو قوت ہوئی تب اوسنے کنار بطیحہ کو لیا اس نواحی پر غلبہ کرکے
۳۳۸ھ ہجری میں وہاں حکومت پکڑی معزالدولہ ہی کے زمانہ میں معزالدولہ نے اوسکی
لشکر متواتر بھیجا لیکن فتح نہ پائی معزالدولہ اوسی زمانہ میں جبکہ اوسکا لشکر عمران مذکور کو گھیرے تھا
مر گیا بختیار نے حکم سوگ لشکر کے پھر آنے کا بغداد میں حکم دیا وہ پہر آئے پھر بختیار اور عمران
میں کئی لڑائیاں ہوئیں لیکن کوئی فتحمند نہ ہوا جب اوسنے بادشاہوں اور خلیفہ کو بلوایا اور بہت

مکر کیے لیکن کچھ فایدہ نہ ہوا آخرکار اوسی کی بادشاہت میں اس برس کے محرم میں دفعتہ
مر گیا مدت اوسکی بادشاہت ابتدائے سرداری سے قریب چالیس برس کی تہی جب فوت
ہوا اوسکی جائے بطیحہ پر اوسکا بیٹا حسن بن عمران بن شاہین ہوا عضد الدولہ نے ازراہ طمع
اوسپر لشکر بھیجا آخرکار حسن بن عمران نے کچھ مال عضد الدولہ سے سالیانہ مقرر کرکے صلح کی
اس برس میں عضد الدولہ اپنے بہائی کے ملک میں گیا جسکا نام فخر الدولہ تہا کیونکہ اون دونوں
میں کچھ رنجش ہوگئی تھی فخر الدولہ وہاں سے بھاگ کر شمس معالی قابوس بن وشمگیر پاس
گیا قابوس نے اوسکی بہت عزت کی عضد الدولہ اپنے بھائی فخر الدولہ کے ملک پر قابض ہوا
یعنی ہمدان اور ری اور اونکے درمیان کے ملک پر پہر عضد الدولہ وہاں سے خسرو کی
کے شہروں پر گیا اونکا بہی بندوبست کرلیا اس سفر میں عضد الدولہ کو صرع کی بیماری لاحق ہوئی
لیکن وہ چھپاتا تہا اور پہلے ایسا ہوا کہ کچھ بولتا نہ تہا مگر جب کہ بہت کوشش سے کہتا اوسکو
بھی چھپاتا یہ دینا کسی سے صفائی نہیں رکھتی۔ اس برس میں عضد الدولہ نے اکراد ہکاریہ پر جو
متعلقات موصل سے تہا لشکر بھیجا اونہوں نے بعد لڑنے اور قلعہ بند ہونے کے اپنے قلعے اونہیں
دیئے اور معہ لشکر موصل کو چلی گئی اسی برس میں طائع اللہ نے عضد الدولہ کی بیٹی سے نکاح کیا
اسی برس میں ثابت بن ابراہیم حرانی متطبب صابی کہ طبیب حاذق تہا مر گیا۔

پھر شروع ہوا ۳۷۰ ہجری

۔ اس برس میں اصدب متزور فوت ہوا
یہ شخص ہر کسی کا خط ایسا لکہتا کہ معلوم نہ ہوتا کہ یہ اوسکا ہے یا اورکا عضد الدولہ اوسکے خوف سے بادشاہ
کو اونسے لڑنے آنے نکے بمقتضائے حال فساد برپا کرتا۔ اس برس میں عضد الدولہ کے پاس
تحفہ حاکم یمن کے پاس سے آیا اوسمیں ایک تحفہ عنبر کا تہا جسکا وزن چھپن رطل بغدادی تہا اس
برس میں ازہری ابو منصور محمد بن احمد بن ازہری طلحہ لغوی امام مشہور تہا فوت ہوا یہ فقیہہ شافعی
مذہب تہا لغت کا اسنے بہت شغل کیا اور ایک کتاب تہذیب نام لغت میں تصنیف کی جو دس
جلد سے زیادہ ہے اور الفاظ غریبہ میں ہی جسے فقہا استعمال کرتے اُسی کی کتاب ہے۔ پیدایش
اسکی ۲۸۲ ہجری میں ہوئی۔ ازہری منسوب ہے ازہر کی طرف جو اوسکا دادا تہا۔

پھر شروع ہوا ۳۷۱ ہجری

۔ اس برس میں عضد الدولہ بلاد طبرستان

و جرجان پر عامل ہوا حاکم وہاں کا قابوس بن وشمگیر معہ فخر الدولہ علی بھائی عضد الدولہ کے وہاں سے بھاگ گیا باعث اسکا یہ تھا کہ عضد الدولہ نے قابوس سے اپنے بھائی کو طلب کیا تھا قابوس نے اس سے انکار کیا۔ اسی برس میں عضد الدولہ نے قاضی ابو محمد بن معروف حنفی کو پکڑ لیا یہ تعصب بہت رکھتا تھا شافعی سے اور کچھہ شافعی کے حق میں کہتا تھا اسی برس میں عضد الدولہ نے ابو اسحاق ابراہیم صابی کو چھوڑ دیا اوسکو ۳۶۷ ہجری میں گرفتار کیا تھا اس سبب سے کہ وہ خطوط میں نصیحت لکھا کرتا تھا اپنے صاحب بختیار کو یہ امر کمال تعجب کا تھا کیونکہ آدمی کا اپنے حاکم کو نصیحت کرنا لازم نہیں اور اوسکی عیب جوئی چھپائی ہے اسی برس میں عضد الدولہ نے قاضی ابوبکر محمد بن طیب اشعری معروف ابن باقلانی کو ملک روم میں جواب خط میں جو اوس پاس سے آیا تھا روانہ کیا اسی برس میں ابوبکر احمد بن ابراہیم بن اسماعیل اسماعیلی فقیہہ شافعی جرجانی اور امام محمد بن احمد بن عبد اللہ مروزی فقیہہ شافعی فوت ہوئے یہ عالم حدیث وغیرہ تھا روایت کی ہے صحیح بخاری نے فربری سے۔

پھر شروع ہوا ۳۷۲ ہجری

اس برس میں عزیز علوی حاکم مصر نے لشکر ساتھ بلتگین کے شام پر بھیجا یہ فلسطین تک پہنچے وہاں مفرج بن جراح حاکم تھا اور لوگ اوسکے بہت جمع تھے اونمیں بہت لڑائی ہوئی ابن جراح بھاگا لوگ بہت مارے گئے اور لٹے پھر بلتگین دمشق میں گیا قسام وہاں کا متولی لڑنے کو آیا بلتگین نے غلبہ کرکے دمشق کو لے لیا اور قسام کو پکڑ کر مصر میں عزیز کے پاس بھیجا مصر میں آپ رہ کر فتنہ دور کیا۔

ذکر عضد الدولہ کے مرنے کا

عضد الدولہ تھا خسرو بن رکن الدولہ حسن بن بویہ آٹھویں شوال اس برس میں بسبب صرع کے کئی بار عود کرنے کے فوت ہوا مشہد علی علیہ السلام میں دفن ہوا امارت اسکی عراق میں پانچ برس چھہ مہینے تھی عمر اسکی سنتالیس ۴۷ برس کی ہوئی کہتے ہیں حالت احتضار میں اسکی زبان سے کچھہ نکلتا تھا بجز اسکے کہ میرے مال اور حکومت نے کچھ فایدہ نہ دیا یہ فاضل عاقل ناظم صاحب ہیبت تھا اسی نے مدینہ منورہ میں چار دیواری بنائی اسنے شعر بھی کہے ہیں عضد الدولہ علم اور اہل علم کو دوست رکھتا تھا علما رچار طرف سے اوسکے پاس جمع آئے اور اوسکے واسطے کتابیں لکھیں ازانجملہ ایضاح نحو میں اور

اور حجتہ قراۃ میں اور ملکی طب میں اور تاجی تاریخ دیلم میں اور مختصر الشعر میں تصنیف ہوئیں جب
عضد الدولہ مرگیا سردار اور امرا نے اوسکے بیٹے کو لیجا کر قلعہ میں ابا جان کے بیعت کی اور حاکم
کر کے صمصام الدولہ خطاب دیا اوسکا بہائی شیرزیک ابن عضد الدولہ کرمان میں تہا جب اوسکے
باپ کے مرنے کی خبر پہونچی اوسنے فارس پر قبضہ کیا اور اپنے بہائی کا خطبہ موقوف کیا۔ اسی برس میں
ابو الفرج محمد بن عمران بن شاہین اپنے بھائی حسن بن عمران حاکم بطیحہ کو مار کر آپ بطیحہ کا حاکم ہوا

پھر شروع ہوا ٣٧٣ ہجری اس برس میں موید الدولہ ابن رکن الدولہ
حسن بن بویہ جرجان میں فوت ہوا اسکو عضد الدولہ نے وہاں بٹہایا تہا اوسکا ملک اوس پاس
تہا۔ اور اوسکے بہائی فخر الدولہ کا ملک بہی اوسی کو دیا تہا موید الدولہ کی عمر ٤٣ برس کی تہی اسکا
بہائی فخر الدولہ علی قابوس بن وشمگیر بن زیار کے ساتھ تہا جیسے بیان ہوا جب موید الدولہ فوت ہوا
سردار لشکر کے فخر الدولہ کی اطاعت پر متفق ہوئے اور اوسکو بلا بہیجا جب وہ آیا تب اپنے
ملک پر بغیر لڑائی جھگڑے کے قابض ہوا یہ امر رمضان برس مذکور میں واقع ہوا فخر الدولہ کو
خبر خلیفہ کے خلع کرنے اور ولی عہد کرنیکی پہونچی۔

ذکر حکومت بکجور کا دمشق میں

پہلے ہم بیان کر چکے ہیں کہ بکجور غلام قرعویہ کا نہ قرعویہ نے ملک حلب پر قبضہ کیا جب
ابو المعالی سعد الدولہ ابن سیف الدولہ ابن حمدان وہاں گیا اوسنے بکجور سے حلب چہین لیا
اور حمص کا اوسے حاکم کیا بکجور ایک مدت وہاں کا حاکم رہا پہر اس برس تک پہر عزیز صاحب
مصر کو اوسنے ولایت دمشق میں لکہا اوسنے قبول کیا اور بلتکین کو جو دمشق کا عامل تہا لکہا کہ دمشق
بکجور کو دیدے اور آپ مصر میں آوے اوسنے بموجب حکم کے بکجور کو ملک دمشق دیا ماہ رجب
میں بکجور وہاں حاکم مستقل ہو کر بد خصلت ہو گیا اسی برس میں سردار لشکر عمران بن شاہین
کی ابو الفرج محمد بن عمران قتل پر اوسکی بد خلقی کے واسطے متفق ہوئے اور ابو المعالی بن حسن
بن عمران بن شاہین کو ہر چند بچہ تہا وہاں بٹہایا مظفر بن علی چوبدار تدبیر امارت کرتا تہا
یہ چوبدار اوسکے دادا عمران کے بڑے سرداروں میں تہا بعد ایک مدت کے چوبدار مذکور نے
ابو المعالی کو مع اوسکی ماں کے واسط میں بہیجا مظفر مذکور بطیحہ پر مستقل ہوا۔ عمران بن شاہین

کا گھر اسنے ڈہایا اسی برس کی ذالحجہ میں یوسف بلکین بن زیری امیر افریقیہ مرگیا اسکے بعد اسکا
بیٹا منصور بن یوسف بن زیری حاکم ہوا عزیز باللہ کو اوسنے تحفہ بھیجا جسکی قیمت دس لاکھ تھی
پھر شروع ہوا ۳۷۴ھ ہجری اس برس میں ابوطریف علیان بن ثمال
خفاجی حمانہ کوفہ پر حاکم ہوا یہ پہلی عمارت تھی جو ثمال نے بنائی اس برس میں ابوالفتح محمد بن
حسن موصلی حافظ مشہور مرگیا اس برس میں میافارقین میں خطیب ابو یحیی عبد الرحیم بن
محمد بن اسماعیل بن نباتہ مشہور صاحب خطبوں کا فوت ہوا یہ علم ادب میں امام تہا اس بات پر
اتفاق ہے کہ اسکے خطبہ کے برابر خطبہ نہیں بنا حلب میں ایک مدت یہ خطیب رہا پہر بہتی کے
ساتھ سیف الدولہ بن حمدان کی خدمت میں رہا یہ شخص مرد صالح تہا اسنے جناب رسالت مآب
کو خواب میں دیکہا تہا کہ آپ فرماتے ہیں شاباش ای خطیبوں کے خطیب کیونکر تو کہتا ہے گویا
کہ وہ آنکھ کے واسطے روشنی نہ تھی خطیب نے تتمہ اس خطبہ کا جو خطبہ منام مشہور ہے کہا جناب
رسول صلعم نے اوسے قریب کیا خطیب نے بعد اس خواب کے تین روز تک کچہ کہایا اور نہ آو
خواہش ہوئی اور اوس میں سے خوشبو مشک کی آتی تھی بعد اسکے تھوڑے روز زندہ رہا
پیدائش اوسکی ۳۳۵ھ ہجری میں ہوئی تہی -
پھر شروع ہوا ۳۷۵ھ ہجری اس برس میں قرامطہ نے معہ چند آدمیوں
کے قصد کوفہ کا کرکے اوسے فتح کیا اور لوٹا صمصام الدولہ بن عضد الدولہ
نے اونپر لشکر بھیجا تب قرامطہ شکست کہا کر بھاگے لوگ اونکے بہت قتل ہوئے ہیبت اونکی
جاتی رہی ابن اثیر نے اس برس کے حوادث میں لکھا ہے کہ اس برس میں جانور پرندے
دریائے عمان میں سے نکلے جو ہاتھی سے بڑے تھے ٹیل پر آنکر ٹھہرے اور بآواز بلند چلا کر نہایت فصاحت
سے تین مرتبہ بولے پھر دریا میں گھس گئے اسیطرح تین روز تک معاملہ رہا پھر نہ دکھائی دیئے -

پھر شروع ہوا ۳۷۶ھ ہجری

ذکر شرف الدولہ کے عراق پر مالک ہونے اور اپنے بھائی صمصام الدولہ کے گرفتار کرنے کا

اس برس میں شرف الدولہ شیرزیک بن عضد الدولہ اہواز سے واسط میں آیا اور وہاں کا

حاکم ہوا صمصام الدولہ کی یاروں نے موصل وغیرہ کے جانے کا مشورہ دیا مگر صمصام الدولہ
نے قبول نہ کرکے معہ چند خواص اپنے بھائی شرف الدولہ پاس پناہ لینے گیا اوس سے شرف الدو
نے بلکہ بہت خوشی کی جب اوسکے پاس سے اوٹھا تب حکم کیا کہ اوسے گرفتار کریں شرف الدولہ
شہر ربیع ماہ رمضان میں بغداد میں داخل ہوا اوسی کا بھائی صمصام الدولہ اوسکے ساتھ قید
تھا امارت صمصام الدولہ کی بغداد میں تین برس رہی پھر اسے فارس میں لیجا کر وہاں کے
قلعہ میں قید کیا۔ اسی برس میں مظفر چوبدار حاکم بطیحہ مرگیا بعد اوسکے اوسکا بھانجا ابوالحسن علی
بن نصر اوسکی جائے ہوا اوس پاس تقلید بغداد سے بطیحہ میں پہونچی مہذب الدولہ اوسکا لقب
ٹھہرا نیک سیرت اور باخبر تھا۔ اسی برس بغداد میں ابوعلی حسین بن احمد بن عبدالغفار فارسی
نحوی مفصل کتاب ایضاح کا نوی برس سے تجاوز کرکے فوت ہوا اسکو معتزلی بھی کہتے ہیں پیدائش
اسکی شہر فسا میں اور طالب علمی بغداد میں کی تہی یہ اپنے وقت کا امام تہا شہروں میں بہت
پھرا حلب میں سیف الدولہ بن حمدان کے پاس ایک مدت رہا اوسکی تصانیف سے تذکیر ایک
بڑی کتاب اور کتاب مقصور وممدود اور کتاب حجۃ قراۃ اور کتاب مانۃ عامل اور کتاب مسایل
جلیاب اور سوائے اسکے ہیں۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۷۷ھ اور سنہ ۳۷۸ ہجری نبوی

اس برس میں عزیز حاکم مصر علوی نے لشکر معہ سردار منیر خادم کی دمشق پر واسطے معزولی بکجور
کے روانہ کیا جب قریب پہونچے بکجور نے نکلکر داریا پاس لڑائی کی لیکن تاب لڑائی کی نہ لاکر
شہر بند ہوکر امان چاہی منیر نے امان دی۔ بکجور وہاں سے رقہ میں گیا اوسپر قابض ہوا۔ منیر دمشق
میں امیر ہوا وہاں کی رعایا سے اچھا سلوک کرتا اسی برس کے محرم میں صاحب ابن عباد نے
فخر الدولہ بن رکن الدولہ حسن پاس دینار بھیجا جسکا وزن ہزار مثقال کا تہا اوسپر سکہ تہا شعر
لو احمر یحکی الشمس شکلا وصورۃ ∴ فاوصافها مشتقة من صفاته
حامد محمد بن محمد بن احمد بن اسحٰق نیشاپوری صاحب تصانیف مشہور کا مر گیا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۷۹ ہجری اس برس میں شرف الدولہ محمد شیرازی
نے فراس کو واسطے اپنے بھائی صمصام الدولہ مرزبان کے اندھا کرنے کے بھیجا اسنے بعد موت

شرف الدولہ کے حکم سے قلعہ میں صمصام الدولہ قید تہا ہمیجکر اوسے اندہا کیا۔

ذکر شرف الدولہ کے مرنے کا

اس برس میں ماہ جمادی الاخر کو شرف الدولہ ابو الفارس شیرزیک بن عضد الدولہ استسقائے جہان بحق تسلیم ہوا مشہد علی ابن ابی طالب میں اوسکو لیجا کر دفن کیا امارت اسکی عراق میں دو برس آٹھ مہینے رہی عمر اسکی اٹھائیس برس پانچ مہینے کی تہی بعد اسکے مرنے کے اسکا بہائی ابونصر بہاء الدولہ اسکی جانشین ہوا بعضوں نے اوسکا نام فناشادبن عضد الدولہ بھی لکہا ہے۔ طائع نے اوسے خلعت اور پادشاہت دی۔

ذکر ... کے فتنہ کا

اس برس میں دیلم اور ترکوں میں فتنہ پیدا ہوا پانچ دن تک لڑائی رہی بہاء الدولہ ہر چند گہر میں سے پیغام صلح بہیجتا لیکن سنتے نہ تہے جب ... روز لڑائی میں گذرے بہاء الدولہ مدد ترکوں کے ہوا اوسوقت دیلم نے ضعیف ہوکر صلح کی ... ترکوں کو قوت اور دیلم کو ضعف ہوگیا

ذکر قادر کے بطیحہ کی طرف بہاگنے کا

اس برس میں ابوالعباس احمد بن امیر اسحق بن مقتدر بطیحہ کی طرف بہاگا وہاں کی حمایت میں رہا سبب اسکا یہ تہا کہ جب امیر اسحق بن مقتدر ... تو انکا بیٹے یعنی قادر میں اور اوسکی بہن میں لڑائی ہوئی طائع ... کے ... ہو رہا تہا اوسکی بہن اپنے بہائی کو طائع کے پاس لیگئی اور کہا کہ یہ ... خلافت لینی شروع کی ہے طائع یہ سنکر اوسکے بہائی مذکور پر ... وہ وہاں سے بہاگا اور چہپکر بطیحہ میں گیا۔ جب ... نے بہت تعظیم کی اور اچہی طرح سے اوسکی خدمت کی۔

ذکر بنی حمدان کے موصل میں پہر آنے کا

دونوں بیٹے ناصر الدولہ کے ابوطاہر ابراہیم اور ابو عبداللہ الحسین شرف الدولہ بن عضد الدولہ کی خدمت میں بغداد میں رہتے تہے جب شرف الدولہ فوت ہوا اور اوسکا بہائی بہاء الدولہ ... ہوا ان دونوں نے موصل میں جانیکا اوس سے اذن چاہا اوسنے کہا اچہا یہ دونوں ... موصل میں

گئے موصل کے عامل سے اور اون دونوں سے لڑائی ہوئی چونکہ ان دونوں کے ساتھ اہل موصل شریک تھے عامل موصل پر فتحیاب ہوکر اوسے معہ اوسکے لشکر کے بغداد کیطرف روانہ کیا اور آپ دونوں وہاں رہے اس برس میں محمد بن احمد بن عباس سلمی نقاش جو متکلمین اشعریہ سے تہا فوت ہوا۔

ذکر باد حاکم دیار بکر کی مارے جانیکا اور ابتدائی دولت بنی مروان کا

اس برس میں باد حاکم دیار بکر نے دونوں بیٹوں ناصر الدولہ ابوطاہر ابراہیم اور ابو عبداللہ جو حاکم موصل تھے اونکے ملک میں طمع کرکے اونپر آنے کا قصد کیا دونوں میں بہت لڑائی ہوئی آخرکار باد کو قتل کرکے اوسکا سر اون دونوں پاس گیا باد مذکور ابوعلی بن مروان کا ماموں تہا جب یہ مارا گیا ابوعلی اوسکا بھانجا قلعہ کیفا میں آیا اوس قلعہ میں زوجہ باد مذکور کی رہتی تہی اوسے کہا کہ مجھے ماموں نے تیرے پاس واسطے کسی امر کے بھیجا ہے جب اوس پاس پہنچا تو اوسے اپنے ماموں کے مرنے سے آگاہ کیا اور اپنے ساتھ نکاح کرنے کی اوسے طمع دی وہ اسے ملک حصن وغیرہ پر موافق ہوئی ابوعلی بن مروان نے نکلکر اپنے ماموں کی تمام شہر قلعہ قابض لیا بعد یکہ جو ملک اوسکے ماموں پاس تہا سب لیا پہر اوس میں اور ابوطاہر و ابو عبداللہ ناصر الدولہ کے بیٹوں میں لڑائیاں ہوئیں پہر ابوعلی بن مروان نے مصر میں جاکر خلیفہ عزیز باللہ علوی سے ولایت حلب اور اوس نواحی کی سند لی پہر اپنے مکان میں دیار بکر سے آیا اس نواحی میں رہا یہانتک کہ اہل آمد نے اپنے شیخ عبدالبر کے ساتھ متفق ہوکر ابوعلی بن مروان کو دروازہ شہر سے نکلتے ہوئے چھریوں سے مارا قاتل اوسکا ابن دمنہ آمد کا رہنے والا تہا جب ابوعلی بن مروان مارا گیا عبدالبر شیخ آمد حاکم ہوا اور دمنہ کی بیٹی سے اپنے بیٹے کا نکاح کیا ابودمنہ نے موقع پاکر عبدالبر کو قتل کرکے آپ حاکم ہوا آمد کا۔ اور وہین نے انکا ابوعلی مروان کا ایک بہائی ممہد الدولہ نام تہا بعد قتل ابوعلی وہ میافارقین میں آیا اوسے اور اور شہر دنکو جو اوسکے بہائی کے تھے اپنی حکومت میں لایا ممہد الدولہ کے لشکر میں شروہ نام ایک بڑا سردار تہا اوسنے ایک روز ممہد الدولہ کی دعوت کرکے اوسے وہیں قتل کیا اور اکثر بلاد بنی مروان پر آپ قابض ہوا یہ سنہ ہجری میں ہوا ممہد الدولہ کا ایک بہائی اور تہا اوسکا نام ابونصر احمد تہا اوسے اوسکے بہائی ابوعلی بن مروان نے مقید کیا تہا بجرم کہ اوسنے خواب میں دیکھا تہا کہ آفتاب

میری بغل میں ہے اور میرے نصر نے وہ لیلیا اسواسطے اسے قید کیا تھا جب مہد الدولہ مارا گیا ابو النصر قید سے نکلکر ارزن پر حاکم ہوا اوس میں اونکے قریب اوراونکا باپ مروان بانی تہا اندھا ہوکر ارزن میں اپنے بیٹے ابو علی کی قبر پر بیٹھا تھا جب ابو نصر کا بندوبست قرار واقعی ہوگیا شرف کی امارت بگڑ گئی تمام شہر اوسکی حکومت سے نکلے اور تمام دیار بکر ابو نصر کے قبضہ میں آیا۔ روز بروز اسکی دولت اور ثروت زیادہ ہوئی سنہ ۴۰۲ھ سے سنہ ۴۵۳ہجری تک ایسا ہی حال رہا جیسے کہ ہم بیان کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ۔

سنہ ۳۸۰ھ ذکر ابی الذواد کے موصل پر حاکم ہونیکا

اسی سنہ ۳۸۰ ہجری میں ابو الذواد محمد بن مسیب بن رافع بن مقلد بن جعفر امیر بنی عقیل حاکم موصل ہوا ناصر الدولہ بن حمدان کے بیٹے ابو طاہر کو اوسنے قتل کیا اور اوسکی اولاد اور سرداروں کو بعد بہت لڑائی کے قتل کیا حکومت موصل کی ابو الذواد پر مقرر ہوئی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۸۱ ہجری
ذکر طائع اللہ کے گرفتار ہونیکا

اس برس میں بہار الدولہ نے طائع اللہ عبد الکریم جسکی کنیت ابو بکر تہی بن مفضل مطیع اللہ بن جعفر مقتدر بن معتضد بن موفق بن متوکل کو بسبب طمع کے گرفتار کیا جب بہار الدولہ نے یہ ارادہ کیا تہا پہلے طائع سے نیا عہد طلب کیا وہ کرسی پر آنکر بیٹہا تہوڑے سے دیلم آئے اور ہاتہ چومنے کا بہانہ کرکے خلیفہ کو تخت سے کھینچا خلیفہ اوسوقت انا للہ وانا الیہ راجعون کہتا تہا ہر چند فریاد کرتا مگر کوئی فریاد کو نہ پہنچا طائع کو بہار الدولہ کے گھر لیگئے اور دستے بہت لوگوں پر گواہ کیا اسکی بادشاہت سترہ برس آٹھ مہینے کچھ دن رہی جب قادر حاکم ہوا طائع اوسکے سبب مکرم رہا یہانتک کہ طائع سنہ ۳۹۳ ہجری کو عید فطر کی رات کو مرگیا پیدایش اسکی سنہ ۳۱۷ ہجری میں ہوئی تہی طائع کے زمانہ ولایت میں کوئی ایسا حاکم نہ تہا جو اوسکا پرساں حال ہوتا جب لوگ اوسکے پکڑنے کو آئے تب دار الخلافہ سے نکلا شعر پڑہتا تہا جنکا لکھنا موجب طول ہے۔

ذکر قادر باللہ ابو العباس احمد بن امیر اسحٰق بن مقتدر بن معتضد کی خلافت کا

یہ پچیسواں بادشاہ عباسیوں کا تہا بطیحہ میں رہتا تہا بہاءالدولہ نے اپنے خاص یاروں کو اوسکے لانے کے واسطے بہیجا جب قریب بغداد کے آیا بہاءالدولہ معہ سرداروں کی واسطے استقبال کے آیا۔ قادر بارہویں رمضان کو دارالخلافہ میں آیا بیعت اوسکی اور خطبہ تیرہوں رمضان کو پڑہا گیا قادر بطیحہ میں مہذب الدولہ پاس دو برس گیارہ مہینے رہا مہذب الدولہ قادر باللہ پر بہت احسان کرتا تہا جب اوسکے پاس سے چلا آیا تو اوسنے بہت مال اوسکے پاس بہیجا۔

ذکر بکجور کے قتل اور سعد الدولہ کے مرنیکا

ہم اوپر بیان کرچکے ہیں منیر خادم کا عزیز کی طرف سے دمشق پر حاکم ہونے اور بکجور کا وہاں سے رقہ کو جانے کا حال اس برس میں بکجور سعد الدولہ بن سیف الدولہ سے لڑنے کو حلب میں گیا بعد بڑی لڑائی ہونے کے بکجور معہ یاروں کے وہاں سے بہاگا لوگ بہت مارے گئے پہر بکجور کو قید کرکے سعد الدولہ کے پاس لائے اوسنے قتل کیا کفران نعمت مولا اور بغاوت بکجور کے آگے آئی۔ سعد الدولہ اوسے مارکر رقہ میں گیا وہاں اوسکی اولاد اور مال تہا اون سب کو گہیر لیا عیاباتی امان چاہی سعد الدولہ نے قسم کہائی کہ کوئی اونسے نہ بولے اور نہ اونکے مال کو چہیڑے اور قسم دلائی جب وہ رقہ کو چہوڑکر نکل گئے تب سعد الدولہ نے اولاد بکجور کو لوٹا اور گرفتار کیا اونکا مال بہت ہاتھ آیا جب سعد الدولہ حلب میں پہر آیا فالج اوسے عارض ہوا طبیب کو بلوایا اوسکی طرف بایاں ہاتھ دراز کیا اوسنے کہا اے مولا داہنا ہاتھ لا اوسنے کہا میرے پاس داہنا ہاتھ بہی نہیں بعد تین روز کے اس برس میں انتقال کیا اسم سعد الدولہ مذکور کا شریف اور کنیت اوسکی ابوالمعالی ابن سیف الدولہ علی بن حمدان بن حمدون تغلبی تہا اوسنے اپنے مرنے سے پہلے اپنے بیٹے ابوالفضایل بن سعد الدولہ کو ولیعہد کیا تہا اور اپنے غلام لولو کو اوسکی تدبیر امور کے واسطے مقرر کیا تھا۔ اسی برس میں بسیل ملک روم شام میں گیا اور حمص میں جاکر فتح کیا اور لوٹا پہر شیزر میں گیا اوسے لوٹا پہر طرابلس کو ایک مدت محاصرہ کئے رہا پہر بلاد روم میں آیا اس برس میں سردار جوہر کا جسنے مصر کو فتح کیا معز کے واسطے اوس حال میں کہ وہ اپنے مرتبے سے معزول تہا۔

پھر شروع ہوا ۳۸۲ سنہ ہجری اس برس میں بہاءالدولہ پر لشکر نے بلوہ کیا کیونکہ ابن معلم جمیع امور پر مسلط تھا بہاءالدولہ ابن معلم کو گرفتار کر کے لشکر کو دیا اونہوں نے قتل کیا۔

پھر شروع ہوا ۳۸۳ سنہ ہجری اس برس میں بغراخان بخارا پر غالب ہوا کاشغر اور بلاد صاغون چین تک اوس پاس تھا جب اوسنے بخارا کا قصد کیا تو اوس میں امیر رضی بن نوح بن منصور سامانی سے لڑایاں ہوئیں بغراخاں فتحمند ہوا اور بخارا کو اپنے قبضہ میں کیا اور امیر نوح وہاں سے چھپکر نہر سے اوتر کر امل سط تک گیا اور وہاں رہنے لگا اوسکے اصحاب اوس سے ملے ابوعلی بن سیجور سردار لشکر خراسان کو ہمیشہ طلب کرتا تھا لیکن وہ نہ آیا اوسکی نافرمانی میں رہا بغراخان بخارا میں بیمار ہوا وہاں سے جلدی کوچ کر کے ملک اپنے میں گیا رستے ہی میں فوت ہوا بغراخاں دیندار خوش خلق اہل علم کو دوست رکھتا تھا کہ اوسے غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھیں اوسکے بعد امیر ترک ایلک خان ہوا جب بغراخاں نے بخارا سے کوچ کیا اور انتقال کیا امیر نوح جلدی کر کے بخارا میں آیا اور اپنے باپ کے ملک پر مستقر ہوا۔

پھر شروع ہوا ۳۸۴ سنہ ہجری اس برس میں جب نوح بخارا میں پھر آیا ابوعلی بن سیجور سردار لشکر خراسان اور فایق دونوں نوح کی لڑائی پر متفق ہوئے نوح نے سبکتگین کو غزنہ میں لکھا اپنی حال سے اوسے مطلع کیا اور حکومت خراسان اوسے عنایت کی سبکتگین غزنہ سے مع اپنے بیٹے محمود کے خراسان کی جانب چلا نوح بخارا سے نکلا ان دونوں نے ملکر ابوعلی سیجور سے لڑنے کا قصد کیا اور فایق سے لڑنے کا نواحی ہرات میں جب لڑائی ہوئی ابوعلی معہ یاروں کی بھاگا اور لشکر فوج اور سبکتگین کا واسطے قتل کے اونکے پیچھے لاگا جب نوح کا بندوبست خراسان میں خوب ہوا تو محمود بن سبکتگین کو وہاں عامل کیا اس برس میں عبیداللہ بن محمد بن نافع کہ مرد صالح تھا فوت ہوا ستر برس کی عمر اوسکی تھی کوئی مکروہ فعل اس سے سرزد نہ ہوا اور ابوالحسن علی بن عیسی نحوی مشہور رمانی جسکی پیدایش ۲۹۶ھ میں ہوئی رائی ملک تھا کا ہوا اوسکی ایک تفسیر ہے بڑی - اور محمد بن عباس بن احمد قزاز

بھی مرگیا اسنے بہت لکھا اوسکا خط دلیل ہے صحت نقل اور تیزی ضبط پر۔ اسی برس میں ابو اسحق ابراہیم بن ہلال کاتب صابی مشہور مرگیا عمر اوسکی اکیانوے برس کی تھی زمانہ اسنے بہت دیکھا اور امورات ضروری بسبب تنگی مال کے فوت ہوتے تھے یہ معز الدولہ کے ہاں منشی تھا بغداد میں پھر بختیار کا منشی ہوا خط اسکے عضد الدولہ کے پاس لکھے جاتے عضد الدولہ اس سے دشمنی رکھتا تھا جب عضد الدولہ بغداد کا حاکم ہوا تو جہدی اوسے قید رکھا پھر چھوڑ دیا اور حکم دیا کہ تو میرے واسطے ایک کتاب تاریخ سلطنت دیلمیہ میں تصنیف کر اوسنے بموجب فرمائش کے تصنیف کر کے تاجی نام رکھا اور عضد الدولہ پاس بھیجا اوس سے منقول ہے کہ وقت تصنیف بعضے یار ابو اسحق کے اوسکے پاس آئے پوچھا تو کیا کرتا ہے اوسنے کہا بُری باتوں کو آراستہ کرتا ہوں اور جھوٹی حکایتوں کو بیچیدہ کرتا ہوں عضد الدولہ اسکے سُننے سے بہت خفا ہوا دشمنی نہان زیادہ ہوئی اوسنے اپنے پاس سے دُور کیا اور محرم شمار کیا صابی مرد دیندار تھا ہر چند معز الدولہ نے چاہا کہ مجھ پر سلام کرے لیکن نہ کیا باوجود اسکے حفظ قرآن بھی کرتا جب وہ مرگیا تو اوسکا مرثیہ شریف رضی نے کہا جب اس سے لوگوں نے ملامت کی تو اوسنے کہا میں نے اوسکا مرثیہ نہیں لکھا بلکہ اوسکی فضیلت کا مرثیہ کہا ہے۔

پھر شروع ہوا ۳۸۵ ہجری

اس برس میں علی بن سیمجور خراسان میں پھر آیا اور محمود ابن سبکتگین کو لڑکر نکال دیا سبکتگین معہ اپنے بیٹے محمود اور لشکر کے ابو علی سے طوس میں لڑا سبکتگین نے اوسے شکست دی ابو علی نے امان چاہی نوح سے اوسنے امان دی اوسی پاس یہ گیا جب یہ بخارا میں گیا فوج نے اوسے قید کر لیا معہ اوسکے یاروں کے۔ ایسی قید طویل ہی کہ قید ہی میں وہ مرگیا۔

ذکر بن عباد کے مرنے کا

اسی برس میں صاحب ابوالقاسم اسماعیل بن عباد وزیر فخر الدولہ کا علی بن رکن الدولہ کا ری میں مرگیا اوسکو اصفہان میں لیجا کر دفن کیا صاحب مذکور اپنے زمانہ کا یکتا تھا علم میں اور فضل میں اور تدبیر اور سخاوت میں اور سب علوم جانتا تھا ایسی کتابیں اسکے پاس تھیں کہ کسی کو میسر نہیں ہوئیں۔ وزیروں میں لقب صاحب کا پہلے اسنے پایا اسواسطے

کہ ابو الفضل بن عمید کے ساتھ یہ رہتا تھا اسواسطے اسکو صاحب ابن عمید کو کہتے تھے پہر قید ابن عمید مطلق اوسپر یہ لقب بولنے لگے جب یہ متولی وزارت ہوا مگر وہ قید گویا ذہن میں ہی بنی پہر تو وزیر کا یہ لقب معین ہوا یہ پہلے موید الدولہ بن رکن الدولہ کا وزیر تھا جب وہ فوت ہوا اوسکا بہائی فخر الدولہ حاکم ہوا اوسنے بہی صاحب کو منصب وزارت عطا کیا بلکہ مرتبہ اپنے قرب کا زیادہ کیا۔ صاحب نے کتنی کتابیں تصنیف کیں از انجملہ محیط ہے لغت میں کافی رسایل میں کتاب انامہ جو متضمن ہے فضایل علی رض کو اور صحہ انامہ اونکی جو اوسنے پہلے تہی اور کتاب وزرار اوسکی نظم میں بہت خوب ہے پیدایش اسکی ذیقعدہ ۳۲۶ھ ہجری میں ہوئی اور طالقان میں بہی کہتے ہیں۔ مراد اس طالقان سے طالقان قزوین ہے نہ طالقان خراسان۔ عباد ابو الصاحب وزیر رکن الدولہ کا تہا ۳۳۵ھ ہجری میں عباد فوت ہوا اس برس میں امام ابو الحسن علی بن عمر بن احمد معروف دارقطنی مرگیا یہ حافظ امام فقیہ مذہب شافعی پر تہا دیوان شعرا کے اسے بہت یاد تہے چنانچہ دیوان سید حمیری یاد تہا اسی سبب سے منسوب تشیع ہوا بغداد سے کوچ کرکے مصر میں گیا وہاں ابو الفضل جعفر وزیر کافور اخشیدی پاس رہا دارقطنی کو اوسے مال بہت ہاتھ آیا یہ بہت علوم کا ماہر تہا علم قرآن میں امام تہا پیدایش اسکی ذیقعدہ ۳۰۶ھ ہجری میں ہوئی اور بغداد میں فوت ہوا دارقطنی منسوب ہے دارقطن کی طرف جو بڑا محلہ بغداد میں ہے۔ اسی برس میں ابو محمد یوسف بن حسن ابن عبد اللہ بن مرزبان سیرانی نحوی فاضل بن فاضل مرگیا اس کے باپ ابن عبد اللہ نے کتاب سیبویہ کی شرح لکہی ہے اور وہ چیزیں اوس سے نکالی ہیں جو کسی سے نہیں نکلیں بعد اوسکے کتاب ابر اقناع تصنیف کی اور قبل از تمام اوسکے مرگیا اوسکے بیٹے یوسف نے اوسے تمام کیا پہر چند کتاب مشہور مثل شرح ابیات سیبویہ اور شرح اصلاح منطق سیراب فارس میں ہے وہاں کہیتی نہیں ہوتی کہتے ہیں بادشاہ اوسکا جلند تہا جسکے حق میں خدا تعالی نے قرآن میں فرمایا ہے وکان وراءھم ملک یاخذ کل سفینۃ غصبا

بعد شروع ہوا ۳۸۶ھ ہجری

ذکر عزیز باللہ کے مرنے اور اوسکے بیٹے حاکم کی حاکم ہونے کا

اس برس میں اٹھائیسویں رات رمضان کے عزیز باللہ ابو منصور نزار ابن معز معد بن منصور

اسماعیل علوی فاطمی حاکم مصر فوت ہوا عمر اوسکی بیالیس برس آٹھ مہینے کی تہی انتقال اسکا
شہر بلبیس میں ہوا وہاں واسطے لڑائی روم کے آیا تہا کتنی ہی مرضوں میں یہ گرفتار ہوا از انجملہ
قولنج تہا اکیس برس ساڑہے پانچ مہینے بادشاہ رہا پیدائش اسکی مہدیہ میں ہوئی تہی اسکا
ایک مرد نصرانی عیسی بن نسطورس تہا شام میں اسنے اپنا ایک نایب یہودی کو کیا تہا جسکا نام
میشا تہا اون دونوں کی سبب سے یہود اور نصارائی مسلمانوں پر غالب ہوئے اہل مصر نے کاغذ پر
اپنا قصہ لکہہ کر اوسے عزیز کے رستہ میں ڈالا عزیز نے اوسے اوٹھا کر جو پڑہا تو دیکھا کہ اوس میں
لکہا ہے فریاد کریں گے ہم اوس پاس جسنے عزت دی یہود کو میشا اور نصارائی عیسے بن
نسطورس سے اور مسلمانوں کو ذلت دی تیرے ساتھہ مگر یہ کہ تو ہم سے اسکو دور کرا اوسنے یہ
دیکہکر عیسی نصرانی کو گرفتار کر لیا اور اوسپر جرمانہ کیا عزیز عفو کو دوست رکہتا تہا اور گناہ
بخش دیتا تہا جب عزیز نے انتقال کیا اوسکا بیٹا منصور ابو علی حاکم بامر اللہ بادشاہ ہوا
یہ جب بادشاہ ہوا گیارہ برس کا تہا اسکے باپ غلام ارجوان خواجہ سرا تہا تدابیر ملک
کی کرتا رہتا اسنے بندوبست ملک اور محافظت حاکم کی اوٹھا رکہی تہی یہانتک خوب کی جب حاکم
بڑا ہوا ارجوان کو قتل کیا۔ اسی برس میں ابو الذواد بن مسیب عقیلی فوت ہوا اور اسکا
بہائی مقلد بن مسیب اسکے بعد بادشاہ ہوا اس برس میں منصور بن یوسف بلکین بن زیری
صنہاجی امیر افریقہ مرگیا یہ سخی شجاع تہا اسکے بعد اسکا بیٹا بادیس بن منصور اسکی جگہ ہوا اس
برس میں ابو طالب محمد بن علی بن عطیہ ملکی مصنف قوت القلوب کا فوت ہوا کہتے ہیں کہ
جب کتاب قوت القلوب تصنیف کی قوت اوسکا عروق بردی تہا یہ صالح اور بڑا عابد تہا
مگر اہل مکہ سے نہ تہا بلکہ اہل جبل تہا از بسکہ مکہ میں رہتا تہا اسواسطے اوسی کی طرف منسوب ہوا
بغداد میں وعظ کیا تہا اور وعظ میں یہ ملایا کہ مخلوق پر خالق کی طرف سے ضرر نہیں پہونچتا یہ سنکر
سب اوٹھ گئے اور وعظ کہنے سے منع کیا اس برس کی جمادی الآخر میں بغداد میں یہ فوت ہوا

پھر شروع ہوا ۳۸۷ ہجری

ذکر حماد ملوک بجایہ کی بادشاہت شروع ہونیکا

اسی ۳۸۷ ہجری میں بادیس بن منصور بن بلکین حاکم افریقہ نے ماہ صفر میں حماد بن بلکین کو

اشیر پر بادشاہ کیا حماد نے وہاں جاکر بادشاہت کو وسعت دی مرتبہ اوسکا بڑھ گیا اور مال اور لشکر بہت ہوا اشیر یہ ایسا ہی رہا۔ حماد نے اپنے بھتیجے بادیس سے مخالفت کرکے ہر ایک نے دوسرے پر خروج کیا ۴۰۶ھ ہجری ماہ جمادی الاولیٰ کو باہم لڑائی ہوئی حماد بڑی شکست پاکر قلعہ مغلیہ پر گیا وہاں سے شہر دکمہ میں گیا اوسے لوٹا اور وہاں سے فوت قلعہ مغلیہ پر لے گئے اور اپنی قلعہ میں قلعہ بند ہوئے بادیس نے متصل آنکر محاصرہ کیا یہانتک ذیقعدہ ۴۰۶ھ بدہ کی آدہی رات کو بادیس بن منصور مر گیا اوسکا بیٹا معز اوسکی جائے ہوا حماد جیسے کہ اوسکے باپ سے مخالفت رکہتا تہا ویسی ہی اس سے رکہتا تہا آخر کو ۴۰۸ھ ہجری میں معز و حماد میں پتنی پر لڑائی ہوئی حماد شکست فاش پاکر ایسا بہاگا کہ پہر رخ نہ کیا لڑائی پر اور معز کے ساتہہ اس امر پر صلح کی کہ حماد اپنی ملک پر جو ابن علی وغیرہ کی تاہرت اور اشیر سے ہے قابض رہی اور قاید ابن حماد مسیلہ اور طبنہ اور مرسی وحاجی اور زدادہ دمقرہ و دکمہ وغیرہ پر حکومت کری حماد اور اوسکا بیٹا قاید اسی طرح رہے یہانتک کہ حماد ۴۱۹ھ ہجری میں فوت ہوا اوسکا بیٹا قاید بن حماد اوسکے بعد اوسکی جانشین ہوا قاید اپنے ملک میں رہا یہانتک کہ ۴۴۶ھ ہجری ماہ رجب میں فوت ہوا بعد اس کے مرنے کے محسن بن قاید بن حماد اوسکی جائے ہوا یہ بدخصلت اور خبطی ہوا اوسنے اپنے چچاؤں میں سے ایک گروہ قتل کیا یہ دیکھکر اوسکے چچا کا بیٹا بلکین بن محمد بن حماد اوس سے مخالف ہوا اور لڑکر محسن کو قتل کیا اوسکی جائے آپ ربیع الاول ۴۴۷ھ ہجری میں حاکم ہوا یہ بادشاہ رہا یہانتک کہ ناصر الدولہ بن علناس بن حماد نے رجب ۴۵۴ھ ہجری میں اوسپر آنکر ملک چہین لیا ناصر الدولہ بن علناس بن حماد بادشاہت کرتا رہا یہانتک کہ ۴۸۱ھ ہجری میں مر گیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا بادیس بن منصور بادشاہ ہوا یہ تہوڑی مدت بادشاہ رہکر مر گیا اوسکے بعد اوسکا بہائی عزیز بالله بن منصور بادشاہ ہوا یہ بادشاہ رہا جب تک جیا اسکے مرنے کی تاریخ مجہے دریافت نہیں ہوئی اسکے بعد اوسکا بیٹا یحیی بن عزیز باللہ بادشاہ ہوا یہ بادشاہ رہا یہانتک کہ عبد المومن مغرب اقصی سے آیا اور ملک بجایہ پر حاکم ہوا ابن اثیر کہتا ہے کہ یہ ۵۴۳ھ ہجری میں ہوا انکا اخیر بادشاہ یحیی بن عزیز باللہ بن منصور بن ناصر بن علناس بن حماد بن بلکین تہا اسی سنہ مذکور میں بادشاہت بنی حماد کی منقطع ہوئی اگرچہ یہیں لایق یہ تہا کہ اس ذکر کو طول دیتے اور برس برس کرکے لکہتے

لیکن ہمنے یہاں جمع کرکے لکھدیا ہے اوسکی قلت کے سبب تاکہ سمال منضبط رہے۔

ذکر نوح حاکم ماوراء النہر کے مرنے کا

اسی برس میں امیر رضی نوح بن منصور بن نوح بن ناصر بن احمد بن اسماعیل ابن احمد ابن اسد ماہ رجب میں فوت ہوا آل سامان کا ملک وسکے مرنے سے برباد ہوگیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا ابو الحرث منصور بن نوح بادشاہ ہوا۔

ذکر سبکتگین کے مرنے کا

اس برس میں سبکتگین ماہ شعبان میں مرگیا مکان اسکا بلخ میں تہا جب اسکے مرض نے شدت پکڑی تو واسطے ہوا خوری کے غزنہ کی طرف متوجہ ہوا رستہ ہی میں مرگیا اوسکی لاش کو غزنہ میں لیجاکر دفن کیا اسنے بیس برس بادشاہت کی یہ عادل اور نیک تہا وقت مرنے کے اسنے اپنے بیٹے اسماعیل کو ولیعہد کیا ہرچند محمود اس سے بڑا تہا بعد مرنے کے اسماعیل ہی بادشاہ ہوا اس مدت میں اوس میں اور اوسکے بہائی محمود میں ایک مدت تک لڑائی رہی آخرکار محمود نے فتح پائی اسماعیل شکست پاکر قلعہ میں [illegible] اسماعیل نے امان چاہی محمود نے اوسے [illegible] کیا [illegible] بادشاہ [illegible]

ذکر فخر الدولہ کے مرنے کا

اس برس میں فخر الدولہ ابو الحسن بن رکن الدولہ ابو علی حسن بن بویہ [illegible] میں [illegible] میں فوت ہوا ارکین سلطنت نے اوسکے بعد اوسکے بیٹے مجد الدولہ [illegible] جو [illegible] برس کا تہا بادشاہ کیا امراء سب اوسکی بادشاہت پر متفق ہوئی اسکی تدابیر ملکی کرتے [illegible] اسی برس میں ابو الوفا محمد مہندس حاسب بوزجانی جو مشہور امام ہندسہ کا تہا مرگیا یہ رمضان ۳۲۸ھ میں بوزجان میں پیدا ہوا جو خراسان کی شہروں میں سے ہراۃ و نیشاپور میں ہے اسی برس میں حسن بن ابراہیم بن حسن اولاد سلیمان بن زرلاف سے مرگیا یہ اصل میں مصری تہا ذاصل اور تاریخ دان تہا اسکی تصنیفات بہت ہیں منجملہ کتاب خطط مصر اور کتاب قضاۃ معر وغیرہ ہیں رحمت کرے اللہ اوسپر اسی برس میں حسن بن عبد اللہ بن سعید عسکری علامہ نے [illegible] اوسکی ابو احمد ہی یہ صاحب تصانیف مشہورہ ہے لغت اور امثال وغیرہ

میں ابواحمد مذکور عسکر مکرم کا رہنے والا تہا جو شہر ہے متعلقات اہواز سے ہے ۲۹۳ھ ہجری میں یہ پیدا ہوا ابوبکر بن درید سے علم ادب پڑہا منجملہ اسکی تصنیفات کے ایک کتاب منطق میں اور کتاب الزواجر اور کتاب المختلف والمؤتلف اور کتاب حکم و امثال ہیں۔

پھر شروع ہوا ۳۸۸ھ ہجری

ذکر صمصام الدولہ کے مارے جانیکا

اس برس کے ذالحجہ میں صمصام الدولہ مرزبان بن عضد الدولہ فنا خسرو بن رکن الدولہ حسن بن بویہ بسبب بلوہ کرنے ویلم کے مارا گیا عمر اوسکی پینتیس برس سات مہینے کی تہی نو برس آٹھ روز فارس میں بادشاہ رہا قاضی شہاب الدین بن ابوالدم نے کہا ہے کہ صمصام الدولہ جبتک قید سے چھوٹا اور ۳۸۳ھ ہجری میں بادشاہ ہوا تو اندہا ہو چکا تہا اسلئے یاں آنکہہ میں پھرنے سے اندہے پن ہی میں بادشاہت کی جیسا بیان ہو چکا یہانتک کہ اس برس میں مارا گیا اسی برس میں محمد بن حسین بن مظفر معروف حاتمی کہ سردار تہا اور ادب لغت میں امام تہا مر گیا یہ مصنف رسالہ حاتمیہ کا ہے جس میں متنبی کا سرقہ لکہا ہے پہر اس رسالہ کو اپنے دادا کی طرف کہ حاتم تہا منسوب کیا

پھر شروع ہوا ۳۸۹ھ ہجری

ذکر امیر منصور بن نوح کی مقید ہونے اور اوسکی بہائی کی بادشاہ ہونیکا

اسی برس میں سردار لشکر منصور سامانی کی بکتوزون اور فایق سے مل گئے اور منصور بن نوح کی بیعت توڑکر بکتوزون کو حاکم کیا اوسنے منصور کو اندہا کیا نوکروں اور غلاموں میں سے کسی نے اوسکی رعایت نہ کی اوسکے بہائی عبدالملک کو کہ بچہ تہا بادشاہ کیا ایک برس سات مہینے منصور بادشاہ رہا۔

ذکر محمود بن سبکتگین کے خراسان لینے کا

جب بکتوزون اور فایق سے منصور کے حق میں جو کچہ کہ گذرا ظہور میں آیا محمود بن سبکتگین نے بہت لعنت ملامت اون دونوں کو لکہی پہر آپ اونکی لڑائی کو گیا بعد بہت جدال و قتال کے بکتوزون

اور بر فایق بہاگے محمود اونکے پیچھے قتل کرتا ہوا گیا یہانتک کہ دور بہاگ گئے اور ملک خراسان
پر محمود نے بادشاہ ہوکر خطبہ سامانیہ موقوف کیا۔

ذکر سامانیہ کی بادشاہت قطع ہونے کا

اسی برس میں بادشاہت سامانیہ قطع ہوئی محمود بن سبکتگین نے جب خراسان لیا اور خطبہ
اونکا موقوف کیا بکتوزون اور فایق بخارا میں عبدالملک سے متفق ہوئے اور لشکر کہا شروع
کیا اتفاقاً فایق مرگیا جو سرگروہ تہا تب اونکے دل ٹہنڈے ہوگئے ایلک خان کو جب یہ خبر پہنچی
اوسنے ترکوں کا لشکر جمع کرکے عبدالملک سے اظہار دوستی کرکے بخارا میں آیا اونہوں نے گمان
کیا کہ یہ سچا ہے بکتوزون معہ اور سرداروں کے واسطے استقبال کے آیا اوسنے اون سب
کو گرفتار کرلیا اور دسویں ذیقعدہ اس برس میں بخارا میں داخل ہوکر عبدالملک بن نوح کو
پکڑ کر ایسا قید کیا کہ قید ہی میں مرگیا اور اوسکے ساتہہ اوسکے بہائی منصور کو جسکو اندھا کیا تہا
اور بنی سامان کو گرفتار کیا بادشاہت بنی سامان کی قطع ہوئی اونکے زیر حکومت بہت زمین
تہی عدل اور انصاف اونکی بادشاہت میں اچہا تہا یہ عبدالملک بن نوح بن نصر بن احمد
بن اسمٰعیل بن اسد بن سامان تہا اللہ ہی کے واسطے ملک ہمیشہ ہے انکی بادشاہت ۲۶۱ھ
میں شروع ہوئی اور ۳۸۹ھ ہجری میں قطع ہوئی۔

پھر شروع ہوا ۳۹۰ھ ہجری

اس برس میں اور کہتے ہیں ۳۷۵ھ ہجری میں ابوالحسین بن فارس بن ذکریا رازی لغوی
فوت ہوا جو بہت سے علوم میں امام تہا علی الخصوص لغت میں اسکی تصنیفات بہت ہیں منجملہ
کتاب مجمل لغت میں اور وضع مسایل فقیہہ کہ سو مسلہ میں مقام طبیہ میں رہنے والا ہمدان کا تہا
بدیع ہمدانی صاحب مقامات نے اسے پڑہا ہے۔

پھر شروع ہوا ۳۹۱ھ ہجری

اس برس میں حسام الدولہ مقلد بن مسیب بن رافع بن مقلد بن جعفر بن عمر جو منجملہ اولاد
ربیع بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن عقیلی سے تہا مارا گیا مقلد مذکور کا نام تہا اسکا
بہائی ابوالذواد بن مسیب سب سے پہلے موصل پر بادشاہ ہوا ۳۸۰ھ ہجری میں جسکا بیان گذرا پھر اوسکے

بعد بھائی مقلد مذکور ۳۸۶ ہجری میں بادشاہ ہوا یہ بادشاہ رہا یہانتک کہ اسی برس میں اسکی ترکی غلاموں نے انبار میں اوسے قتل کیا یہ نہایت جلیل القدر تھا بعد اسکے قرواش بن مقلد بن مسیب بادشاہ ہوا اسی برس میں ابو عبد اللہ حسین [illegible] فوت ہوا یہ شاعر مشہور تھا ایک مدت متعلقات بغداد پر عامل رہا یہ اکابر شیعہ سے تھا وصیت کی مشہد موسیٰ بن جعفر میں مجھے دفن کریں اور قبر پر یہ لکھدیں کہ کتا کہوے ہوئے [illegible] تھا بعد اسکے نیل میں سے وہاں بغداد میں لیجا کر دفن کیا بموجب اوسکی وصیت کے نیل ایک شہر ہے فرات پر بغداد اور کوفہ کے درمیان اصل اس موضع کی یہ ہے کہ حجاج بن یوسف نے وہاں نہر کھودی کہ مخرج اوسکا فرات کر تھا اور ایک قریہ اوسکا نام نیل رکھا۔

پھر شروع ہوا ۳۹۲ ہجری

اس برس میں سلطان محمود سبکتگین بلاد ہند سے لڑا اور لوٹا بہت آدمی پکڑکر اپنے ملک غزنہ میں لوٹ مار کر چلا آیا اس برس میں قرواش بن مقلد بن مسیب عقیلی اور لشکر بہاء الدولہ میں لڑائیاں ہوئیں پہلے قرواش فتحمند ہوئے پھر بہاء الدولہ کا لشکر فتحیاب ہوا اسی برس میں محمد بن محمد بن جعفر فقیہ شافعی مشہور ابن دقاق صاحب اصول فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا ۳۹۳ ہجری

اس برس میں یمین الدولہ محمود بن سبکتگین سجستان پر قابض ہوا اوسکا بادشاہ خلف بن احمد مالک [illegible] جوزجان میں چار [illegible] یمین الدولہ نے اوسے جوزجان میں بھیجا اور حفاظت سے وہاں رکھا یہانتک ۳۹۹ھ [illegible] مذکور طالب علم مشہور تھا اسکی بہت بڑی تفسیر ہے اسی برس میں ابو عامر [illegible] اندلس نے انتقال کیا اسنے شان شوکت پیدا کی تھی لڑائیاں بہت لڑا شہروں کو [illegible] اسکی ۳۶۶ھ میں ہوئی جیسے بیان ہو چکا [illegible] برس کی قریب بادشاہ رہا [illegible] کے واسطے اسکے زمانہ میں کچھ حکومت نہ تھی جب منصور بن ابی عامر فوت ہوا تو اوسکا بیٹا ابو مروان عبد الملک بن منصور مذکور بادشاہ ہوکر مظفر لقب ہوا لڑائی اور سیاست ملکی میں تمام سوید کے ساتھ بموجب قاعدہ باپ یہ بھی برتا عبد الملک سات برس بادشاہ رہا پس اوسکی وفات ۳۹۹ ہجری میں ہوئی اسکے بعد اوسکی جای بھائی عبد الرحمن بن منصور بن

سوائے قاضی القضاۃ کے سب حکم جاری کیے۔

پھر شروع ہوا ۳۹۵ھ ہجری

ذکر مہذب الدولہ کے بطیحہ میں پھر آنے کا

ابو العباس بن واصل جب بطائح پر حاکم ہوا وہاں نایب اپنا چھوڑ کر بصرہ میں گیا اہل بطیحہ نے اوس سے سرکشی کی نایب کو بطیحہ میں رہنا دشوار ہوا سپہ سالار جو امیر عراق کا تہا بہاء الدولہ کیطرف سے لشکر لیکر مہذب الدولہ کو بطیحہ میں لایا جب مہذب الدولہ وہاں داخل ہوا رعایا اوس سے آنکر ملی اور بہت خوش ہوئی اور تمام اوسکی امانتیں اوسے دیں مہذب الدولہ نے بہاء الدولہ کے واسطے پچاس ہزار دینار سالیانہ مقرر کیا ابن واصل اور لڑائیوں میں مشغول رہا اسی برس میں یمین الدولہ محمود بن سبکتگین نے شہر بہاطیہ ہند کے عالموں سے فتح کیا وہ ملتان پاس واقعہ ہے اور بہت مستحکم ہے فصیل اوسکی بہت بلند ہے۔

پھر شروع ہوا ۳۹۶ھ ہجری اس برس میں یمین الدولہ نے ملتان کو فتح کیا بعد اس فتح کے بیدا بادشاہ ہند کی جانب متوجہ ہوا وہ اپنے قلعہ میں جو کالیجار مشہور ہے جاکر قلعہ بند ہوا پہلے اوسکا محاصرہ کیے رہا پھر اوسکے پاس کچھ مال بھیجکر صلح کی بادشاہ ہند نے اوسے خلعت بحالی کا اور عفو تقصیر چاہی لیکن یمین الدولہ نے قبول نکرکے اوسی کو قید کیا اسی برس میں شریف رضی کو سند نقابت طالبین کی دی اوسکا لقب رضی اور اوسکے بہائی کا لقب مرتضی بہاء الدولہ نے رکہا اسی برس میں محمد بن اسحق بن محمد بن یحیی بن مندہ اصفہانی صاحب تصانیف مشہورہ مرگیا۔

پھر شروع ہوا ۳۹۷ھ ہجری

ذکر ابن واصل کے قتل کا

اسی برس میں بہاء الدولہ اور ابو العباس بن واصل میں لڑائیاں ہوئیں آخر کار ابن واصل بھاگ کر بصرہ سے واصل ہوا پھر وہاں سے بھی بھاگا اور مقید ہوکر بہاء الدولہ پاس پہنچا اوسنے اوسکے پہنچنے سے پہلے حکم قتل کا دے رکہا تھا اوسکو واسط میں دسویں صفر کو قتل کیا اور اوسکا سر خورستان میں بھیجا۔

ذکر ابوزکوۃ کا

اِس برس میں حاکم مصر پر خروج کیا ایک شخص اموی نے کہ اولاد ہشام بن عبدالملک سے تہا نام اوسکا ابوزکوۃ تھا وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ مال زکوۃ اپنے کاندہے پر لادے پہرتا تہا اور اچھی چیزوں کے کرنے کو کہتا اور بُری باتوں سے منع کرتا لوگ بہت اوسپر جمع ہوئے اور رقہ پر قابض ہوا حاکم نے اوسپر لشکر بھیجا ابوزکوۃ نے اوسے شکست دیکر سب مال و اسباب اونکا لوٹا اور قوت پکڑی وہاں سے صعید میں گیا اور عمل کر لیا حاکم کو یہ بہت ناگوار معلوم ہوا شام سے لشکر بُلوا کر اور فضل بن عبداللہ کو اونکا سردار کرکے ابوزکوۃ پر بھیجا اون دونوں میں بہت لڑائی ہوئی آخرکار حاکم کا لشکر فتحمند ہوا اور ابوزکوۃ کے لوگ بھاگے وہ قید ہوا حاکم نے اوسے قتل کیا اور سر اوسکا کاٹا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۹۸ ہجری اس برس میں یمین الدولہ محمود نے ہند میں جاکر شور ڈالا اور لڑائیاں کیں اور فتح کیں اس برس میں مجدالدولہ کی ماں نے جو سبب بیٹے کے بادشاہ ہونے کے مالک تھی ابوجعفر شہریار ابن کاکویہ مشہور کو اصفہان پر عامل کیا وہ وہاں عامل زبردست ہوا ابن کاکویہ اسواسطے کہتے ہیں کہ مجدالدولہ کی ماں کا ماموں کا بیٹا تہا اور کاکویہ کے معنے ماموں کے فارسی میں ہیں اسی برس میں عبدالواحد بن نصر معروف ببغا شاعر مر گیا اسی برس میں بدیع الفضل احمد بن حسین ہمدانی صاحب مقامات کا جسکے طریقے پر حریری نے مقامات حریری لکھی ہے فوت ہوا۔ اسی برس میں ابوالنصر اسماعیل بن حمدان جوہری مصنف کتاب صحاح کا جو لغت میں مشہور صحاح جوہری ہے راہی مُلک عدم کا ہوا وہ ایسی کتاب مشہور ہے کہ کچھ اوسکے ذکر کی حاجت نہیں یہ اسماعیل فاراب کا تہا جو شہر ترکوں کی شہروں میں سے متصل نہر کے ہے اس زمانہ میں اوسے اطرار کہتے ہیں اسماعیل مذکور کا خط بہت خوب تہا کہ اچھے خط والوں میں سے یہ بھی شمار کیا جاتا ہے یہ لغت اور عربی میں امام تہا نیشاپور میں آنکر جان بحق تسلیم ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۹۹ ہجری اس برس میں ابوعلی بن ثمال خفاجی مارا گیا حاکم علوی نے اوسے حکومت رحبہ کی دی تہی پہر رحبہ سے اوسنے نکالکر

صالح بن مرداس کلابی حاکم حلب کو دی - اسی برس میں علی بن عبد الرحمن بن احمد بن یونس مصری صاحب زیج حاکمی کا جو زیج ابن یونس مشہور ہے فوت ہوا یہ زیج چار جلد میں ہے کہتے ہیں کہ عزیز ابو الحاکم نے اوسکے بنانے کا حکم دیا تھا -

پھر شروع ہوا سنہ ۴۰۰ ہجری - اس برس میں یمین الدولہ نہر ہند میں آیا لڑ بھڑ لوٹ مار کر پھر گیا

تمام ہوئی جلد تیسری مطبوعہ مطبع افغانی امرتسر در سنہ ۱۳۱۷ھ و سنہ ۱۹۰۰ء

باہتمام نیاز علی خاں سوداگر تاجر کتب مالک مطبع افغانی امرتسر

هست تاریخ جهان این جا صد جبا — غافلان را عبرت است عاقلان را رہنما
بید لا سازد ببا در این شیر روز و شب — ظالمان را رحم دل سازد با مثال قضا
بخل و بغض از دل بیرون سازد زراه مردمی — عادت جود و کرم نماید بی روی ریا
عادت احسان هم و فا هر کار خیر — میدهد تعلیم سازد با سخاوت پارسا
آدم و حوا کجا آن مار شیطانی کجا — قابیل اخوان کجا و نوح طوفانی کجا
یوسف مصری و تخت تاج فرعونی کجا — عشق کنعانی و ظلم و قید زندانی کجا
شیر کش داود آن سنگ فلاخن کجا — با کرو بلقیس و آن تخت سلیمانی کجا
حنه و عمران کجا مریم کجا فدیه کجا — روح ظالم کجا عیسی روح الله کجا
نماند هیچکس باقی بجز اعمال نیکو — زهر سا این خبر گویا فنا دنیا فنا یها

شامل آن پیر شوند از صحبت آن شیخ [illegible] — عاقلان آگه شوند از فطرت خلق بها
همت تدبیر آموز و زبر لوح قلم — میکند حرص هوا را دور از چشم ما
دشمنان و حسد را راست صلاح حبیب — گمرهان ظالمان را بند ساز و دست پا
میکند پند و نصایح از عملهای قدام — میدهد امثال آن اثر بر نعاش داد گدا
آذر بت ساز و ابراهیم و نمرود و شداد — آتش نمرود و تخت و باغ شدادی کجا
کوه طور و هیکل هارون و موسی [illegible] — قتل اطفال و آن ید بیضا کجا
عادل نوشیروان اسکندر دارا کجا — قیصران روم هم آن لات آن عزی کجا
بتکده سنگین کجا قربانی انسان کجا — [illegible] مردم جبا کجا
هست روشن این حقیقت [illegible] قبل [illegible] — تا بگو [illegible] دور جام شمس جست بها

اس کتاب کی تعریف اور بیوفائی دنیا کی جسقدر بیان کیجائے تھوڑی ہے

خاکسار نیاز علی خاں